بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محدثین کی ابو حنیفة پر جرح

ایک منفرد اور علمی کتاب

الصحیفة من کلام أئمة الجرح والتعدیل علی ابی حنیفة

مولف: ابو محمد خرم شہزاد

نام کتاب	-------------	الصحیفة من کلام أئمة الجرح و التعدیل علی ابی حنیفة
مولف	-------------	ابومحمد خرم شہزاد
پروف ریڈنگ	-------------	محمد عمران
سال اشاعت	-------------	اپریل ۲۰۰۵ء
طبع	-------------	اول
قیمت	-------------	۵۵روپے
تعداداشاعت	-------------	۱۰۰۰
کمپوزنگ	-------------	علی کمپیوٹرز مین بازار اچھرہ لاہور

☆☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔فون ۷۲۳۰۵۸۵/۷۳۵۱۱۲۴

☆ المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور۔فون ۷۲۳۷۱۸۴

☆ مکتبہ اصحاب الحدیث حسن مارکیٹ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔فون ۷۳۲۱۸۲۳

☆ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ، ۱۷۔اردو بازار لاہور۔فون ۷۲۲۷۹۰۵

☆ شوروم والی کتاب گھر چوک اردو بازار نزد جامع محمدیہ گوجرانوالہ۔فون ۴۴۴۱۶۱۳/۷۴۱۶۱۳

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار

نمبر شمار | مضامین | صفحہ نمبر

☆☆☆

پیش لفظ

ان الحمد لله نحمده و نستعينه من يهد الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و اشهد ان لا اله الا الله و حده لا شريک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله. فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ. و شر الامور محد ثاتها و كل بدعة ضلالة. اما بعد

دین اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی سنت وحدیث۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ان دونوں کی اطاعت وتابعداری کا حکم فرمایا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے آخری ایام میں ان ہی کے بارے میں فرمایا۔

ترکت فیکم امرین لن تضلو ماتمسکتم بهما کتاب الله و سنة رسوله (مشكوة جلد اول ، باب الاعتصام بالكتاب و السنة تيسرى فصل حديث نمبر ١٧٦ . ص ٦٠).

ترجمہ:۔ ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر چلا ہوں تم گمراہ نہیں ہو گے جب تک مضبوطی سے ان کو پکڑے رکھو گے کتاب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت''۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا جو بھی قرآن وحدیث کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ ابو حنیفہ کا شمار بھی ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے قرآن وحدیث کو چھوڑ دیا۔ اور ابو حنیفہ نے قرآن وحدیث چھوڑ کر قیاس میں خوب مہارت حاصل کی۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے قیاس کرنے کی ممانعت ہے۔ امام المحد ثین امام بخاری نے حدیث بیان کرنے سے پہلے یہ باب باندھا ہے۔ ما يذكر من ذم الراى و تكلف القياس و لا

تقف......

دین کے مسائل میں رائے پر عمل کرنے کی مذمت، اسی طرح بے ضرورت قیاس کرنے کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا ہے۔

ان اللہ لا ینزع العلم بعد ان اعطا کموہ انتزاعا و لکن ینتزعہ منھم مع قبض العلماء بعلمھم فیبقی ناس جھال یستفون فیفتون برایھم فیضلون و یضلون (صحیح بخاری ج ۳، کتاب الاعتصام باب ۱۲۱۴ حدیث نمبر ۲۱۵۰ ص ۹۳۲)۔

بے شک اللہ تعالیٰ یہ نہیں کرنے کا کہ علم تم کو دے کر پھر تم سے چھین لے بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ عالم لوگ مر جائیں گے۔ ان کے ساتھ علم بھی چلا جائے گا۔ اور چند جاہل لوگ رہ جائیں گے۔ ان سے کوئی مسئلہ پوچھے گا تو اپنی رائے سے بات کریں گے۔ آپ بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حضرت علیؓ نے قیاس کا رد ان الفاظ میں کیا ہے۔

لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاو قد رأیت رسول اللہ ﷺ یمسح علی ظاھر خفیہ۔ (سنن ابو داؤد ج اول کتاب الطھارۃ باب کیف المسح حدیث نمبر ۱۶۲ ص ۱۰۰)۔

اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزے کے نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا۔ اوپر کی طرف سے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسح کرتے تھے موزوں کے اوپر۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے۔

انک من فقھاء البصرۃ فلا تفت الا بقران ناطق اوسنۃ ماضیۃ فان فعلت غیر ذلک ھلکت واھلکت (سنن دارمی جلداول، ص ۵۴)۔

آپ بصرہ کے فقہاء میں سے ہیں جب بھی فتویٰ دیں تو قرآن ناطق اور سنت ماضیہ سے

دیں اگر کتاب وسنت کے علاوہ (قیاس سے) فتویٰ دیا تو خود بھی ہلاک ہو گے اور جوان پر عمل کریں گے وہ بھی ہلاک ہوں گے۔

ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر تم نے دین میں قیاس سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تو تم بہت سے حرام کو حلال کر لو گے اور بہت سے حلال کو حرام کر لو گے۔

قاضی شریح ؒ نے کہا کہ سنت تلوار ہے جو قیاس کی گردن اڑانے کے لئے ہے۔(اعلام الموقعین جلد اول ص ۲۲۸).

امام حماد بن زیدؒ نے کہا کسی نے امام ایوب سختیانیؒ سے کہا آپ رائے اور قیاس سے کام کیوں نہیں لیتے۔آپ نے کہا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا کسی نے گدھے سے پوچھا تم جگالی کیوں نہیں کرتے؟ بولا میں باطل اور بے کار چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۲۰، ۱۲۱).

امام ابن خلدونؒ کہتے ہیں فقہ کی تقسیم دو طریقہ پر ہوگئی اہل عراق رائے اور قیاس والے تھے اور اہل حجاز اصحاب حدیث تھے۔ عراقیوں (اہل الرای) میں حدیث کم تھی تو انہوں نے کثرت سے قیاس کا استعمال کیا اور اس کے استعمال میں مہارت حاصل کی ۔جس کی وجہ سے ان کا نام ہی رائے والے پڑ گیا اس گروہ کے سردار ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد تھے اور اہل حجاز (اصحاب حدیث) کے امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور ان کے بعد کے (محدثین تھے) (داستان حنیفہ ص ۲۲)۔

علامہ شہرستانیؒ کہتے ہیں۔ اصحاب الرای هم اهل العراق وهم اصحاب ابی حنیفة وانما سموا اصحاب الرای لان اکثر عنایتهم بتحصیل وجه القیاس (الملل والنحل ص ۱۸۸). عراق اصحاب الرائے تھے اور یہ ابو حنیفہ کے شاگرد اور اصحاب ہیں ان کا نام اصحاب الرائے اس وجہ سے ہے کہ ان کی زیادہ تر کوشش قیاس کے ذریعہ ہوتی تھیں۔

علامہ ابن حزمؒ نے کہا کسی دینی مسئلہ کے بارے میں قیاس ورائے سے فیصلہ کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نزاع کی صورت میں کتاب وسنت کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ بخلاف ازیں جو شخص قیاس ورائے یا کسی خود ساختہ علت کی طرف رجوع کرتا ہے وہ حکم الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔(المحلی ابن حزم جلد اول ص ۱۰۵).

امام جعفر بن محمد بن علی بن حسینؒ نے ایک مرتبہ ابوحنیفہ سے کہا اللہ سے ڈر اور قیاس نہ کیا کر ہم کل اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے ہم بھی اور ہمارے مخالف بھی، ہم تو کہیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم اور تمہارے ساتھی کہیں گے ہماری رائے یہ تھی اور ہمارا قیاس یہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے ساتھ وہ کرے گا جو چاہے۔(اعلام الموقعین جلد اول ص ۲۲۹).

الغرض دین اسلام میں قرآن وحدیث چھوڑ کر قیاس کرنے کی قطعاً اجازت نہیں اور ابو حنیفہ کا قیاس ہمارے لئے حجت نہیں۔ ہمارے لئے حجت اللہ کا قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

جہاں تک محدثین کی ابوحنیفہ پر جرح ہے تو راقم نے انشاء اللہ پوری کوشش کی ہے کہ ابوحنیفہ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو اس نے نہ کہی ہو۔ اور محدثین نے ابوحنیفہ پر جو جرح کی ہے اسے جوں کا توں نقل کیا ہے۔ نیز اردو ترجمہ کے ساتھ عربی متن اور سند، سند کی تحقیق اور سند صحیح ہے یا حسن، اس کی وضاحت بھی کر دی ہے تا کہ عوام الناس کے دل میں یہ شبہ نہ رہے کہ محدثین کی ابوحنیفہ پر جرح کی روایات پایہ ثبوت کو پہنچتی بھی ہیں یا کہ نہیں اور روایات کے حوالہ جات محدثین کی اصل کتابوں سے ہی نقل کئے گئے ہیں۔ مزید براں اگر تمام محدثین نے ابوحنیفہ پر جو جرح کی ہے بیان کی جاتی، تو یہ کتاب ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہوتی۔ اس لئے کتاب کے طوالت کے خوف کی وجہ سے صرف ۵۹ محدثین کی جرح بیان کی ہے اور انشاء اللہ اہل علم اور متلاشی حق کے لئے یہ بھی کافی ہے۔

بعض کتب میں ابوحنیفہ کی جو تعدیل ملتی ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے اور اکثر روایات سخت ضعیف ومن گھڑت ہیں۔ ویسے بھی اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب جرح مفسر ہو تو تعدیل قابل قبول نہیں ہوتی اور محدثین کی ابوحنیفہ پر جرح مفسر ہے۔ نیز محدثین نے ابوحنیفہ کی وفات پر جو کلمات کہے ہیں اور ابوحنیفہ کا جو عقیدہ بیان کیا ہے۔ اس کے سامنے تعدیل (جو نہ ہونے کے برابر ہے) کی کیا وقعت ہے۔ (جب کہ جرح بھی مفسر ہو)۔

علاوہ ازیں امام ابن الصلاحؒ نے کہا مگر جرح کے متعلق اصول وقاعدہ یہی ہے کہ وہ مفسر ہی قابل قبول ہوتی ہے جس میں اس جرح کا سبب بھی بیان کیا جا سکے..... بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی راوی کے متعلق جرح اور تعدیل کے دونوں اقوال وارد ہوتے ہیں ایسے حالات میں معتمد قول یہ ہے کہ جرح اگر مفسر اور واضح ہو تو اسے ترجیح حاصل ہوگی۔ (مقدمہ ابن الصلاح ص ۴۹، ۵۰ وتیسیر مصطلح الحدیث ص ۱۳۸، ۱۳۹).

لہذا محدثین نے ابوحنیفہ پر بہت سخت جرح کی ہے اور جرح کا سبب بھی بیان کیا ہے۔ اس لئے تعدیل (آٹے میں نمک کے برابر) کے مقابلے میں ترجیح جرح کو حاصل ہوگی۔ اور عوام الناس سے التماس ہے کہ حق بات ظاہر ہو جانے کے بعد غلطی پر ڈٹے رہنے کی بجائے بغیر کسی تردد کے حق کو قبول کرنے کا جذبہ پیدا کریں اور یہی سبق ہمیں دین اسلام دیتا ہے۔ آخر میں اہل علم محقق حضرات سے گذارش ہے کہ اس کتاب میں کوئی بھی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ انشاءاللہ۔

ابومحمد خرم شہزاد

☆☆☆

مرجئة کی تعریف

مرجیہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس فرقہ کے خیال میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے مگر وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ ایمان قول کا نام ہے۔ عمل کا نہیں۔ اعمال احکام ہیں۔ ایمان صرف قول ہے۔ لوگوں کے ایمانوں میں باہمی کمی وبیشی نہیں ہوتی۔ پس عام آدمیوں کا ایمان انبیاء کا ایمان اور ملائکہ کا ایمان ایک برابر ہے اس میں نہ کوئی زیادہ ہے نہ کوئی کم۔ اظہار ایمان کے ساتھ انشاء اللہ نہیں کہنا چاہئے جو شخص زبان سے ضروریات دین کا اقرار کرے اور عمل نہ کرے تب بھی وہ مومن ہے۔ (غنية الطالبين ص ۱۷۳)۔

جهمية کی تعریف

جھمیہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کو اللہ کے رسول ﷺ اور ان چیزوں کو جو بھی اللہ کی طرف سے آئی ہیں صرف جاننے اور ماننے کا نام ایمان ہے۔ اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام سے کلام نہیں فرمایا۔ اللہ تو کلام فرماتا نہیں نہ اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ اور نہ اس کی جگہ جانی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے نہ عرش ہے اور نہ کرسی۔ اور نہ وہ عرش پر ہے۔ انہوں نے اعمال کے تولے جانے اور عذاب قبر اور جنت ودوزخ کے پیدا ہونے کا انکار کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جب وہ دونوں پیدا ہوں گے تو فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف نظر کرے گا۔ اور نہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور نہ اس کا دیدار جنت میں ہوگا۔ ایمان صرف اعتراف قلب کا نام ہے نہ کہ زبان سے اقرار کرنے کا۔ اس گروہ نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا انکار کیا ہے۔ (غنية الطالبين ص ۱۷۳)۔

ایمان کی تعریف
اور مرجئة و جهمیة کا رد

عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حدثنا هارون بن معروف. غیر مرة. ناضمرة عن (ابن شوذب) عن محمد بن جحادة عن سلمة بن کهیل عن الهذیل بن شر جیل قال قال عمر بن الخطاب لووزن ایمان ابی بکر بایمان اهل الارض لرجح به (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۷۸) و اخرجه البیهقی فی الشعب من طریق اسحاق بن راهویه بسند صحیح.

ترجمة: ۔حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا اگر اہل زمین کے ایمان کو ابو بکر صدیقؓ کے ایمان کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ابو بکر صدیقؓ کا ایمان وزن میں زیادہ ہوگا۔

سند کی تحقیق

(۱). هارون بن معروف المروزی ابو علی الخزاز الضریر نزیل بغداد ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۶۲).

(۲). ضمرة :هو ابن ربیعة الفلسطینی ابو عبد الله: امام ذہبی نے کہا ضمرۃ بن ربیعہ نامور حافظ حدیث صالح اور مامون تھے۔امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ضمرۃ مجھے بقیہ سے زیادہ محبوب ہیں۔امام آدمؒ نے کہا میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو اپنی زبان سے نکلنے والی بات کو ان سے زیادہ سمجھنے والا ہو۔امام ابن سعدؒ نے کہا ثقہ اور مامون تھے۔ایسے صالح اور نیک کہ

یہاں ان سے افضل کوئی نہیں ہے۔ امام یونسؒ نے کہا اپنے زمانہ میں محدثین کے فقیہ تھے۔ (تذکرة الحفاظ ج اول ص ۱۷۲).

(۳). ابن شوذب: هو عبد الله البلخي، ثقة (تاريخ الثقات ص ۲۶۱).

(۴). محمد بن جحادة: ثقة (تقريب التهذيب ص ۲۹۲).

(۵). سلمة بن كهيل الحضرمي ابو يحيىٰ الكوفي: ثقة (تقريب التهذيب ص ۱۳۱).

(۶). الهذيل بن شرجيل الاودى الكوفى : ثقة (تقريب التهذيب ص ۳۶۳).

امام احمد بن حنبلؒ

۱۔ امام احمد بن حنبل يقول: هم الذين يزعمون ان الايمان قول بلا عمل فيكفى فيه مجرد النطق باللسان و الناس لا يتفاضلون فى ايمانهم، فا يمانهم و ايمان الملائكة و الانبياء واحد و الايمان لا يزيدو لا ينقص وليس فيه استثنا ء، و من آمن بلسانه و لم يعمل فهو مومن حقاً.

(تعليق على كتاب السنة جلد اول، ص ۳۰۷).

ترجمة: ۔امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں مرجیہ کا خیال ہے کہ ایمان صرف قول ہے۔ بغیر عمل کے ایمان کی شہادت صرف زبان سے کافی ہے۔ تمام لوگ اپنے ایمان میں برابر ہیں۔ لوگوں کا ایمان فرشتوں اور نبیوں کے ایمان کے برابر ہے۔ اور نہ ہی ایمان میں کمی و بیشی ہے۔ وہ ایمان میں انشاء اللہ کہنا درست نہیں سمجھتے جس نے صرف زبان سے ایمان کا اقرار کرلیا اور عمل کے قریب تک نہ گیا وہ بھی پکا ایماندار ہے۔

۲۔ سمعت ابى (احمد بن حنبل) و سئل عن الارجاء فقال نحن نقول

الایمان قول و عمل، یزید و ینقص اذا زنی و شرب الخمر نقص ایمانه .

(کتاب السنة جلد اول، ص ۳۰۷)

ترجمة: ۔امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا رہتا ہے مگر زنا، شراب خوری سے اس میں کمی آجاتی ہے۔

شیخ الاسلام امام الحفاظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ نے ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔

وقول الله تعالیٰ و زدناهم هدی ویزداد الذین امنوآ ایما ناً و قال الیوم اکملت لکم دینکم فاذا ترک شیا من الکمال فهو ناقص. (صحیح بخاری جلد اول کتاب الایمان باب زیادة الایمان و نقصانه ص ۱۲۴)

ترجمة: ۔اور اللہ نے (سورہ کہف میں) فرمایا ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور (سورہ مدثر میں) ایمانداروں کا ایمان اور بڑھے (اور سورۃ مائدہ میں) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین پورا کیا اور (قاعدہ ہے) پورے میں سے کوئی کچھ چھوڑ دے تو وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

امام سفیان ثوریؒ

۱۔ امام سفیان ثوریؒ نے کہا ہمارے اور مرجیہ کے درمیان تین باتوں میں اختلاف ہے۔مرجیہ کہتے ہیں ایمان صرف قول ہے عمل اس میں داخل نہیں ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ہم ایمان میں کمی بیشی کے قائل ہیں اور مرجیہ اس کے قائل نہیں۔ہم کہتے ہیں نفاق اب بھی ہوسکتا ہے لیکن مرجیہ اس کے منکر ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۴۹، ۳۵۰)۔

۲۔ **حدثنی ابی (احمد بن حنبل) نا ابو نعیم سمعت سفیان یعنی**

الثورى. يقول الايمان يزيد و ينقص.

(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ٣١٠)

ترجمة:۔امام سفیان ثوری نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(١). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانى المروزى نزيل بغداد ابو عبد الله احمد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذيب ص١٦)

(٢). ابو نعيم:هو فضل بن دكين الكوفى دكين عمرو بن حماد بن زهير التيمى ابو نعيم ثقة ثبت (تقريب التهذيب ص٢٧٥).

امام سفیان بن عیینہؒ

١۔ حدثنا سويد بن سعيد الهروى قال سألنا سفيان بن عيينة عن الارجاء فقال يقولون الايمان قول، و نحن نقول الايمان قول و عمل و المرجئة اوجبوا الجنة لمن شهد ان لا اله الا الله(مصرا بقلبه على ترك الفرائض) و سموا ترك الفرائض ذنباً بمنزلة ركوب المحارم، وليس بسواء لان ركوب المحارم من غير استحلال معصية، و ترك الفرائض متعمداً من غير جهل (ولا) عذر هو كفرو بيان ذلك فى امر آدم صلوات الله عليه و ابليس وعلماء اليهود اما آدم فنهاه الله عزو جل عن اكل الشجرة وحرمها عليه فاكل منها متعمداً ليكون ملكاً او يكون من الخالدين فسمى عاصياً من غير كفر، و اما ابليس لعنة الله فانه فرض عليه سجدة واحدة فجحدها متعمدا فسمى كافرا و اما علماء اليهود فعرفوا نعت النبى ﷺ و انه نبى رسول ﷺ كما يعرفون ابناء هم و اقروابه

بالـلسـان و لـم يتبعوا شـريعتـه فسما هم الله عز و جل كفارا ، فركوب المـحارم مثل ذنب آدم عليـه السـلام و غيـره من الانبياء و اما ترك الفـرائض جحودا فهو كفر مثل كفر ابليس لعنه الله (وتركهم على معرفة من غيـر جـحـود) فهـو كـفـر مثل كفر علماء اليهود، والله اعلم (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۴۷،۳۴۸).

ترجمة: ۔امام سوید بن سعیدؒ نے کہا ہم نے امام سفیان بن عیینہؒ سے ارجاء (مرجیہ) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا مرجیہ کہتے ہیں ۔ایمان قول ہے۔اور ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل ہے اور مرجیہ جنت اس شخص کیلئے واجب قرار دیتے ہیں جو صرف یہ گواہی دے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور اس کی یہ حالت ہو کہ مسلسل دل سے فرائض کو ترک کرتا ہے اور انہوں نے فرائض کے ترک کرنے کو گناہ قرار دیا ہے۔حرام کام کرنے کی طرح حالانکہ وہ (دونوں یعنی مسلسل فرائض ترک کرنے والا اور محارم کا ارتکاب کرنے والا) برابر نہیں ہیں اس لئے محارم کا ارتکاب کرنا ان کو حلال جانے بغیر وہ نافرمانی ہے۔اور فرائض کو بغیر جہالت کے اور بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر چھوڑنا کفر ہے اور اس کی وضاحت آدم علیہ السلام اور ابلیس اور علماء یہود کے مقابلے میں ہے۔رہے آدم علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ نے ان کو درخت مخصوص کا (پھل) کھانے سے منع کیا تھا اور اس کو ان پر حرام کیا تھا۔پس انہوں نے جان بوجھ کر کھالیا تاکہ وہ فرشتہ بن جائیں یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جائیں۔ پس انہیں کافر نہیں عاصی کہا گیا۔اور رہا ابلیس اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی۔اللہ نے اس پر ایک سجدہ فرض کیا تھا تو اس نے جان بوجھ کر اس کو کرنے سے انکار کر دیا تو اس کو کافر کہا گیا اور رہے علماء یہود انہوں نے نبی ﷺ کی نشانی کو پہچان لیا اور یہ کہ وہ نبی رسول ﷺ ہیں ایسے پہچان لیا جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور انہوں نے زبان سے اس کا اقرار بھی کیا مگر آپ کی شریعت کی پیروی نہیں کی۔پس اللہ نے ان کو کافر کہا تو حرام کام کرنا آدم علیہ

السلام کے گناہ کی طرح ہے۔ اور ان کے علاوہ دوسروں کے گناہ کی طرح ہے۔ انبیاء کے فرائض کو چھوڑنا ان کا انکار کرتے ہوئے تو وہ کفر ہے۔ ابلیس کے کفر کی طرح، اللہ اس پر لعنت کرے۔ اور چھوڑنا ان کا (یہود کا) فرائض کو باوجود پہچان لینے کے بغیر انکار کرنے کے پس وہ کفر ہے۔ علماء یہود کے کفر کے اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔

سند کی تحقیق۔

(۱) سوید بن سعید بن سهل الهروی ابو محمد: ثقة (تاريخ الثقات ص ۲۱۱) صدوق فی نفسه الا انه عمی فصار يتلقن ما ليس من حدثيه و افحش فيه ابن معين القول من قدماء (تقريب التهذيب ص ۱۴۰).

امام سلیمان التیمیؒ

۱ حدثنی محمد بن صالح البصریٔ مولی بنی هاشم حدثنا عبد الملک بن قريب الاصمعی حدثنا معتمر بن سليمان التيمی عن ابيه قال ليس قوم اشد نقضا للاسلام من الجهمية و القدرية، فاما الجهمية فقد بارزوا الله تعالیٰ، و اما القدرية فانهم قالوا فی الله عزو جل.

(اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۱۰۴، ۱۰۵).

ترجمة: ۔امام معتمر بن سلیمانؒ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کوئی قوم اسلام کے لئے جہمیہ اور قدریہ سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہے۔ رہے جہمیہ تو وہ اللہ سے مقابلے کے لئے نکل کھڑے ہوئے (نعوذ باللہ)۔ اور قدریہ تو انہوں نے اللہ پر بہتان و الزام تراشی کی۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن صالح البصری مولی بن هاشم بن مهران البصری

ھاشمی ابو التیاح صدوق (تقریب التھذیب ص ۳۰۲)۔قال ابن حبان محمد بن صالح: ثقة (خلاصه تذھیب تھذیب الکمال جلد۲، ص۳۱۵)۔

(۲۔) معتمر بن سلیمان التیمی ابو محمد البصری یلقب باطفیل ثقة (تقریب التھذیب ص ۳۴۲) امام ذہبی نے کہا معتمر بن سلیمانؒ قابل اعتماد اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔ ثقاہت، ضبط حدیث، عبادت اور پرہیز گاری کے ساتھ موصوف تھے۔حتیٰ کہ امام قرہ بن خالدؒ کہتے تھے ہمارے نزدیک معتمر اپنے والد امام سلیمان التیمیؒ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۳)۔

امام عبداللہ بن مبارکؒ

حدثنی احمد بن ابراھیم نا علی بن الحسن قال سالت عبد اللہ بن مبارک کیف ینبغی لنا ان نعرف ربنا عز و جل؟ قال علی السماء السابعة علی عرشه، و لا نقول کما یقول الجھمیة انه ھا ھنا فی الارض۔(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۰۷)۔

ترجمة: ۔امام علی بن حسنؒ نے کہا میں نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا ہم اپنے رب کو کیسے پہچانیں؟ تو انہوں نے کہا (یہ عقیدہ رکھو) وہ ساتویں آسمان پر اپنے عرش پر ہے اور ہم اس طرح نہیں کہتے جیسے جھمیہ کہتے ہیں کہ وہ یہاں زمین پر ہے۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن ابراھیم بن کثیر بن زید الدورقی ثقة حافظ (تقریب التھذیب ص ۱۱)۔

(۲)۔ علی بن حسن بن شقیق ابو عبد الرحمن المروزی ثقة حافظ

(تقریب التھذیب ص ۲۴۴).

امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

۱۔ حدثنی ابو عبد الرحمن سلمة بن شبیب نا عبد الرزاق قال کان معمر و ابن جریج و الثوری و مالک و ابن عیینة یقولون الایمان قول و عمل یزید و ینقص قال عبد الرزاق و انا اقول ذلک الایمان قول و عمل و الایمان یزید و ینقص فان خالفتهم فقد ضللت اذًا و ما انا من المهتدین۔

(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۴۲، ۳۴۳)۔

ترجمة: ۔امام عبدالرزاق نے کہا امام معمر اور امام ابن جریج اور امام الثوری اور امام مالک اور امام سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔امام عبدالرزاق نے کہا میں بھی یہ کہتا ہوں۔ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔اور ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے پس اگر تو نے ان کی مخالفت کی تو پھر تو گمراہ ہو گیا اور تو پھر ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہے گا۔

سند کی تحقیق۔

(۱)۔ ابو عبد الرحمن سلمة بن شبیب: المسمعی النیسا بوری نزیل مکة ثقة (تقریب التھذیب ص ۱۳۰)۔

امام علی بن حسن بن شقیقؒ

۱۔ حدثنی محمد بن علی بن الحسن بن شفیق قال سمعت ابی یقول الایمان قول و عمل .(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۳۴۷)۔

ترجمة: ۔امام محمد بن علی بن حسن بن شقیقؒ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا، انہوں

نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔

سند کی تحقیق۔

(۱)۔ محمد بن علی بن حسن بن شفیق بن دینار المروزی ثقة صاحب حدیث (تقریب التهذیب ص ۳۱۱)۔

امام فضیل بن عیاضؒ

قال وجدت فی کتاب ابی (احمد بن حنبل) قال: اخبرت ان فضیل بن عیاض یقول: قال اصحاب الرای لیس الصلوة و لا الزکاة و لا شی من الفرائض من الایمان افتراء علی الله عز و جل، و خلافاً لکتابه وسنة نبیه ﷺ و لو کان القول کما یقولون لم یقاتل ابو بکرؓ اهل الردة و قال فضیل یقول اهل البدع الایمان الاقرار بلا عمل و الایمان واحد و انما یتفاضل الناس بالا عمال و لا یتفا ضلون بالایمان و من قال ذالک فقد خالف الاثر، و رد علی رسول الله ﷺ قوله. لان رسول الله ﷺ قال الایمان بضع و سبعون شعبة افضلها لا اله الا الله و ادنا ها اما طة الاذی عن الطریق و الحیاء شعبة من الایمان و تفسیر من یقول الایمان لا یتفاضل یقول ان الفرائض لیست من الایمان فمیز اهل البدع العمل من الایمان و قالوا ان فرائض الله لیس من الایمان و من قال ذلک فقد اعظم الفریة اخاف ان یکون جاحداً للفرائض راداً علی الله عز و جل امره و یقول اهل السنة ان الله عزو جل قرن العمل بالایمان و ان فرائض الله عز و جل من الایمان قالوا " و الذین آمنو و عملو الصالحات " فهذا موصول العمل بالایمان و یقول اهل الارجاء: انه مقطوع غیر موصول (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶)۔

ترجمة: ۔امام فضیل بن عیاض کہتے تھے اور اصحاب الرائے (ابوحنیفہ) نے کہا نماز اور زکوۃ اور کوئی بھی فرض کام ایمان سے نہیں ہے۔اللہ عزوجل پر افتراء بہتان باندھتے ہوئے اور اس کی کتاب (قرآن) اور اس کے نبی علیہ السلام کی سنت کا خلاف کرتے ہوئے اور اگر بات اسی طرح ہوتی (یعنی ایمان صرف قول کا نام ہے) جیسے یہ کہتے ہیں تو ابو بکر صدیق مرتد ہو جانے والوں سے نہ لڑتے اور امام فضیل بن عیاض نے کہا اہل بدعت (مرجیہ) کہتے ہیں کہ ایمان صرف اقرار بلا عمل ہے اور ایمان ایک ہی ہے لوگوں میں تفاضل ایمان کی وجہ سے نہیں اعمال کی وجہ سے ہے۔ جو شخص بھی مرجیہ کا عقیدہ رکھتا ہے تو تحقیق اس نے مخالفت کی قرآن و حدیث کی اور رسول اللہ علیہ السلام کی بات کا انکار کر دیا۔اس لئے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ایمان کی ۷۰ سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ ہے۔اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے۔اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔جو کہتا ہے کہ ایمان میں تفاضل نہیں اس کی مراد یہ ہے کہ فرائض (نماز زکوۃ، روزہ، حج) ایمان میں شامل نہیں ہیں تو ان بدعتیوں (مرجیوں) نے عمل کو ایمان سے جدا کر دیا ہے اور برملا کہا کہ فرائض ایمان میں داخل نہیں ہیں جس کا بھی یہ نظریہ ہے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ فرائض کے اس انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کا رد کرنے والا نہ ہو جائے۔اہل سنت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عمل کو ایمان سے جوڑا ہے۔اور فرائض بھی بلاشبہ ایمان سے ہیں تو اہل سنت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "والذین آمنو و عملو الصالحات" (العنکبوت آیت ۷) آیت میں عمل کو ایمان کے ساتھ ملاتا ہے مگر مرجیہ کہتے ہیں کہ عمل ایمان سے علیحدہ چیز ہے۔

امام مالک بن انسؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) نا سریج بن النعمان نا عبد اللہ بن

نافع قال كان مالک يقول الايمان قول و عمل يزيد و ينقص.

(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۱۷).

ترجمة: ۔امام مالک نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی المروزی نزيل بغداد ابو عبد الله احمد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذيب ص ۱٦).

(۲). سريج بن النعمان بن مروان الجوهری ابو الحسن البغدادی اصله من خراسان ثقة يهم قليلا (تقريب التهذيب ص ۱۱۷) قال العجلی سريج بن نعمان ثقة (تاريخ الثقات ص ۱۷۷).

(۳). عبد الله بن نافع : ثقة (تاريخ الثقات ص ۲۸۱). امام ابوداؤدؒ نے کہا عبداللہ بن نافع امام مالکؒ کے مسلک کے سب سے زیادہ عالم اور فقیہ تھے۔(تهذيب التهذيب جلد ٦، ص ۵۲).

امام وکیع بن جراحؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) قال سمعت و كيعا يقول الايمان يزيد و ينقص (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۱۰).

ترجمة: ۔امام وکیعؒ نے کہا ایمان قول اور عمل ہے جو بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی المروزی نزيل بغداد ابو عبد الله احمد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب

التهذيب ص ١٦).

امام یحییٰ بن سعید القطانؒ

۱۔ امام یحییٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے جتنے علما کو پایا ہے سب کا یہی عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل ہے۔ سب جہمیہ کو کافر کہتے تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ، ص ۲۳۴).

مرجئۃ اور جھمیۃ کافر ھیں

امام احمد بن حنبلؒ

۱۔ سمعت ابی (احمد بن حنبل) یقول لا یصلی خلف القدریۃ والمعتزلۃ والجھمیۃ (کتاب السنۃ جلداول، ص ۳۸۴)۔

ترجمۃ: امام احمد بن حنبلؒ نے کہا القدریہ اور المعتزلہ اور جھمیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

۲۔ سمعت ابی (احمد بن حنبل) یقول من قال القرآن مخلوق فھو عندنا کافر لان القرآن من علم اللہ عزوجل قال اللہ عزوجل "فمن حاجک فیہ من بعد ماجاءک من العلم" وقال عزوجل ولن ترضی عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتھم قل ان ھدی اللہ ھو الھدی ولئن اتبعت اھواءھم بعدالذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر۔ (کتاب السنۃ جلد اول، ص ۱۰۳)۔

ترجمۃ: میں نے اپنے باپ امام احمد بن حنبلؒ سے سنا انھوں نے کہا جو کہے قرآن مخلوق ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ قرآن اللہ تعالیٰ عزوجل کا علم ہے (اور بطور دلیل کے قرآن اللہ کا علم ہے یہ آیات پڑھیں) ترجمہ: جو آپ سے جھگڑا کرے آپ کے پاس علم آجانے کے بعد (سورۃ آلعمران آیت ۶۱) اور کہا اللہ عزوجل نے ترجمہ" آپ سے یہود ونصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کریں آپ کہہ دیں بے شک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی آپ کے پاس علم آجانے کے بعد تو آپ کے لیے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور مددگار نہ ہو

گا"۔(سورۃ البقرہ،آیت ۱۲۰)۔

شیخ الاسلام امام الحفاظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا۔ ماابالی صلیت خلف الجهمی و الرافضی ام صلیت خلف الیهود و النصاریٰ ۔ (خلق افعال العباد ۲۲ فقرہ ۵۳)۔

ترجمة: ۔ مجھے پرواہ نہیں ہے کہ جہمیہ ورافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہود ونصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھوں؟

یعنی جس طرح یہود ونصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی مسلم (مسلمان) قائل نہیں۔اسی طرح جہمی اور رافضی کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوگی۔

امام سعید بن جبیرؒ

۱۔ حدثنی ابی نا عبدالرحمن بن مهدی حدثنی حماد بن سلمة عن عطا بن سائب عن سعید بن جبیر قال مثل المرجئة مثل الصائبین .(اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۳۸).

ترجمة: امام سعید بن جبیرؒ نے کہا مرجیہ صائبین کی طرح ہیں۔(یعنی ان کی طرح کافر ہیں)۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشیبانی المروزی نزیل بغداد ابو عبد اللہ احمد الائمة ثقة حافظ فقیه حجة (تقریب التهذیب ص ۱۶).

(۲). عبدالرحمن بن مهدی بن حسان العنبری مولاهم ابو سعید البصری ثقة ثبت حافظ عارف بالرجال و الحدیث قال ابن المدینی مارایت اعلم منه (تقریب التهذیب ص ۲۱۰).

(۳) حماد بن سلمة بن دينار البصری ابو سلمة ثقة عابد اثبت الناس في ثابت وتغير حفظه باخره (تقريب التهذيب ص ۸۲)۔

(۴) عطا بن سائب الثقفی الکوفی احد الا علام علی لین فیه ثقة ساء حفظه باخرة، وقال امام احمد بن حنبل ثقة ثقة(الکاشف جلد ۲،ص ۲۳۲)۔

امام سلام بن ابی مطیعؒ

۱۔ حدثنی احمد بن ابراهیم الدورقی حدثنی زهیر بن نعیم السجستانی البابی ۔ثقة ،قال سمعت سلام بن ابی مطیع یقول الجهمیة کفار لایصلی خلفهم (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول،ص ۱۰۵)

ترجمة: امام زہیر بن نعیمؒ نے کہا میں نے امام سلام بن ابی مطیعؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا انھوں نے کہا جہمیہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے۔

سند کی تحقیق:

(۱) احمد بن ابراهیم بن کثیر بن زید الدورقی ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۱۱)۔

(۲) زهیر بن نعیم: البابی السلولی ابو عبدالرحمن السجستانی ثقة (تهذیب التهذیب جلد ۳،ص ۳۵۳)۔

امام سفیان بن عیینہؒ

۱۔ حدثنی غیاث بن جعفر قال سمعت سفیان بن عیینه یقول القرآن کلام الله عزوجل من قال مخلوق فهو کافر ومن شک فی کفر فهو کافر (اسناده حسن) (کتاب السنة جلداول،ص ۱۱۲)۔

ترجمة: امام غیاث بن جعفرؒ نے کہا میں نے امام سفیان بن عیینہؒ سے سنا انہوں نے

کہاقرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے جس نے کہامخلوق ہے وہ کافر ہے اور جس نے شک کیااس (مخلوق سمجھنے والے) کے کفر میں تو وہ بھی کافر ہے۔

سند کی تحقیق

(ا)۔ غیاث بن جعفر مستملی ،وثق (الکاشف جلد ۲،ص ۳۲۳)قال ابن حبان ثقة(خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲،ص ۳۳۲)۔

امام عبداللہ بن مبارکؒ

۱۔ حدثنی الحسن بن عیسی مولیٰ عبدالله بن مبارک قال کان ابن المبارک یقول الجهمیة کفار (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول،ص ۱۰۹)۔

ترجمة: امام عبداللہ بن مبارکؒ کہتے تھے جہمی کافر ہیں۔

سند کی تحقیق:

(ا) الحسن بن عیسی بن ماسر جس ابو علی النیسابوری ثقة(تقریب التهذیب ص ۷۱)۔

۲۔ حدثنی احمد بن ابراهیم حدثنی علی بن الحسن بن شقیق قال سمعت عبد الله بن مبارک یقول انا نستجیز ان نحکی کلام الیهود و النصاری و لا نستجیز ان نحکی کلام الجهمیة۔

(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلداول،ص ۱۱۱)

ترجمة: ۔امام علی بن حسن بن شقیقؒ نے کہامیں نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے سناامام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہاہم جائز سمجھتے ہیں کہ ہم یہود و نصاریٰ کا کلام بیان کریں مگر ہم جائز نہیں سمجھتے کہ ہم جہمیہ کا کلام بیان کریں۔

سند کی تحقیق:

(ا)۔ احمد بن ابراهیم بن کثیر بن زید الدورقی ثقة حافظ (تقریب

التهذيب ص ١١).

(٢). علی بن حسن بن شفیق ابو عبدالرحمن المروزی ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ٢٤٤).

امام عبداللہ بن ادریسؒ

١۔ حدثنی احمد بن ابرهیم حدثنی یحییٰ بن یوسف الزمی قال عبداللہ بن ادریس فقال له رجل یاابا محمد ان قبلنا ناساً یقولون ان القرآن مخلوق فقال من الیهود ؟قال لا قال فمن النصاری؟ قال: لا۔ فقال فمن ؟ قال: لا۔قال فممن؟ قال من الموحدین قال کذبوا، لیس هؤلاء بموحدین هؤلا زنادقة من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان اللہ عزوجل مخلوق ومن زعم ان اللہ تعالیٰ مخلوق فقد کفر هولاء زنادقة هولاء زنادقة (اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ١١٣، ١١٤).

ترجمة: امام عبداللہ بن ادریسؒ سے ایک آدمی نے کہا اے ابومحمد ہمارے علاقے میں ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں قرآن مخلوق ہے تو انھوں نے کہا وہ یہود ہیں تو اس شخص نے کہا نہیں انھوں نے پوچھا تو کیا پھر وہ عیسائی ہیں تو اس نے کہا نہیں تو انہوں نے پوچھا مجوس ہیں تو اس نے کہا نہیں تو انھوں نے پوچھا پھر وہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ وہ موحد ہیں تو انھوں نے کہا وہ جھوٹ بولتے ہیں (کہ قرآن مخلوق ہے) وہ موحدین نہیں ہیں یہ زنادقہ ہیں جس نے سمجھا کہ قرآن مخلوق ہے تو گویا اس نے گمان کیا کہ اللہ بھی مخلوق ہے اور جس نے سمجھا کہ اللہ مخلوق ہے تو اس نے کفر کیا۔ یہ لوگ زندیق ہیں یہ لوگ زندیق ہیں۔

سند کی تحقیق:

(١)۔ احمد بن ابراهیم بن کثیر بن زید الدورقی ثقة حافظ (تقریب

التهذيب ص ١١)۔

(٢)۔ یحییٰ بن یوسف الزمی الخراسانی نزیل بغداد ثقة (تقریب التهذیب ص ٣٨٠)۔

امام معاذ بن معاذؒ

١۔ حدثنی احمد بن محمد بن یحیی بن سعید القطان قال سمعت ابی یقول سمعت معاذ بن معاذ یقول :من قال القرآن مخلوق فهو کافر (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ١٢٣)۔

ترجمة: ۔امام محمد بن یحییٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے امام معاذ بن معاذؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا جس نے کہا قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

سند کی تحقیق

(١)۔ احمد بن محمد بن یحیی بن سعید القطان ابو سعید البصری، صدوق (تقریب التهذیب ص ١٦)۔

(٢)۔ محمد بن یحی بن سعید القطان ابو صالح البصری ثقة (تقریب التهذیب ص ٣٢٣)۔

امام وکیع بن جراحؒ

امام وکیع بن جراحؒ نے کہا۔ جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔(تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ٢٢٠)۔

امام یزید بن ہارونؒ

١۔ حدثنی اسحاق بن بهلول قال قلت یزید بن هارون اصلی خلف الجهمیة قال لا قلت اصلی خلف المرجئة قال انهم لخبثاء۔

(اسنادہ حسن) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۱۲۳)۔

ترجمة: ۔امام اسحاق بن بہلولؒ نے کہا میں نے امام یزید بن ہارونؒ سے جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا کیا میں مرجیہ کے پیچھے نماز ادا کرلوں انہوں نے کہا بے شک وہ خبیث لوگ ہیں۔

سند کی تحقیق

(۱) اسحاق بن بهلول بن حسان الانباری صدوق (الجرح والتعدیل جلد ۲،ص۔ ۲۱۴)۔ امام ذہبی نے کہا امام اسحاق ممتاز حافظ اور ناقد حدیث تھے۔امام خطیب نے کہا انہوں نے فنِ فقہ میں کتاب لکھی تھی۔ثقہ اور قابل اعتماد تھے۔(تذکرة الحفاظ جلد اول،ص ۳۷۶)۔

☆☆☆

مرجئة اور جهمية كى سزا

امام ابن خزیمہؒ

۱۔ امام ابن خزیمہؒ نے کہا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اسے مخلوق کہے وہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل کر دیا جائے۔ اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۵۰۳)۔

امام سراجؒ

۱۔ امام سراجؒ نے کہا جو شخص اقرار نہ کرے اور اس بات پر ایمان نہ لائے کہ اللہ تعجب کرتا ہے اور ہنستا ہے نیز ہر رات آسمان دنیا پر اتر کر منادی کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو دوں تو وہ زندیق اور کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو بہتر ہے ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۵۰۶)۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمدبن حنبل) سمعت عبدالرحمن بن مهدی یقول من زعم ان الله تعالیٰ لم یکلم موسیٰ صلوات الله علیه یستتاب فان تاب والا ضرب (ت) عنقه (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۱۹، ۱۲۰)

ترجمة: امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام نہیں کیا اس سے توبہ کروائی جائے گی۔ اگر توبہ کرے تو ٹھیک وگرنہ اس کی

گردن اڑائی جائے گی۔

سند کی تحقیق :

(۱)۔ احمد بن حنبل ابو عبداللہ احد الائمة ثقة حافظ فقیه حجة (تقریب التھذیب. ص ۱۶)

۲۔ حدثنی العباس العنبری حدثنا عبداللہ بن محمد بن حمید یعنی ابا بکر بن الاسود قال (سمعت عبدالرحمن بن مھدی یقول یحییٰ بن سعید وھو علی سطحه یاابا سعید) لوان رجلا جھمیامات وانا وارثه مااستحللت ان آخذ من میراثه .(اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول،ص ۱۲۱)

ترجمة : امام ابوبکر بن الاسودؒ نے کہا میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سے سنا وہ امام یحییٰ بن سعیدؒ کے برابر بیٹھے تھے اے ابوسعید اگر کوئی جہمی مرجائے اور میں اس میں وارث ہوں تو نہیں ہے حلال میرے لیے کہ میں اس کی میراث میں سے کچھ لوں۔

سند کی تحقیق

(۱). العباس العنبری :ھو ابن عبدالعظیم بن اسماعیل بن العنبری ابو الفضل البصری ثقة حافظ(تقریب التھذیب ص ۱۶۵)

(۲). عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود البصری ابو بکر ثقة حافظ (تقریب التھذیب ص ۱۸۷).

۳۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا اگر میری حکومت ہوتی تو میں قرآن کو مخلوق کہنے والے کی گردن اڑا کر اس کی لاش دجلہ میں بہا دیتا نیز امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا جھمیہ اللہ تعالیٰ سے کلام کی نفی کرتے ہیں اور قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی کی۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۲۵۶).

امام مالک بن انسؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) قال حدثنا سریج بن النعمان اخبرنی عبداللہ بن نافع قال مالک بن انس یقول من قال القرآن مخلوق یوجع ضرباً ویحبس حتی یموت وقال مالک اللہ عزوجل فی السماء وعلمه فی کل مکان لا یخلو منه شی ء وتلا هذه الآیة "مایکون من نجویٰ ثلاثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمة: امام مالک بن انسؒ نے کہا جو کہے قرآن مخلوق ہے اس کو کوڑے مارے جائیں اور اس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے اور امام مالکؒ نے کہا اللہ عزوجل آسمان میں ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے اور یہ آیت پڑھی نہیں ہوتی سرگوشی تین بندوں کی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ (سورۃ المجادلہ آیت ۷)۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن حنبل ابو عبداللہ احد الائمة ثقة حافظ فقیه حجة (تقریب التهذیب ص ۱۶)

(۲)۔ سریج بن النعمان بن مروان الجوهری ابو الحسن البغدادی اصله من خراسان ثقة یهم قلیلا (تقریب التهذیب ص ۱۱۷)

(۳)۔ عبداللہ بن نافع الصائغ المدنی ثقة صحیح الکتاب فی حفظه لین تقریب التهذیب ص ۱۹۱)

امام محمد بن یوسفؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ مرجیہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۱۔ ولقد رحل قوم من اهل بلخ مرجئة الى محمد بن يوسف بالشام فارادمحمداخراجهم منها حتیٰ تابوامن ذلک ورجعوا الى السبيل والسنة ولقدراينا غير واحد من اهل العلم يستتيبون اهل الخلاف فان تابوا والا اخرجوهم من مجالسهم ولقد كلم عبدا لله بن الزبير سليمان بن حرب وهو يومئذ قاضی مكة ان يحجر على بعض اهل الرأى فحجر عليه سليمان فلم يكن يجترى بمكة ان يفتى حتى يخرج عنها. (جُزرفع اليدين ص ۴۳، ۴۴)

ترجمة:۔ اورایک مرجیہ کا گروہ اہل بلخ سے امام محمد بن یوسف کے پاس شام آیا تو انہوں نے انہیں اپنی مجلس سے نکال دینا چاہا حتیٰ کہ انہوں نے اس سے توبہ کی اور صحیح سنت کے راستہ پر آگئے اسی طرح ہم نے کئی اہل علم کو دیکھا کہ وہ مخالفین سے توبہ کرواتے ورنہ انہیں اپنی مجالس سے نکال دیتے اور امام عبداللہ بن زبیر نے مکہ کے قاضی سلیمان بن حرب کو کہا تھا کہ اہل رائے (یعنی قیاس والے) سے الگ ہو جا اور اسے مکہ میں فتویٰ دینے سے روک دیا حتیٰ کہ وہ وہاں سے نکال دیا گیا۔

ابو حنیفہ کے قیاس

ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر مقتدی پر حملہ کیا گیا حتیٰ کہ اس کا تہہ بند کھل گیا اور اس کی شرم گاہ برہنہ ہوگئی پھر امام کی نماز مکمل ہونے تک وہ اسی طرح کھڑا رہا تو مقتدی کی نماز مکمل ہوگئی۔ اور اگر اس نے امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ کیا تو اس کی نماز باطل ہوئی۔

(المحلی ابن حزم جلد ۲، ص ۴۱۱).

ابوحنیفہ نے کہا دونوں سلام اختیاری حیثیت رکھتے ہیں اور فرض نہیں ہیں۔ بخلاف ازیں اگر کوئی شخص بقدر تشہد بیٹھے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔ اگر دانستہ یا نادانستہ اس کی ہوا نکل جائے یا دانستہ کھڑا ہو جائے یا گفتگو اور کوئی کام کرنے لگے تو یہ مباح ہے اور اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ (طحاوی جلد اول، ص ۵۶۵ والمحلی ابن حزم جلد ۲، ص ۴۷۵).

ابراہیم کہتے ہیں جب موذن حی علی الفلاح کہے تو لوگوں کو چاہئے کہ کھڑے ہو کر صفیں درست کرلیں اور جب قد قامت الصلوۃ کہے تو امام کو اللہ اکبر کہہ دینا چاہئے۔ محمد بن حسن نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی بات ابوحنیفہ کہتے ہیں۔ اگر امام موذن کی تکبیر کے ختم ہونے تک رکا رہے۔ (پھر) تکبیر ختم ہونے کے بعد وہ اللہ اکبر کہے تب بھی کوئی حرج نہیں دونوں ہی طریقے اچھے ہیں۔ (روضۃ الازھار شرح کتاب الاثار، ص ۱۸۲).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ (صحیح مسلم جلداول حصہ دوم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۲۸).

دوسری حدیث مبارک میں ہے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے مسجد کے کونے میں دو رکعت سنت پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوگیا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں تم نے فرض نماز کس کو شمار کیا جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔
(صحیح مسلم جلد اول حصہ دوم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۲۹).

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب فرض نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوجائے تو سنتیں پڑھنا منع فرمایا ہے اور ساتھ ناراضگی کا اظہار بھی کیا ہے لیکن ابوحنیفہ اور ماجودہ حنفیوں کے نزدیک صبح یعنی فجر کی سنتیں پڑھنے کی اجازت ہے۔

قال محمد یکرہ اذا اقیمت الصلوٰۃ ان یصلی الرجل تطوعا غیر رکعتی الفجر خاصۃ فانہ لاباس بان یصلیهما الرجل وان اخذالموذن فی الاقامۃ وکذلک ینبغی وھو قول ابی حنیفۃ (موطامحمد باب الرجل یصلی وقد اخذ الموذن فی الا قامۃ ص ۸۶).

محمد (ابوحنیفہ کا شاگرد خاص) نے کہا جب نماز کھڑی ہوجائے تو ماسوائے صبح کی سنتوں کے کسی شخص کا نوافل پڑھنا مکروہ ہے فجر کی سنتیں پڑھی جاسکتی ہیں اگرچہ موذن نے اقامت کہنا شروع کردی ہو اور یہی مناسب وبہتر ہے اور یہی ابوحنیفہ کا قول ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا رسول اللہ ﷺ بھی آمین کہا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری جلداول کتاب الاذان باب جھر الامام بالتامین ص ۳۸۵).

ابوحنیفہ نے اس حدیث مبارکہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے۔

فاما ابو حنیفۃ فقال یومن حلف الامام ولا یومن الامام. (موطا

محمد باب امین فی الصلوٰۃ ص ۱۰۳، ۱۰۴). لیکن ابوحنیفہ نے کہا صرف مقتدی آمین کہے امام آمین نہ کہے۔

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے استسقاء کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور چادر پلٹی۔ (صحیح بخاری جلد اول کتاب الاستسقاء باب صلوۃ الاستسقاء رکعتین ص ۴۷۴) ۔لیکن ابوحنیفہ نماز استسقاء کا منکر ہے۔

قال محمد اما ابو حنیفة فکان لایری فی الا ستسقاء صلوة (موطامحمد باب الا ستسقاء ص۱۹۷)

محمد (ابوحنیفہ شاگرد خاص) نے کہا ابوحنیفہ کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز نہیں ہے۔ بطور نمونہ موطا محمد سے ابوحنیفہ نے جن صحیح حدیث کی مخالفت کی ہے بیان کی گئی ہیں۔ وگرنہ موطا محمد ساری کی ساری صحیح احادیث کی مخالفت میں لکھی گئی ہے۔ مکمل تفصیل موطا محمد میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ابو حنیفہ پر جرح کرنے والے محدثین کا مختصر تعارف

امام ایوب السختیانیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے نامور محدث اور چوٹی کے عالم تھے امام شعبہؒ نے کہا امام ایوب علماء کے سردار ہیں امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا۔ میں نے ان جیسے کسی عالم سے ملاقات نہیں کی امام محمد بن سعد نے کہا امام ایوب ثقہ، حدیث میں پختہ کار جامع الصفات، کثیر العلم، عادل اور حجت ہیں امام ابو حاتم نے کہا ثقہ ہیں آپ جیسے لائق فائق عالم کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہیں ہے امام ہشام بن عروہؒ نے کہا۔ میں نے بصرہ میں امام ایوب کا ہم پلہ کوئی عالم نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۲۰).

شیخ الاسلام امام ابو اسحاق الفزاریؒ

آپ کا نام ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء ہے۔ ایک دفعہ امام اوزاعیؒ نے ان سے حدیث بیان کی تو کہا مجھ سے صادق المصدوق ابو اسحاق فزاری نے حدیث بیان کی ہے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں ثقہ ہیں امام فضیل بن عیاضؒ نے کہا مجھے اکثر مصیصہ جانے کا شوق دامن گیر ہوتا تھا۔ اس سے فضیلت جہاد نہیں۔ بلکہ امام ابو اسحاق سے ملاقات مقصود ہوتی تھی امام محمد بن سعدؒ نے کہا ابو اسحاق ثقہ، متبع سنت اور نامور مجاہد تھے۔ امام ابو حاتم نے کہا اسلام کی خدمت میں بے نظیر کارنامے سرانجام دینے والے ثقہ اور مامون ہیں امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا بخدا مجھے کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا جسے میں امام ابو اسحاق فزاری پر مقدم سمجھو۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگے تو وہ بولا مجھے تو قتل کر

دو گے لیکن میں نے جو ایک ہزار خود ساختہ حدیثیں لوگوں میں پھیلا دی ہیں ان کا کیا کرو گے؟ ہارون الرشید نے کہا اللہ کے دشمن کس خیال میں ہے؟ ہمارے پاس ابو اسحاق فزاریؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ جیسے نادر روزگار موجود ہیں جو چھان بین کر کے ان کا ایک ایک حرف الگ کر دیں گے۔ امام ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں ابو اسحاق فزاریؒ فوت ہوئے تو روئے زمین پر ان سے افضل کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام علی بن بکار نے کہا میں نے امام ابن عونؒ اور بعد کے علماء سے ملاقات کی ہے مگر میں نے ان میں امام ابو اسحاق فزاریؒ سے زیادہ فقہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۷). امام عجلی نے کہا ابراھیم بن محمد ابو اسحاق فزاریؒ کوفی ثقہ، صاحب سنت اور نیک آدمی تھا۔ (تاریخ الثقات ص ۵۴). امام جرح وتعدیل عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا کہ ہر عالم کسی نہ کسی فن میں درجہ امتیاز رکھتا ہے اور شام میں ابو اسحاق فزاریؒ اور امام اوزاعیؒ سے بڑا حدیث کا نکتہ شناس کسی کو نہیں دیکھا اگر کوئی راوی ان سے حدیث بیان کرے تو بلا ریب وشک وہ قابل اطمینان ہے کیونکہ یہ لوگ سنت کے امام ہیں۔ (التاریخ الکبیر جلد۲، ص ۲۴۵)۔

شیخ الاسلام امام اوزاعیؒ

آپ کی کنیت ابو عمرو اور نام عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ دمشق کے رہنے والے بلند پایا حافظ حدیث ہیں امام اسماعیل بن عیاش نے کہا میں ۱۴۰ھ میں علماء کو یہ کہتے ہوئے سنتا تھا کہ فی زمانہ امام اوزاعیؒ ساری امت کے عالم ہیں امام خریبی نے کہا کہ امام اوزاعیؒ اپنے سب اہل زمانہ سے افضل ہیں امام ابو اسحاق فزاریؒ نے کہا اگر مجھے اس امت کا خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے تو میں امام اوزاعی کو خلیفہ منتخب کروں گا۔ امام بشر بن منذرؒ نے کہا میں نے امام اوزاعی کو دیکھا ہے۔ کہ کثرت گریہ اور فراوانی خشوع سے تقریباً نابینا ہو چکے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۵۵). امام شافعی

نے کہا کہ میں نے حدیث میں امام اوزاعی سے زیادہ سمجھدار اور فقیہ آدمی نہیں دیکھا (تھذیب التھذیب جلد ٦، ص ٢٣٩) امام نووی نے کہا امام اوزاعیؒ کی امامت جلالت شان علوم تبت اور فضل وکمال پر سب کا اتفاق ہے۔ (تھذیب الاسماء جلد اول، ص ٩٩٩).

امام ابوبکر بن عیاشؒ

آپ کی کنیت ہی آپ کا نام ہے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا آپ قرآن اور حدیث دونوں کے عالم ہیں مگر بعض اوقات غلطی کر جاتے ہیں امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے ابوبکر بن عیاشؒ سے بڑھ کر اتباع سنت کی جلدی کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابو داؤدؒ نے کہا ثقہ ہیں امام یزید بن ہارونؒ نے کہا انتہائی نیکوکار اور فاضل تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ٢١٢، ٢١٣).

سرخیل محدثین شیخ الاسلام سید المسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی مروزیؒ

امام ذہبی نے کہا آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں امام ابراہیم حربیؒ نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب لوگوں کا علم ان کے سینہ میں جمع کر دیا ہے۔ امام شافعیؒ نے کہا میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جو علم و فضل اور فقہ دانش میں امام احمد سے بڑھا ہوا ہو۔ امام ابوعبیدؒ نے کہا سب لوگوں کا علم چار آدمیوں کے پاس جمع ہو گیا۔ اور ان سب سے امام احمد زیادہ فقیہ ہیں امام یحیٰ بن معینؒ نے کہا لوگ چاہتے ہیں میں امام احمد جیسا ہو جاؤں لیکن میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کبھی بھی ان جیسا نہیں ہو سکتا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ٢٢٣، ٢٢٤).

امام ابوعون عبداللہ بن عونؒ

آپ کی کنیت ابوعون اور نام عبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا بصرہ کے رہنے والے

نامور حافظ حدیث ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا عراق میں ان سے بڑا فن حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ امام ہشام بن حسانؒ نے کہا میری آنکھوں نے امام ابن عونؒ جیسا نامور عالم کبھی نہیں دیکھا۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے امام ابن عونؒ سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام شعبہؒ نے کہا دوسرے محدثین کے یقین سے مجھے امام ابن عونؒ کا شک زیادہ محبوب ہے امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا امام ابن عونؒ ہر فن میں ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۳۸، ۱۳۹)۔

امام ابوعوانہؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ مشہور حافظ حدیث اور قابل اعتماد عالم ہیں امام عفان نے کہا ہمارے نزدیک ان کی حدیث امام شعبہؒ سے زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔ حبان بن محمد کہتے ہیں مجھ سے امام شعبہؒ نے کہا ابوعوانہؒ کو لازم پکڑو جعفر بن سلیمان کہتے ہیں امام یحییٰ بن معینؒ سے پوچھا گیا۔ اہل بصرہ کے لئے سفیان ثوریؒ کے برابر کون ہے؟ بولے شعبہ پھر پوچھا گیا ان کے لئے زائدہ جیسا کون ہے؟ بولے امام ابوعوانہؒ، امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا۔ امام ابوعوانہؒ اور ہشامؒ، سعید بن ابی عروبہؒ، اور ہمام کی طرح ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۹۴)۔

حافظ العصر امام ابوزرعہ رازیؒ

آپ کا اسم گرامی عبیداللہ بن عبدالکریم بن یزید ہے امام ذہبیؒ نے کہا نامور حافظ حدیث ہیں امام علی بن جنیدؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ سے بڑا حافظ کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا امام ابوحاتم نے کہا امام ابوزرعہؒ نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا اور میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو اس علم کو ان کی طرح سمجھتا ہو (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۰۲)۔

امام ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب جوز جانیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا بلند پایہ حافظ حدیث، نزیل دمشق اور اس کے محدث ہیں امام دارقطنی نے کہا قابل اعتماد حافظ حدیث اور مختلف کتابوں کے مصنف ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۶)۔

امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقریؒ

امام ذہبیؒ نے کہا مکہ معظمہ کے رہنے والے مشہور محدث ہیں فن حدیث اور علم قرات کے خوب ماہر تھے۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۸۱، ۲۸۲)۔

شیخ الاسلام وامام الحفاظ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ

امام ابن خزیمہؒ نے کہا آسمان کے نیچے امام بخاریؒ سے زیادہ علم حدیث جاننے والا کوئی نہیں ہے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۰۱) علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن المغیرہ الجعفی ابو عبداللہ البخاریؒ جبل الحفظ و امام الدنیا فی ثقۃ الحدیث (تقریب التھذیب ص ۲۹۰) امام ذہبیؒ نے کہا و کان اماماً حافظاً حجۃ راساً فی الفقہ والحدیث مجتھداً (الکاشف جلد ۳، ص ۱۸)

امام مزیؒ نے کہا۔ ابو عبداللہ البخاری الحافظ امیر المومنین فی حدیث سید المرسلین، وقال ابوبکر بن ابی شیبہ و محمد بن نمیر ما راینا مثل محمد بن اسماعیل وقال احمد بن حنبلؒ ما اخرجت خراسان مثل محمد بن اسماعیلؒ فقیہ ھذہ الامۃ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد ۲، ص ۳۷۹، ۳۸۰)۔

امام ابومعصب احمد بن ابی بکر مدینیؒ نے کہا کہ امام بخاریؒ ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبلؒ سے زیادہ فقیہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں امام رجاء بن مرجیؒ نے کہا امام بخاریؒ علماء کے مقابلے میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو عورتوں کے مقابلے میں ہے ان سے ایک شخص نے کہا اے ابومحمد سب کچھ یہی ہے تو انہوں نے کہا کہ امام بخاریؒ اللہ کی نشانیوں میں سے سطح زمین پر چلتی پھرتی نشانی ہے (الاکمال فی اسماء الرجال ص ۱۳۸).

امام ابوحاتم محمد بن حبان بستیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا بست کے رہنے والے گرامی قدر حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں امام حاکمؒ نے کہا امام ابن حبانؒ فقہ لغت اور حدیث میں علم کا خزانہ تھے۔ امام خطیبؒ نے کہا قابل اعتماد اور زہین وفطین تھے۔ امام ابوسعد اویسیؒ نے کہا۔ دین کے فقیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کے حافظ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۶۲۸, ۶۲۹)۔

شیخ الاسلام امام ابومحمد ابن ابی حاتمؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ جلیل القدر حافظ حدیث تھے۔ نقد حدیث میں بڑے ماہر تھے۔ امام ابویعلی خلیلی کہتے تھے آپ نے اپنے والد اور امام ابوزرعہ رازیؒ کا علم اپنے سینہ میں جمع کر لیا۔ آپ معرفۃ الرجال اور دیگر علوم میں بحر زخار تھے۔ امام علی بن احمدؒ نے کہا میں نے امام ابن ابی حاتم کو جاننے والے آئمہ سے کسی کو نہیں دیکھا جس نے ان میں کبھی جہالت کا ذکر کیا ہو۔ ان کے والد امام ابوحاتم ان کی کثرت عبادت سے تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے عبدالرحمٰن جیسی عبادت کون کر سکتا ہے۔ مجھے ان کے کسی گناہ پر اطلاع نہیں ہے۔ امام ابوالولید باجی نے کہا امام ابن ابی حاتم ثقہ اور حافظ حدیث تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۵۷۵، ۵۷۷)۔

امام ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ جلیل القدر حافظ حدیث تھے۔ امام ابوسعد ادریسیؒ نے کہا امام ابوعیسیؒ کا حافظہ ضرب المثل تھا۔ امام حاکمؒ نے کہا میں نے امام عمر بن علکؒ سے سنا کہتے تھے امام المحدثین امام بخاریؒ فوت ہوئے تو اپنے پیچھے علم وحفظ اور ورع وزہد میں ابو عیسی جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑ گئے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۶۳۷۔۶۳۸)۔

امام ابن عدیؒ

آپ کی کنیت ابواحمد اسم گرامی عبداللہ بن عدیؒ اور لقب ابن عدی ہے۔ امام ذہبیؒ نے کہا بہت بڑے حافظ حدیث اور نامور امام تھے۔ امام حمزہؒ نے کہا آپ حافظ اور متقن تھے۔ امام خلیلیؒ نے کہا آپ حفظ اور جلالت قدر میں بے نظیر تھے۔ (تذکرۃ المحفاظ جلد ۲، ص ۹۴۱)۔

شیخ الاسلام ابن عبدالبرؒ

آپ کی کنیت ابوعمر اور نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصمؒ ہے۔ امام ابوالولید باجیؒ نے کہا پورے اندلس میں ابن عبدالبرؒ جیسا فن حدیث جاننے والا کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام ذہبیؒ نے کہا آپ حفظ اور ضبط حدیث میں اپنے اہل زمانہ کے سردار بن گے (تذکرہ الحفاظ جلد ۲، ص ۷۵۳،۷۵۴)۔

امام علامہ ابن حزمؒ

آپ کی کنیت ابومحمد اور نام علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالبؒ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور مجتہد فقیہ تھے۔ امام صاعد بن احمد نے کہا کہ ابن حزم تمام اہل اندلس سے علوم اسلام کے زیادہ جامع، معرفت میں سب پر فائق، احادیث رسول ﷺ اور اقوال اصحابہ اور کمال حافظہ کے مالک تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۷۶۵م،۷۶۶)۔

امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ

آپ کا اسم گرامی ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ ہے۔امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے بے مثال حافظ حدیث اور اس فن میں ماہر بے عدیل تھے امام عجلیؒ نے کہا آپ ثقہ اور حافظ ہیں امام فلاسؒ نے کہا۔میں نے امام ابو بکرؒ سے زیادہ حافظ کوئی شخص نہیں دیکھا امام خطیبؒ نے کہا امام ابو بکر متقن اور حافظ ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۲۳)۔

امام حافظ ابن کثیرؒ

آپ کا نام اسماعیل کنیت ابو الفہد لقب عماد الدین عرف ابن کثیرؒ ہے والد کا نام عمر تھا امام ابن العمارؒ نے کہا امام ابن کثیرؒ پر تاریخ حدیث اور تفسیر میں ریاست علمی ختم ہو گی امام ابن حجیؒ نے کہا ہم نے جن لوگوں کو پایا ان میں امام ابن کثیرؒ متون احادیث کے سب سے بڑے حافظ اور جرح اور رجال اور صحیح اور ضعیف کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے(تفسیر ابن کثیر جلد اول ،ص ۳،۶)۔

شیخ الاسلام امام حماد بن سلمہؒ

آپ کی کنیت ابو سلمہ ہے۔امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں حدیث میں کمال کے ساتھ ساتھ علم نحو میں بھی ماہر تھے۔امام یحیٰی بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں امام ذہبیؒ نے کہا آپ عربی میں کامل فقہ میں ماہر عمل میں متبع سنت اور خطابت میں فصیح البیان تھے امام وہیب نے کہا امام حماد بن سلمہؒ ہمارے سردار اور ہم سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کہتے ہیں۔حماد بن سلمہؒ کی عملی حالت یہ تھی کہ۔اگر ان سے کہا جاتا کہ آپ کل مر جائیں گے تو اپنے عمل میں پہلے سے زیادہ قطعاً اضافہ نہ کر سکتے۔عفانؒ کہتے ہیں میں نے حماد بن سلمہؒ سے زیادہ عبادت کرنے والے لوگ

تو دیکھے ہیں لیکن نیکی کے کام، تلاوت قرآن اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے میں ان سے زیادہ مداومت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یونس مودب کہتے ہیں حماد بن سلمہؒ کا نماز پڑھنے کی حالت میں انتقال ہوا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا جب کسی کو امام حماد بن سلمہؒ کی شان میں گستاخی کرتے دیکھو۔ تو سمجھو کہ اس کے اسلام میں شبہ ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۷۱،۱۷۲)۔

امام حماد بن زیدؒ

آپ کی کنیت ابو اسماعیل ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا فن حدیث میں کوئی محدث امام حماد بن زیدؒ سے زیادہ پختہ نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا آپ مسلمانوں کے امام اور دین کے بڑے پابند ہیں۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا میں نے ان سے زیادہ حدیث جاننے والا کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا امام ابو اسامہؒ نے کہا میں جب بھی امام حماد بن زیدؒ کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں انہوں نے علم و ادب کسری اور فن فقہ حدیث عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۸۸،۱۸۹)۔

امام حسن بن صالحؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں بہت بڑے عابد اور اہل علم کے پیشوا ہیں امام ابو حاتم نے کہا ثقہ ہیں حافظ اور ضابط ہیں امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ثقہ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۸۱)۔

امام حفص بن غیاثؒ

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا امام حفصؒ نے بغداد اور کوفہ میں جتنی احادیث بیان کی

ہیں سب اپنے حفظ سے بیان کی ہیں انہوں نے ایک دن بھی اپنی کتاب سامنے رکھ کر درس نہیں دیا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۳۳)۔امام خطیب بغدادیؒ نے کہا حفص بن غیاث کثیر الحدیث حافظ اور ثقہ تھے۔یہاں تک کہ وہ اپنے شیوخ سے بھی بلند مرتبہ تھے۔(تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۱۹۷، ۱۹۸)

امام حجاج بن ارطاۃ کوفیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ چوٹی کے عالم اور مشہور مفتی عراق تھے۔امام یحیٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میرے نزدیک حجاجؒ اور محمد بن اسحاقؒ دونوں برابر ہیں۔امام حاتم نے کہا جب حجاج حدثنا کہہ کر حدیث بیان کریں تو ان کے صدق میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۶۰۔۱۶۱)۔

الحافظ الکبیر امام خطیب بغدادیؒ

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن علی بن ثابت احمدؒ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بغداد کے رہنے والے بہت بڑے عالم اور نامور حافظ حدیث ہیں امام شجاع زہلیؒ نے کہا خطیبؒ امام، مصنف، اور ایسے باکمال حافظ حدیث تھے۔کہ ان کی نظیر نہیں ملتی تھیں امام ابن ماکولاؒ نے کہا۔اہل بغداد میں امام دارقطنیؒ کے بعد ان کا کوئی ثانی نہیں ملتا۔امام ابوسعدؒ نے کہا خطیبؒ بارعب پروقار، ثقہ حق کے متلاشی اور حجت تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۷۵۸،۷۶۲)۔

حافظ زمان امام دارقطنیؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام علی بن عمر بن احمدؒ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بغداد کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث اور کتاب السنن کے مصنف ہیں امام ابوالطیبؒ نے کہا دارقطنی امیر المومنین فی الحدیث ہیں امام خطیبؒ نے کہا حدیث، علل حدیث، اور اسماء الرجال، کا علم آپ

پرختم تھا۔ ثقہ، راست گو، اور صحیح الاعتقاد تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۶۷۰)۔

امام رقبہ بن مصقلۃ ابو عبداللہ العبدی الکوفیؒ

علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا آپ ثقہ اور مامون تھے۔ (تقریب التہذیب ص ۱۰۴)۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا رقبہ بن مصقلۃ ثقہ اور مامون تھا (خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال جلد اول، ص ۳۳۱)۔ امام ذہبیؒ نے کہا رقبہ ثقہ تھا (الکاشف جلد اول، ص ۲۴۳) امام یحیٰ بن معینؒ اور امام نسائی اور امام دار قطنیؒ نے کہا رقبہ ثقہ تھا (تاریخ کبیر جلد اول، ص ۳۴۲ و تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۲۸۶).

شیخ الاسلام امام سفیان بن سعید ثوریؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ اور سید الحفاظ ہیں امام یحیٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا امام اوزاعیؒ نے کہا امام سفیانؒ کے سوا کوئی آدمی ایسا نہیں رہا جس کی پسندیدگی اور صحت حدیث پر ساری امت کا اجماع ہو ابن مبارکؒ نے کہا میں روئے زمین پر امام سفیان ثوریؒ سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی آدمی نہیں جانتا امام وکیعؒ نے کہا امام سفیان ثوریؒ کا علم سمندر تھے میں نے پورے عراق میں کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو علم و فضل میں امام سفیان ثوریؒ کے برابر ہو۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۷۲،۱۷۳)۔

محدث حرم امام سفیان بن عیینہؒ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ کے کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے عالم شیخ الاسلام اور نامور حافظ حدیث ہیں آپ امام، حجت، حافظ حدیث، وسیع العلم، اور جلیل القدر انسان تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا اگر امام مالکؒ اور امام سفیان بن عیینہؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ختم ہو جاتا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میں نے ان سے زیادہ حدیث

کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا امام عجلیؒ نے کہا امام سفیان بن عیینہؒ حدیث میں پختہ کار تھے ابن وہب نے کہا میں نے قرآن حکیم کی ان سے زیادہ تفسیر جاننے والا کوئی نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۰،۲۱۱)۔

امام سعید بن ابی عروبہؒ

آپ کی کنیت ابونضر ہے امام ذہبیؒ نے کہا بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں امام یحییٰ بن معینؒ اور امام نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ان کا علم کتاب میں نہیں بلکہ سینہ میں تھا امام ابوعوانہؒ نے کہا اس زمانہ میں ہمارے نزدیک امام سعیدؒ سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۵۴)۔ امام ابوزرعہؒ نے کہا امام سعید بن ابی عروبہؒ ثقہ اور مامون تھے۔ امام ابن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔ (نہایۃ الا غتباط ص ۱۳۹، ۱۴۱)

امام سلیمان بن حربؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور مکہ کے قاضی تھے۔ امام ابوحاتم نے کہا نامور امام ہیں حدیث بیان کرنے میں تدلیس نہیں کرتے تھے۔ رجال کی جرح و تعدیل اور فقہ کے مسائل میں بحث کرتے تھے۔ یہ مشہور محدث عفانؒ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ امام یحییٰ بن اکثم نے کہا سلیمان بن حربؒ ثقہ بلند پایہ حافظ حدیث اور عقل مند انسان تھے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا قابل اعتماد پختہ کار اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۹۸)۔

شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاجؒ

آپ کی کنیت ابوبسطام ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ حجت اور نامور حافظ حدیث ہیں امام سفیان ثوریؒ نے کہا امام شعبہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا اگر امام شعبہ

نہ ہوتے تو ملک عراق میں علم حدیث رائج نہ ہوتا امام حماد بن زید جب حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے ہم سے جلیل القدر امام ابو بسطام شعبہ نے جلیل القدر آئمہ سے حدیث بیان کی ہے امام احمد بن حنبل نے کہا کہ امام شعبہ کو علم حدیث میں وہ کمال اور علم رجال میں وہ بصیرت حاصل ہے کہ وہ اس فن میں تنہا ایک امت کے قائم مقام ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۱۶۵،۱۶۶)۔

امام شریک بن عبداللہؒ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ کوفہ کے رہنے والے چوٹی کے آئمہ حدیث میں سے ایک امام ہیں امام عیسی بن یونسؒ نے کہا میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ جو اپنے علم میں امام شریکؒ سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ امام یحیٰی بن معینؒ نے ان کی توثیق کی ہے امام ذہبیؒ کہتے ہیں۔ امام شریک حسن الحدیث ، امام ، فقیہ محدث ، اور بہت تعلیم دینے والے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۱۹۱)۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا شریک بن عبداللہؒ عاقل ، صدوق ، اور محدث تھے اہل ریب وبدعت کے بارے میں بہت سخت تھے۔(میزان الاعتدال جلد اول ،ص ۴۴۶) امام عیسیٰ بن یونسؒ نے کہا میں نے علم میں شریک بن عبداللہ سے زیادہ محتاط کسی کو نہیں دیکھا۔(تھذیب التھذیب جلد ۴،ص ۳۳۵) امام ابن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ ، مامون اور کثیر الحدیث تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد ۶،ص ۲۲۴) امام عجلیؒ نے کہا آپ ثقہ اور حسن الحدیث تھے۔(تاریخ الثقات ص ۲۱۷،۲۱۸)

جبل علم حبر امت امام شافعیؒ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور نام محمد بن ادریس بن عباس ہے امام ابوثورؒ نے کہا میں نے امام شافعیؒ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور خود انہوں نے بھی اپنے جیسا کوئی آدمی

نہیں دیکھا۔ امام حرملہؒ نے کہا میں نے امام شافعیؒ سے سنا کہ بغداد میں لوگ مجھے ناصرالحدیث کے نام سے پکارتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا جس آدمی نے بھی قلم ودوات کو ہاتھ لگایا امام شافعیؒ کا اس کی گردن پر احسان ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ حدیث کے حافظ اس کی علل کو خوب جاننے والے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۷۷، ۲۷۸)۔

امام علی بن عاصمؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے امام ذہبیؒ نے کہا مسند عراق اور واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث تھے امام ابن ابی شیبہؒ نے کہا آپ بڑے متدین صالح اور انتہائی پرہیز گار تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۴۵).

شیخ الاسلام فخر المجاہدین قدوۃ الزاہدین امام عبداللہ بن مبارکؒ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے امام ذہبیؒ نے کہا علم کے سمندر اور نامور حافظ حدیث ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا آئمہ حدیث چار ہیں امام مالکؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام حماد بن زیدؒ، اور امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام عبداللہ بن مبارکؒ کے زمانہ میں ان سے زیادہ علم طلب کرنے والا کوئی نہیں تھا امام شعبہؒ نے کہا ہمارے پاس امام عبداللہ بن مبارکؒ جیسا کوئی آدمی نہیں آیا امام ابو اسحاق فزاریؒ نے کہا عبداللہ بن مبارکؒ اہل اسلام کے امام ہیں امام یحیٰی بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں امام اسماعیل بن عیاشؒ نے کہا کہ روئے زمین پر امام عبداللہ بن مبارکؒ جیسا کوئی آدمی نہیں ہے امام عباس بن مصعبؒ نے کہا امام عبداللہ بن مبارکؒ حدیث فقہ، لغت عرب، جنگی امور کی معرفت شجاعت، اور سخاوت جیسے عظیم الشان صفات کے حامل تھے۔ امام ابو اسامہؒ نے کہا میں نے عبداللہ بن مبارکؒ سے زیادہ مختلف شہروں میں گھوم پھر کر علم طلب کرنے والا کوئی نہیں دیکھا آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۸، ۲۱۹).

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

آپ کی کنیت ابوسعید ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے حافظ کبیر اور عالم شہیر تھے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، یحییٰ بن سعید القطانؒ سے زیادہ فقیہ اور علم حدیث میں امام وکیع بن جراحؒ سے زیادہ پختہ کار ہیں امام علی بن مدینیؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سب لوگوں سے زیادہ علم حدیث جانتے ہیں امام ذہبیؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ عظیم الشان فقیہ اور بلند پایہ مفتی تھے۔ امام علی بن مدینیؒ نے کہا اگر مجھے بیت اللہ میں کھڑے ہو کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم کھانی پڑے کہ میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ جیسا کوئی آدمی نہیں تو میں کھا سکتا ہوں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۵۵، ۲۵۶)۔

امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

آپ کی کنیت ابوبکر ہے امام ذہبیؒ نے کہا صنعاء کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور متعدد قیمتی کتابوں کے مصنف ہیں اور بہت سے آئمہ فن نے ان کی توثیق کی ہے علم کا خزانہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۷۹)۔

امام عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبلؒ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے امام ذہبیؒ نے کہا بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں امام العلماء امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے اور عراق کے نامور محدث ہیں امام خطیبؒ نے کہا آپ لائق اعتماد، پختہ کار، اور سمجھ دار تھے امام احمد بن منادیؒ نے کہا ہم ہمیشہ اپنے اکابر اساتذہ سے سنتے آئے ہیں وہ شہادت دیتے تھے۔ کہ امام عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ کو رجال، علل حدیث، اور اسماء رواۃ کی معرفت نامہ حاصل ہے امام ابوزرعہؒ نے کہا مجھ سے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میرا بیٹا عبداللہ علم حدیث میں بڑا خوش نصیب واقع ہوا ہے مجھ سے ایسی احادیث

کے متعلق مذاکرہ کرتا ہے جو مجھے بھی یاد نہیں ہوتیں۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۴۶۶)۔

قدوۃ المحدثین امام عبداللہ بن ابی داؤد سجستانیؒ

آپ کی کنیت ابو بکر ہے امام ذہبیؒ نے کہا سجستان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم تھے امام ابو محمد خلالؒ نے کہا امام ابن ابی داؤدؒ اپنے والد امام ابو داؤدؒ سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے امام صالح بن احمدؒ نے کہا۔امام ابن ابی داؤدؒ اہل عراق کے امام تھے۔ امام دار قطنی نے کہا۔ آپ ثقہ ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۵۲۵، ۵۲۸)۔

امام عمرو بن علیؒ

آپ کی کنیت ابو حفص ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے اعلیٰ پایہ کے حافظ حدیث اور پختہ کار چوٹی کے عالم ہیں امام نسائی نے کہا ثقہ حافظ ،اور فن حدیث کے جاننے والے تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۳۵۸)۔

حافظ زمانہ اصحاب الحدیث کے پیشوا امام علی بن مدینی بصریؒ

آپ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ نام علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح سعدیؒ ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا۔ امام علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو ان کا نام لیتے ہوئے کبھی نہیں سنا ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر کرتے تھے۔ ان کے استاد امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا لوگ مجھے علی بن مدینیؒ سے محبت کرنے پر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جتنا وہ مجھ سے فائدہ اٹھاتے ہیں میں اس سے کہیں زیادہ ان سے علمی فائدہ حاصل کرتا ہوں۔ امام نسائی نے کہا یوں لگتا ہے کہ امام علی بن مدینیؒ علم حدیث کی خدمت ہی کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا جتنا میں نے اپنے آپ کو

علی بن مدینی کے سامنے چھوٹا پایا۔ اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۲۱)۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا کہ میں نے علی بن مدینیؒ سے زیادہ احادیث نبوی کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۷، ص ۳۵۱)

امام عثمان بن مسلم ابوعمر والبصری البتیؒ

علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا عثمان بن مسلم ابوعمر البصری صدوق تھا (تقریب التہذیب ص ۲۳۶)۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا عثمان بن مسلمؒ ثقہ تھا (الکاشف جلد ۲، ص ۲۲۴)۔ امام مزیؒ نے کہا ابوعمر البصری فقیہ تھا اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام محمد بن سعدؒ اور امام دارقطنیؒ نے کہا عثمان بن مسلم ابوعمر البصری البتیؒ ثقہ تھا (خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال جلد ۲، ص ۲۲۱)۔

امام عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ نامور حافظ حدیث اور حافظ کبیر محمد کے والد ہیں۔ امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ کا شمار کبار محدثین میں ہوتا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۲۵۲۔۲۵۳)۔

امام عبدالوارث بن سعید بصریؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ ممتاز حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم تھے۔ امام ابوعمرو جرمیؒ نے کہا میں نے کوئی فقیہ عبدالوارثؒ سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا۔ ہاں حماد بن سلمہؒ ان سے زیادہ فصیح تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۰۷)۔ عبدالوارثؒ بن سعید ابوعبیدہ البصری ثقہ ثبت (تقریب التہذیب ص ۲۲۲)۔ عبدالوارث بن سعید بن ذکوان العنبری مولا ھم ابو عبیدہ البصری احدالاعلام، رمی بالقدر ولم یصح، قال الانسائی ثقہ ثبت وقال الحافظ الذھبی: اجمع المسلمون علی الا

حتجاج به. (خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال جلد۲،ص۱۸۵)۔

امام فضیل بن عیاضؒ

امام ذہبیؒ نے کہا امام ربانی، عالم صمدانی، قابل اعتماد محدث اور عظیم الشان عابد تھے۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا زمین کی پشت پر فضیلؒ سے افضل کوئی آدمی باقی نہیں رہا۔ امام ابن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ عاقل، فاضل، عابد اور کثیر الحدیث تھے۔ امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون ہیں۔ امام شریک بن عبداللہؒ نے کہا ہر زمانہ میں ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی شخص حجت ہوتا ہے اور فضیلؒ اپنے اہل زمانہ کے لئے حجت تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول،ص۲۰۰)۔

امام دار الہجرۃ شیخ الاسلام مالک بن انسؒ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور امت مسلمہ کے نامور فقیہ تھے۔ امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا۔ میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ امام مالکؒ ہر فن میں پختہ ہیں امام عبدالرزاق رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں کہ عنقریب لوگ دور دراز ممالک سے سفر کر کے آئیں گے لیکن انہیں مدینہ کے عالم سے بڑا عالم کوئی نہیں ملے گا'' کہتے ہیں اس کا مصدق امام مالکؒ ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، امام مالکؒ سے کسی کو مقدم نہیں سمجھتے تھے امام شافعیؒ نے کہا جب علماء کا ذکر آتا ہے تو امام مالک بن انسؒ ان میں ستارے کی طرح نمایاں ہوتے ہیں اگر امام مالکؒ اور ابن عیینہؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم ختم ہو جاتا۔ امام مالکؒ نے کہا جب تک ۷۰ شیوخ نے فتوی نویسی میں میری اہلیت کی شہادت نہیں دی میں نے فتوی نہیں دیا۔ امام قعنبیؒ نے کہا میں امام سفیان بن عیینہؒ کے پاس بیٹھا تھا انہیں امام مالکؒ کی وفات کی خبر ملی تو گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور کہا۔ امام مالکؒ نے روئے زمین پر اپنے جیسا کوئی آدمی

نہیں چھوڑا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۷۵، ۱۷۶)۔

امام محمد بن سعد بصریؒ

امام ذہبیؒ نے کہا۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور علم کا سمندر تھے امام ابن قیم نے کہا آپ بہت زیادہ علم کے حامل اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ امام ابو حاتم نے کہا آپ راست گو تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۱۹)۔

شیخ الاسلام امام محمد بن نصر مروزی فقیہؒ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا مرو کے رہنے والے نامور فقیہ اور جلیل القدر حافظ حدیث تھے امام حاکمؒ نے کہا یہ اپنے زمانہ میں بلانزاع اہلحدیث کے امام تھے امام ابن عبدالحکمؒ نے کہا۔ امام محمد بن نصرؒ تو مصر میں بھی امام ہیں امام سلیمان نے کہا امام محمد بن نصر ایسے امام تھے جن کو آسمان سے توفیق نصیب ہوئی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۵۸، ۴۵۹)۔

امام مسلم بن حجاجؒ

امام اسحاقؒ نے امام مسلمؒ سے کہا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لئے زندہ رکھے ہم خیر سے محروم نہیں ہوں گے۔ احمد بن مسلمہؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ اور امام ابوحاتم کو دیکھا ہے کہ وہ صحیح حدیث کے جاننے میں امام مسلمؒ کو اپنے زمانہ کے مشائخ سے مقدم سمجھتے تھے۔ امام ابن ابی حاتم نے کہا حفاظِ حدیث میں سے قابل اعتماد حافظ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۲۰)۔

شیخ الاسلام الحفاظ الامام نسائیؒ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ خراسان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں آپ اپنے زمانہ میں

تمام مشائخ مصر سے زیادہ فقیہ اور حدیث اور رجال کے زیادہ عالم تھے۔امام ابن یونسؒ نے کہا نسائی امام حافظ حدیث اور پختہ کار تھے۔امام دار قطنی نے کہا امام نسائی کے زمانہ میں علم حدیث میں جتنے قابل ذکر لوگ موجود تھے یہ ان سب پر مقدم تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول،ص ۴۸۶،۴۸۸)۔

امام ہشیم بن بشیرؒ

آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں امام حماد بن زیدؒ نے کہا میں نے محدثین میں امام ہشیم بن بشیرؒ سے زیادہ عقل مند کوئی نہیں دیکھا امام ابو حاتم سے امام ہشیمؒ کے متعلق پوچھا گیا تو کہا ان کی صداقت امانت اور صلاحیت کے بارہ میں پوچھنے کی حاجت نہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۲۰۲،۲۰۳)۔

امام وکیع بن جراحؒ

آپ کی کنیت ابو سفیان ہے امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک ہیں پختہ کار عالم اور عراق کے محدث ہیں امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ سے افضل آدمی کوئی نہیں دیکھا امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا۔آج دونوں شہروں (کوفہ اور بصرہ) کے بڑے عالم وکیع بن جراحؒ ہیں امام ابن عمارؒ نے کہا امام وکیعؒ کے زمانہ میں کوفہ میں ان سے بڑا فقیہ اور ان سے زیادہ علم حدیث جاننے والا کوئی نہیں تھا(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۲۳۸،۲۳۹)۔

سید الحفاظ امام یحیٰی بن معینؒ

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے امام ذہبیؒ نے کہا اپنے زمانہ میں یگانہ روزگار تھے۔ امام نسائی نے کہا ابوزکریاؒ ثقہ اور مامون ہیں اور حدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں

امام ابن مدینیؒ نے کہا ہم آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں جانتے جس نے امام یحییٰ جتنی احادیث لکھی ہوں۔ اور کہا سب لوگوں کا علم امام یحییٰ بن معینؒ کے پاس جمع ہو گیا ہے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام یحییٰ علم الرجال ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص۳۲۲، ۳۲۳)۔

امام یوسف بن اسباطؒ

امام عجلی نے کہا یوسف بن اسباط ثقہ صاحب سنت تھا (تاریخ الثقات ص۴۸۵)۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا یوسف بن اسباط ثقہ تھا (میزان الاعتدال جلد ۴، ص۴۶۲)۔

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور فقیہ تھے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا حمیدیؒ ہمارے نزدیک امام ہیں امام یعقوب بن سفیان فسوی نے کہا میں نے کسی آدمی سے ملاقات نہیں کی جو حمیدیؒ سے بڑھ کر اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ ہو۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص۳۱۲) امام ابو حاتم نے کہا حمیدیؒ، سفیان بن عیینہ کی مرویات کے بارے میں سب سے زیادہ ثبت تھے اور ان کے تلامذہ کے سرخیل تھے اور ثقہ امام تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۵، ص۲۱۵) امام حاکم نے کہا کہ حمیدیؒ مکہ کے مشہور مفتی، فقیہ اور محدث تھے امام شافعی نے کہا میں نے حمیدیؒ سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔ امام بخاریؒ شہادت دیتے تھے کہ حمیدیؒ حدیث میں امام تھے۔ (سیر الصحابہ جلد ۹، ص۲۴۰)

☆☆☆

ابو حنیفۃ پر جرح کرنے والے محدثین

۱۔ امام ایوب سختیانیؒ

(ولادت ۶۸ھ متوفی ۱۳۱ھ)

❶ حدثنی محمد بن عبداللّٰه المخرمی ناسعید بن عامر قال سمعت سلام بن ابی مطیع یقول کنت مع ایوب سختیانی فی المسجد الحرام فرآہ ابوحنیفة فاقبل نحوہ، فلما رآہ ایوب قال لاصحابه قوموا لا یعدنا بجربه قوموا لا یعد نابجر به. (اسنادہ صحیح). (کتاب السنة جلد اول ص ۱۸۸، ۱۸۹). اخرجه ابوزرعه الدمشقی تاریخ دمشق (جلد اول ص ۵۰۳) ویعقوب بن سفیان الفارسی فی المعرفة والتاریخ جلد ۲، ص ۷۹۱ خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۱۷).

ترجمة: امام سلام بن ابی مطیعؒ سے روایت ہے کہ امام ایوبؒ مسجد حرام میں بیٹھے تھے۔ تو ابو حنیفہ کو اپنی طرف آتے دیکھا امام ایوبؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہاں سے چل دو یہ شخص اپنی خارش سے ہمیں بھی خارش زدہ کردیں گا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن عبداللّٰه بن اعمار الخزاعی بالمجعمة تشدید الازدی ابو جعفر ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۳۰۵).

(۲). سعید بن عامر الضبعی البصری احد الا علام قال ابن معین ثقة

مامون (الکاشف جلداول، ص ۲۸۹).

(۳). سلام بن ابی مطیع ابوسعیدالخزاعی مولاهم البصری ثقة صاحب السنة (تقریب التهذیب ص ۱۴۱).

حدثنا ابوبکر بن خلاد قال سمعت عبدالرحمن بن مهدی قال سمعت حماد بن زید یقول سمعت ایوب یقول ،وذکر اباحنیفة ،فقال (یریدون ان یطفئوا نور اللّٰه بافواههم ویأبی اللّٰه الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون . (اسناده صحیح) (کتاب المعرفة والتاریخ جلد ۲ ،ص ۷۸۵). واخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۱۷ وکتاب الضعفا الکبیر جلد ۴،ص ۲۸۰).

ترجمة: امام حماد بن زیدؒ نے کہا کہ میں نے امام ایوب سختیانیؒ سے سنا جب کہ ابوحنیفہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ تو اس وقت امام ایوبؒ نے یہ آیت پڑھی۔ ''یہ چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کا نور (اسلام) بجھادیں۔ اللہ اس سے انکار کرتا ہے مگر یہ کہ اپنا نور پورا کردے اگرچہ یہ بات کافروں کو کتنی بھی ناگوار کیوں نہ ہو (سورۃ صف آیت ۸)۔

سند کی تحقیق:

(۱). ابوبکر بن خلاد :هو محمد بن خلاد بن کثیر الباهلی ابوبکر البصری ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۹۶).

(۲). عبدالرحمن بن مهدی .بن حسان العنبری مولاهم ابو سعید البصری ثقة ثبت حافظ عارف بالرجال والحدیث قال ابن المدینی مارایت اعلم منه.(تقریب التهذیب ص ۲۱۰)وانظر ایضاً ص ۴۷

(۳). حماد بن زید بن درهم الازدی ابواسماعیل البصری ثقة ثبت فقیه (تقریب التهذیب ص ۸۲).

۲۔ شیخ الاسلام امام ابواسحاق الفزاریؒ
(متوفی ۱۸۵ھ)

❶ حدثنی محمد بن هارون نا ابو صالح قال سمعت الفزاری وحدثنی ابراهیم بن سعید نا ابو توبة عن ابی اسحاق الفزاری قال کان ابو حنیفة یقول ایمان ابلیس وایمان ابی بکر الصدیقؓ واحد، قال ابو بکر یارب وقال ابلیس یارب (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ص ۲۱۹). (اخرجه یعقوب بن سفیان جلد ۲، ص ۷۸۸، ۷۸۹ و خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۷۶).

ترجمة: امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ کہتا تھا ابلیس کا ایمان اور ابوبکر صدیقؓ کا ایمان ایک برابر ہے۔ (نعوذ باللہ) ابوبکر صدیقؓ یارب کہتا ہے اور ابلیس بھی یارب کہتا ہے۔

سند کی تحقیق

(پہلی سند)(ا) محمد بن هارون بن ابراهیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزاز ابو نشیط ثقة (خلاصة تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۴۶۴)

(۲) ابو صالح: هو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقة (الکاشف جلد ۳، ص ۱۰۸)

(دوسری سند)(ا) ابراهیم بن سعید الجوهری ابو اسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲) ابو توبة: هو ربیع بن نافع ابو توبة الحلبی نزیل طرسوس ثقة حجة عابد (تقریب التهذیب ص ۱۰۱)

❷ حدثنی محمد بن هارون ابو نشیط حدثنی ابو صالح قال سمعت

اباا سحاق الفزاری وحدثنی ابراهيم ،ثنا ابوتوبة عن ابی اسحاق الفزاری قال كان ابو حنيفة مرجئة يری السيف . (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۷)اخرجه امام العقيلی فی كتاب الضعفاء الكبير جلد ۴،ص ۲۸۳.

ترجمة: امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا ابوحنیفہ مرجی تھا۔اور تلوار کو جائز سمجھتا تھا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند(۱) محمد بن هارون بن ابراهيم الربعی ابو جعفر البغدادی البزاز ابو نشيط ثقة(خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲،ص ۴۶۴)

(۲)۔ ابوصالح :هو محبوب بن موسی الانطاكي ابو صالح الفراء ثقة (الكاشف جلد ۳،ص ۱۰۸).

دوسری سند(۱) ابراهيم بن سعيد الجوهری ابواسحاق الطبری نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۲۰).

(۲)۔ ابوتوبة :هوربيع بن نافع ابوتوبة الحلبی نزيل طوسوس ثقة حجة عابد (تقريب التهذيب ص ۱۰۱)

③ حدثنا محمد بن هارون نا ابوصالح قال سمعت الفزاری .ح

وحدثنی ابراهيم ،ثنا ابو توبة عن ابی اسحاق الفزاری قال حدثت اباحنيفة عن رسول الله ﷺ بحديث فی رد السيف فقال هذ احديث خرافة (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلداول، ص ۲۰۷،۲۱۸،۲۱۹).

ترجمة: امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے مسلمانوں کے خلاف تلوار نہ اٹھانے کے بارے میں حدیث بیان کی تو ابوحنیفہ نے جواب دیا کہ یہ بکواس ہے (نعوذ باللہ)

پہلی سند۔(۱) محمد بن هارون بن ابراهيم الربعی ابو جعفر البغدادی

البزاز ابو نشيط ثقة(خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲،ص ۲۶۴)

(۲)۔ ابو صالح :هو محجوب بن موسى الانطاكى ابو صالح الفراء ثقة (الكاشف جلد ۳،ص۱۰۸).

دوسری سند۔(۱) ابراهيم بن سعيد الجوهرى ابواسحاق الطبرى نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص۴۰)

(۲). ابوتوبة :هوربيع بن نافع ابوتوبة الحلبى نزيل طرسوس ثقة حجة عابد (تقريب التهذيب ص ۱۰۱)

۳۔ شیخ الاسلام امام اوزاعیؒ

(ولادت ۸۸ھ متوفی ۱۵۷ھ)

❶ حدثنى ابراهيم ،ثنا ابوتوبة عن ابى اسحاق الفزارى قال قال الاوزاعى انا لانـنقم على ابى حنيفة الرأى ، كلنا نرى ، انما ننقم عليه ، انه يذكر له الحديث عن رسول اللهﷺ فيفتى بخلافه (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلداول، ص ۲۰۷).

ترجمة: امام اوزاعیؒ نے کہا بیشک ہم قیاس کی وجہ سے ابوحنیفہ کو برا نہیں سمجھتے ہم سارے قیاس کرتے ہیں،ہم صرف اس لیے اسے برا سمجھتے ہیں کہ اس سے حدیث بیان کی جاتی ہے تو اس کے الٹ فتویٰ دیتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابراهيم بن سعيد الجوهرى ابواسحاق الطبرى نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص۲۰)

(۲). ابوتوبة :هوربيع بن نافع ابوتوبة الحلبى نزيل طرسوس ثقة حجة

عابد (تقريب التهذيب ص ۱۰۱)

(۳) ابو اسحاق الفزاری :هو ابراهیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذيفه الفزارى الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانيف (تقريب التهذيب ص ۲۲).وانظر ايضاً ص ۳۳

❷ حدثنی ابراهیم بن سعيد ،ثناابوتوبة عن سلمه بن كلثوم عن الاوزاعی انه لمامات ابوحنيفة قال الحمد لله الذى اماته فانه كان ينقض عرى الا سلام عروة عروة .(اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۷)(اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳،ص ۴۱۸).

ترجمہ :امام اوزاعیؒ نے ابوحنیفہ کی وفات کے وقت کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو فوت کر دیا یقیناً ابوحنیفہ اسلام کے حلقوں کو ایک ایک کر کے توڑ رہا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابراهیم بن سعيد الجوهرى ابواسحاق الطبرى نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۲۰)

(۲). ابوتوبة :هوربيع بن نافع ابوتوبة الحلبي نزيل طرسوس ثقة حجة عابد (تقريب التهذيب ص ۱۰۱)

(۳). سلمة بن كلثوم الكندى الشامى ثقة (الكاشف جلد اول، ص۳۰۸).

❸ حدثنی ابوالفضل الخراسانی حدثنا سريج بن النعمان عن حجاج بن محمدقال ، بلغنی عن الاوزاعی انه قال ابو حنيفة ضيع الا صول واقبل على القياس .(اسناد ه صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص۱۸۶).

ترجمة :امام اوزاعیؒ نے کہا ابو حنیفہ نے اصولوں کو چھوڑ دیا اور قیاس کی طرف مائل ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :ھوھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

(۲). سریج بن النعمان بن مروان البغوی ابوالحسن البغدادی ثقة(تقریب التھذیب ص۱۱۷).

(۳). حجاج بن محمد المصیصی الاعور ابو محمد الترمذی نزیل بغداد ثم المصیصة ثقه ثبت (تقریب التھذیب ص۶۵).

④ حدثنی ابوالفضل الخراسانی نااحمد بن الحجاج ناسفیان بن عبدالملک حدثنی ابن مبارک قال ذکرت اباحنیفة عند الاوزاعی وذکرت علمه وفقهه ،فکره ذلک الاوزاعی ،وظھرلی منه الغضب وقال تدری ماتکلمت به ؟ تطری رجلا یری السیف علی اھل الاسلام ؟ فقلت انی لست علی رأیه ولا مذھبه . فقال : قد نصحتک فلا تکره ،فقلت قد قبلت(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۲۲)

ترجمة :امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے امام اوزاعیؒ کے پاس ابوحنیفہ کا ذکر کیا اور میں نے اس کے علم اور فقہ کا تذکرہ کیا امام اوزاعیؒ نے اس بات کو ناپسند کیا اور وہ مجھ پر غصہ ہوئے ۔اور کہا تو جانتا ہے جو تو کہہ رہا ہے تو تعریف کرتا ہے ایسے آدمی کی جو اہل اسلام پر تلوار کو (جائز) سمجھتا تھا۔ پس میں نے کہا میں اس (ابوحنیفہ) کی رائے اور مذہب پر نہیں ہوں تو کہا (اوزاعیؒ) نے میں نے تجھ سے خیر خواہی کی ہے تم میری بات کا برا محسوس نہ کر تو میں نے کہا۔(ابن مبارک نے) تحقیق میں نے آپ کی بات مان لی۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن لیث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۲۴۵).

(۲). احمد بن الحجاج البکری المروزی ثقة (تقریب التهذیب ص ۱۲).

(۳) سفیان بن عبد الملک المروزی من کبار اصحاب ابن المبارک ثقة (تقریب التهذیب ص ۱۲۸).

(۴). ابن المبارک هوعبدالله بن المبارک المروزی مولی بنی حنظلة ثقة ثبت فقیه عالم جواد مجاهد جمعت فیه خصال الخیر (تقریب التهذیب ص ۱۸۷)

⑤ . حدثنی ابراهیم بن سعید ،ثنا محمد بن مصعب سمعت الاوزاعی یقول ماولد فی الا سلام مولود اشأم علیهم من ابی حنیفة حدثنی ابراهیم بن سعید ، ثنابو توبة عن ابی اسحاق عن سفیان الثوری والا وزاعی مثل قول محمد بن مصعب (اسناد ہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۴،۲۰۵).

توجمة: امام اوزاعیؒ نے کہا کہ اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند (۱). ابراهیم بن سعید الجوهری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲) محمد بن مصعب بن صدقة صدو ق کثیر الغلط (تقریب التهذیب ص ۳۱۹).

دوسری سند (۱). ابوتوبة :هوربیع بن نافع ابوتوبة الحلبی نزیل طرسوس ثقة حجة عابد (تقریب التهذیب ص ۱۰۱)

(۲) ابو اسحاق الفزاری :هوابراهیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذیفه الفزاری الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانیف (تقریب التهذیب ص ۲۲). وانظر ایضاً ص ۳۳

⑥ حدثنی محمد بن هارون حدثناابوصالح قال سمعت الفزاری یقول کان الاوزاعی وسفیان یقولان :ماولد فی الاسلام علی هذه الامة اشأم من ابی حنیفة . (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۱۸۸).

ترجمة :امام اوزاعیؒ اور امام سفیان نے کہا اسلام میں اس امت کے لیے ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن هارون بن ابراهیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزاز ابو نشیط ثقة(خلاصة تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲،ص ۴۶۴)

(۲) ابوصالح :هو محبوب بن موسی الانطا کی ابوصالح الفراء ثقة (الکاشف جلد ۳،ص ۱۰۸)

(۳) ابو اسحاق الفزاری :هوابراهیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذیفه الفزاری الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانیف (تقریب التهذیب ص ۲۲). وانظر ایضاً ص ۳۳

⑦ حدثنی حسن بن عبدالعزیز الجروی ،ثناابوحفص التنیسی عن

الاوزاعی قال: ماولد فی الاسلام مولود اشر من ابی حنیفة (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلداول، ص ۱۸۷)

ترجمة: امام اوزاعیؒ نے کہا اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ بد بخت کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). حسن بن عبدالعزیز بن الوزیر الجروی ابو علی المصری نزیل بغداد ثقة ثبت عابد (تقریب التھذیب ص ۷۰)

(۲). ابوحفص التنیسی :ھو عبداللّٰہ بن یوسف التنیسی ثقة متقن من اثبت الناس فی المؤطا (تقریب التھذیب ص ۱۹۴).

۴۔ امام ابوبکر بن عیاشؒ

(ولادت ۱۰۶ھ متوفی ۱۹۳ھ)

❶ حدثنی ھارون بن سفیان ،حدثنی اسود بن سالم قال کنت مع ابی بکر بن عیاش فی مسجد بنی اسید ممایلی القبلة فسأله رجل عن مسألة فقال رجل :قال ابو حنیفة کذاو کذا، فقال ابو بکر بن عیاش سود اللّٰہ وجه ابی حنیفة و وجه من یقول بھذا(اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۲).(اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۳۵ بسلسله صحیح عن عباس بن صالح عن اسود بنحوه) .

ترجمة: اسود بن سالمؒ نے کہا میں امام ابوبکر بن عیاشؒ کے ساتھ نبی اسید کی مسجد میں تھا پس ایک آدمی نے مسئلے کے بارے میں ان سے (ابوبکر بن عیاشؒ سے) پوچھا پس اس آدمی نے کہا کہ ابوحنیفہ ایسے ایسے کہتا ہے (اس مسئلے میں) تو امام ابوبکر بن عیاشؒ نے کہا اللہ ابو حنیفہ کا چہرہ سیاہ کرے۔ اور اس شخص کا چہرہ جو اس کے ساتھ کہتا ہے (یعنی ابوحنیفہ کے اس

مسئلے کے مطابق)۔

سند کی تحقیق

(۱). ھارون بن سفیان . حسن درجے کا راوی ہے (کتاب السنة جلد اول ، حدیث نمبر ۲۷۰)

(۲) اسود بن سالم. ثقة (تاریخ بغداد جلد ۷،ص ۳۵،و کتاب الثقات جلد ۸،ص ۳۶۶)

❷ حدثنا محمد بن اسماعیل ، قال حدثنا حسن بن علی، حدثنا، یحیی قال سمعت شریکا یقول انما کان ابو حنیفة صاحب خصومات ،لم یکن یعرف الا بالخصومات و سمعت ابابکربن عیاش یقول کان ابو حنیفة صاحب خصومات لم یکن یعرف الا بالخصومات (اسناد ہ صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴،ص ۲۸۲).

ترجمة: امام شریکؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔ اور امام ابو بکر بن عیاش نے کہا ابو حنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمی ابو اسماعیل الترمذی نزیل بغداد ثقة حافظ لم یتضح کلام ابن ابی حاتم فیه (تقریب التهذیب ص ۴۹۰)

(۲) حسن بن علی بن عفان العامری ابو محمد الکوفی صدوق (تقریب التهذیب ص ۷۰)

(٣) يحيى بن آدم بن سليمان الكوفي ابو زكريا مولى بني امية الكوفي ثقة حافظ فاضل (تقريب التهذيب ص ٣٧٣).

۵۔ امام احمد بن حنبلؒ

(ولادت ۱۶۴ھ متوفی ۲۴۱ھ)

❶ سألت ابي (امام احمد بن حنبل) عن الرجل يريدان يسأل عن الشئ من امر دينه يعنى مايبتلى به من الايمان فى الطلاق وغيره فى حضرة قوم من اصحاب الرأى، ومن اصحاب الحديث لايحفظون ولايعرفون الحديث الضعيف الاسناد والقوى الاسناد، فلمن يسأل اصحاب الرأى او اصحاب الحديث على ماكان من قلة معرفتهم ؟ قال يسأل اصحاب الحديث ولايسأل اصحاب الرأى الضعيف، الحديث خير من رأى ابى حنيفة. (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ١٨٠، ١٨١).
(اخرجه خطيب في تاريخ بغداد جلد ١٣، ص ٤٤٨ ابن حزم المحلىٰ جلد اول، ص ٦٨).

ترجمة: امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبلؒ) سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنے کسی دینی معاملہ میں پوچھنا چاہتا ہے۔ یعنی وہ طلاق سے متعلق قسم اٹھانے یا اس کے علاوہ کسی اور معاملہ میں مبتلا ہو اور اس کے شہر میں اصحاب الرائے بھی ہوں اور ایسے اصحاب حدیث بھی ہوں جو ضعیف حدیث کو اور اسناد کے قوی ہونے کی پہچان نہیں رکھتے تو یہ آدمی اس دو طبقوں میں سے کس سے مسئلہ پوچھے۔ اصحاب الرائے سے یا ان اصحاب الحدیث سے جو معرفت میں کمزور ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ آدمی اصحاب الحدیث سے پوچھے اور اصحاب الرائے سے نہ پوچھے کیونکہ ضعیف حدیث

ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر ہے۔

❷ حدثنا عبدالله بن احمد قال سمعت ابی یقول حدیث ابی حنیفة ضعیف ورأیه ضعیف (اسناده صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۵).

ترجمة : امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبلؒ) سے سنا انہوں نے کہا کہ ابوحنیفہ کی حدیث ضعیف ہے اور رائے بھی ضعیف ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) عبداللّٰہ بن احمدبن محمد بن حنبل الشیبانی ابو عبدالرحمن ولد الامام ثقة. (تقریب التهذیب ص ۱۶۷)

❸ حدثنا سلیمان بن داؤد العقیلی قال سمعت احمد بن الحسن الترمذی قال سمعت احمد بن حنبل یقول ابو حنیفة یکذب (اسناده صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۴)

ترجمة: امام احمد بن حنبلؒ نے کہا۔ ابوحنیفہ جھوٹ بولتا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). سلیمان بن داؤدالعقیلی ثقة صدوق (الجرح والتعدیل جلد ۴، ص ۱۱۵)

(۲). احمد بن الحسن بن جنید الترمذی ابو الحسن ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۱۲).

۶۔ امام ابوعون عبداللہ بن عونؒ

(متوفی ۱۵۱ھ)

❶ حدثنی محمود بن غیلان ثنا مؤمل قال ثنا عمرو بن قیس شریک الربیع ،قال سمعت ابن عون یقول ماولد فی الاسلام مولود اشام من ابی حنیفة و کیف تاخذون دینکم عن رجل قدخذل فی عظیم دینه .(اسناد ه حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۸۹).(اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۲۰)

ترجمة: امام ابن عونؒ نے کہا۔اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ کوئی بدبخت انسان پیدانہیں ہوااورتم لوگ ایسے آدمی سے کس طرح اپنے دین لیتے ہوجواپنے دین کے بڑے حصے میں رسواہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمود بن غیلان العدوی مولا هم ابو احمد المروزی نزیل بغداد ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۳۰)

(۲). مؤمل بن اسماعیل ابو عبدالرحمن البصری حافظ عالم یخطئ وثقة ابن معین وقال ابو حاتم صدوق شدید فی السنة(میزان الاعتدال جلد ۴،ص ۲۲۸)

(۳). عمرو بن قیس ابوعبدالله الکوفی ثقة متقن عابد (تقریب التهذیب ص ۲۶۲).

۷۔امام ابوعوانہؒ

(متوفی ۱۷۶ھ)

❶ حدثنی ابراهیم ثنا ابو سلمة عن ابی عوانة قال سئل ابو حنیفة عن الا شربة فماسئل عن شئ الا قال لابأس به وسئل عن المسکر فقال حلال

(اسناده صحیح)(کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۷).

ترجمة: امام ابوعوانہؒ نے کہا۔ کہ میں نے ابوحنیفہ کو کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے شرابوں کے متعلق سوالات کیے جارہے تھے۔ تو ہر سوال کے جواب میں کہتے کوئی حرج نہیں لوگوں نے نشہ والی چیز کے بارے میں سوال کیا تو کہا کہ حلال ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابراهیم بن سعید الجوهری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲). ابوسلمة :هو موسی بن اسماعیل ابو سلمة التبوذکی ثقة ثبت (تقریب التهذیب ص ۳۴۹). امام ذہبیؒ نے کہا ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیلؒ بلند پایہ اور لائق اعتماد حافظ حدیث تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا میں اس اثرم اور امام ابوسلمہ موسی بن اسماعیلؒ کے سوا جس استاد کے پاس بیٹھا ہوں وہ مجھ سے دہشت زدہ ہوجاتا تھا یا میری علمیت اور قابلیت کا اعتراف کرلیتا تھا۔ امام علی بن مدینیؒ نے کہا جو امام ابوسلمہ سے حدیث نہیں لکھتا۔ ان سے ان کی احادیث کسی آدمی کے واسطہ سے لکھنا پڑیں گی۔ امام ابوحاتم نے کہا میں نے بصرہ میں امام ابوسلمہؒ سے اچھی حدیث بیان کرنے والا کوئی نہیں پایا۔ (تذکرة الحفاظ جلداول، ص۲۹۹) **قال امام العجلی ابو سلمة ثقة (تاریخ الثقات ص ۴۴۳).**

۸۔ حافظ العصر امام ابوزرعہ رازیؒ

(متوفی ۲۶۴ھ)

❶ قال امام ابوزرعه الرازی کان ابو حنیفة جهمیا و کان محمد بن الحسن جهمیا (کتاب الضعفاء ص ۵۷۰) اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد

جلد ۲ ص ۱۷۹، جلد ۴، ص ۲۵۳ (بسند صحیح عن ابی زرعة الرازی نحوه، وعلقه الحافظ ابن حجر عسقلانی فی لسان المیزان جلد ۵ ص ۱۲۲).

ترجمة: امام ابوزرعہ رازیؒ نے کہا ابوحنیفہ جہمی تھا اور محمد بن حسن جہمی تھا۔

۹۔ امام ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانیؒ

(متوفی ۲۵۹ھ)

❶ قال امام الجوزجانی ابوحنیفة لایقنع بحدیثه ولا برأیه (کتاب احوال الرجال ص ۷۵) (اخرجه ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷، ص ۲۴۷۴ وخطیب فی تاریخ بغداد ۱۳، ص ۴۵۱ عن الجوزجانی به)

ترجمة: امام الجوزجانیؒ نے کہا ابوحنیفہ کی رائے اور حدیث قابل اعتبار نہیں ہے۔

۱۰۔ امام ابوقطن عمرو بن الھیثمؒ

(متوفی ۱۹۸ھ)

❶ حدثنا عبدالله بن احمد قال حدثنا سریج بن یونس قال حدثنا ابو قطن عن ابی حنیفة وکان زمناً فی الحدیث. (اسناده صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۵) اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۴۰)

ترجمة: امام ابوقطنؒ نے کہا ابوحنیفہ حدیث میں اپاہج تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). عبدالله بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ابو عبدالرحمن ولد الامام ثقة (تقریب التهذیب ص ۱۶۷).

(۲). سریج بن یونس بن ابراهیم البغدادی ابو الحارث المروزی ثقة عابد(تقریب التهذیب ص۱۱۷).

۱۱۔ امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقریؒ

(ولادت ۱۲۰ھ، متوفی ۲۱۳ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل ناابراهیم بن شماس ناابو عبدالرحمن المقری قال کان واللّٰه ابو حنیفة مرجئاً ودعانی الی الارجاء فابیت علیه (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۳)

ترجمة: امام ابوعبدالرحمٰن المقریؒ نے کہا اللہ کی قسم ابوحنیفہ مرجی تھا۔اوراس نے مجھے بھی اس کی دعوت دی مگر میں نے ان کی دعوت کو قبول نہ کرتے ہوئے مرجی بننے سے انکار کردیا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هوهشام بن لیث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا(تاریخ بغداد جلد ۸،۲۴۵)

(۲). ابراهیم بن شماس الغازی ابواسحاق السمرقندی نزیل بغداد ثقة(تقریب التهذیب ص ۲۰)

۱۲۔ امام ابن کثیرؒ

(ولادت ۷۰۰ھ متوفی ۷۷۴ھ)

❶ امام ابن کثیرؒ کہتے ہیں۔صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اس حدیث مبارکہ کے خلاف نہ تو کوئی صحیح حدیث ہے۔ نہ کوئی ایسی تاویل

ہوسکتی ہے جو اس کے خلاف ہو لیکن تاہم صرف ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل کر دیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول دوسرا پارہ سورۃ البقرہ ص ۲۸)

۱۳۔ امام ابوحاتم محمد بن حبان التیمی البستیؒ

(ولادت ۲۷۴ھ متوفی ۳۵۴ھ)

❶ قال محمد بن حبان نعمان بن ثابت ابو حنيفة الكوفى صاحب الرأى يروى عن عطاء ونافع كان مولده سنة ثمانين ومات ابو حنيفة خمسين ومائة ببغداد وقبره، فى مقبرة، الخيزران وكان رجلا جدلا ظاهر الورع لم يكن الحديث صناعته حدث بمائة وثلاثين حديثا مسايند، ماله حديث فى الدنيا غيرها، اخطأ منها فى مائة وعشرين حديثا، اماان يكون اقلب اسناده اوغير متنه من حيث لا يعلم فلما غلب خطؤه على صوابه استحق ترك لاحتجاج به فى الاخبار، ومن جهة اخرى لايجوز الا حتجاج به لانه كان داعيا الى الارجاء والداعية الى البدع لايجوزان يحتج به عند ائمتنا قاطبة، لااعلم بينهم خلافا على ان ائمة المسلمين وأهل الورع فى الدين فى جميع الامصار وسائر الاقطار جرحوه واطلقوا عليه القدح الا الواحد بعد الواحد، قد ذكرناماروى فيه من ذلك فى كتاب التنبيه على التمويه فاغنى ذلك عن تكرارها فى هذا الكتاب غيرانى اذكر منها جملا يستدل بها على ماوراء ها. (كتاب المجروحين جلد ۳، ص ۶۱، ۶۴).

ترجمہ: امام ابن حبانؒ نے کہا نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کوفی صاحب الرائے تھا اور عطاء اور نافع سے روایت کرتا ہے اس کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵۰ھ میں بغداد میں

ہوئی اس کی قبر خیزران قبرستان میں ہے اور ابوحنیفہ جھگڑالو آدمی تھا ظاہر میں متقی تھا لیکن حدیث میں صناعت نہ تھی۔ (محدث نہیں تھا) ایک سو تیس احادیث روایت کیں جو باسند بیان کیں اس کے علاوہ دنیا میں اس کی کوئی حدیث نہیں۔ ان میں سے بھی ایک سو بیس احادیث میں غلط بیانی کی یا ان کی سندیں الٹ پلٹ کردی یا متن کو بگاڑ دیا جس کا کوئی پتہ ہی نہیں چلتا جب اس کے صواب پر خطا غالب ہوئی تو اس سے احتجاج کرنا صحیح نہیں اس کے علاوہ وہ ارجاء (مرجیہ کی بدعت) کی طرف داعی تھا اور جو بدعت کی طرف دعوت دے۔ اس سے روایت کرنا بالاتفاق ناجائز ہے جس میں ہمارے اماموں کے ہاں کوئی اختلاف نہیں اس کے علاوہ مسلمانوں کے اماموں اور دین دار لوگوں نے ہر ایک ملک میں اس پر جرح کی ہے اور ایک ایک کی جرح اس پر وارد ہے ہم نے یہ جرح اپنی کتاب التنبیہ علی التمویہ میں بیان کی ہے اس وجہ سے اس بیان کو ہم دوبارہ دہرانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تاہم پھر بھی چند ایک جملے بیان کئے دیتے ہیں جس سے اس کے علاوہ پر دلیل اخذ کیا جا سکتا ہے۔

۱۴۔ شیخ الاسلام و امام الحفاظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ

(ولادت ۱۹۴ھ متوفی ۲۵۶ھ)

❶ قال امام بخاری ابو حنیفة کان مرجئاً سکتوا عنه و عن رأیه و عن حدثیه. (تاریخ الکبیر البخاری جلد ۸، ص ۸۱).

ترجمة: امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ مرجیہ تھا اور محدثین نے اس سے حدیث لینے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ اسی طرح اس کی رائے سے بھی خاموشی اختیار کی ہے۔

❷ قال امام بخاری و یزعم ان الخنزیر البری لاباس به و یری السیف علی الامة و یزعم ان امر اللّٰه قبل و من بعد مخلوق فلا یری

الصلوۃ دینا فجعلتم ھذا و اشباھه اتفاقا (جز القراۃ البخاری ص ۸۹)۔

ترجمة: امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا اور اس (ابوحنیفہ) کا یہ بھی خیال ہے کہ جنگلی سور کے استعمال میں کوئی حرج نہیں اور امت محمدیہ سے قتال اور انہیں قتل کرنا جائز ہے اور اس (ابوحنیفہ) کا یہ بھی خیال ہے کہ اللہ کا حکم من قبل و من بعد یعنی کلام مخلوق ہے۔ (نعوذ باللہ) اور نماز کو دین نہیں سمجھتے تو ان جیسی چیزوں پر اتفاق کر کے (فقیہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں)۔

۱۵۔ امام ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازیؒ

(ولادت ۲۴۰ھ متوفی ۳۲۷ھ)

❶ حدثنا ابی حدثنا ابن ابی سریج قال سمعت الشافعی یقول سمعت مالک بن انس وقیل له تعرف اباحنفیة ؟ فقال نعم ،ماظنکم برجل لوقال ھذہ الساریة من ذھب لقام دونھا حتی یجعلھا من ذھب ،وھی من خشب او حجارة ؟قال ابو محمد یعنی انه کان یثبت علی الخطا ویحتج دونه ولا یرجع الی الصواب اذابان له (اسنادہ صحیح)(آداب ومناقب الشافعی ص ۲۱۰) (اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۲۱)

ترجمة: امام شافعیؒ نے کہا کہ میں نے امام مالک بن انسؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ابوحنیفہ کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہاں تمہارا اس شخص کے بارہ میں کیا خیال ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا کہے اور اس کو ثابت کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس کو سونے کا کر دکھائے گا اگرچہ وہ ستون لکڑی کا ہو یا پتھر کا، امام محمدؒ (ابن ابی حاتم) نے کہا کہ امام مالکؒ کی مراد یہ تھی کہ بے شک ابوحنیفہ غلطی پر ڈٹے رہتا تھا اور اس پر

دلیلیں دیتا رہتا تھا۔ اور صحیح بات ابوحنیفہ کے سامنے ظاہر ہو جاتی تو اس کی طرف نہ لوٹتا تھا۔

سند کی تحقیق:

(۱). **محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی ابوحاتم الرازی احد الحفاظ** (تقریب التہذیب ص ۲۸۹). امام ذہبیؒ نے کہا بہت بڑے حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم تھے امام موسیٰ بن اسحاق نے کہا میں نے ابو حاتم سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ امام نسائی نے کہا ثقہ ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۰۸).

(۲). **ابن ابی سریج: هو احمد بن صباح النهشلی ابو جعفر ابن ابی سریج الرازی المقری ثقة حافظ له غرائب** (تقریب التہذیب ص ۱۳)

(۳). **شافعی: تقدم فی رقم ص ۴۵**

۱۶۔ امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ

(متوفی ۲۳۵ھ)

❶ امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ کہتے ہیں ابوحنیفہ نے (۱۲۵) احادیث رسول اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے اور اپنی رائے سے ان احادیث مبارکہ کو رد کر دیا ہے۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے عمامہ پر مسح کیا ہے لیکن ابو حنیفہ کہتا ہے کہ عمامہ پر مسح جائز نہیں (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹، ص ۳۶) اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعت پر سجدہ سہوا کیا ہے لیکن ابوحنیفہ کہتا ہے پوری نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹، ص ۳۷) ثالثا حدیث مبارکہ میں ہے وتر سنت ہے لیکن ابوحنیفہ کہتا ہے وتر فرض ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹، ص ۱۷۳) رابعا رسول اللہ علیہ وسلم سے ایک وتر پڑھنا ثابت ہے لیکن ابوحنیفہ کہتا ہے ایک وتر پڑھنا جائز نہیں (مصنف

ابن ابی شیبہ جلد ۹، ص ۱۹۴)۔ ابوحنیفہ نے جن ایک سو پچیس حدیث مبارکہ کی خلاف ورزی کی ہے تفصیل کے لیے دیکھیے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹، ص ۹ تا ۲۵۳)۔

۱۷۔ ابو یوسف قاضی

(ولادت ۱۱۳ھ متوفی ۱۸۲ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل الخراسانی حدثنا الحسن بن موسی الاشیب قال سمعت ابا یوسف یقول: کان ابو حنیفة یری السیف قلت : فانت؟: معاذ الله. (اسناده صحیح) (کتاب السنه جلد اول، ص ۱۸۲).

ترجمة: ۔امام حسن بن موسی نے کہا میں نے ابو یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا انہوں نے کہا ابوحنیفہ تلوار کو (امت محمدیہ) پر جائز سمجھتا تھا میں نے کہا آپ بھی تو انہوں نے کہا اللہ کی پناہ (یعنی میں امت محمدیہ پر تلوار کو جائز سمجھوں)۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۲۴۵).

(۲).. حسن بن موسی الا شیب ابو علی البغدادی قاضی ثقة. (تقریب التھذیب ص ۷۲).

۱۸۔ امام ابو عیسی ترمذی محمد بن عیسیٰؒ

(متوفی ۲۷۹ھ)

❶ قال امام ابو عیسی الترمذی وقال النعمان ابو حنیفة لا تصلی صلاة الاستسقاء ولا امرھم بتحویل الرداء ولکن یدعون ویرجعون

بعملتهم ،قال ابو عيسى خلف السنة (جامع الترمذى مع تحفة الاحوزى جلد٣،ص ١٦٥)

ترجمة: امام ابوعیسی ترمذیؒ کہتے ہیں کہ نعمان ابوحنیفہ نے کہا استسقاء کی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی لوگوں کو چادر کے پھیرنے کا کہتا ہوں ۔وہ دعا کریں گے اور دعا کر کے سارے اکٹھے لوٹیں گے ۔امام ابوعیسی ترمذیؒ نے کہا۔ابوحنیفہ نے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کی ہے۔

١٩۔ امام ابن عدیؒ

(ولادت ٢٧٧ھ متوفی ٣٦٥ھ)

امام ابن عدیؒ نے کہا ابوحنیفہ اور اس کا بیٹا حماد اور پوتا اسماعیل تینوں ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد اول ،ص ٢٢٦)۔

٢٠۔ امام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادیؒ

(ولادت ٣٩٢ھ متوفی ٤٦٣ھ)

امام خطیب بغدادیؒ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ مرجی تھا (تاریخ بغداد جلد ١٣،ص ٣٨٢)

٢١۔ امام ابن عبدالبرؒ

(ولادت ٣٦٨ھ متوفی ٤٦٣ھ)

امام ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں تمام فقہاء اور محدثین کا اجماع ہے کہ ایمان قول اور عمل ہے اور عمل بغیر نیت کے نہیں ہے اور ایمان اطاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت و نافرمانی سے کم ہوجاتا ہے۔اور ہر اطاعت نیکی ہے۔سوائے ابوحنیفہ اور اس کے شاگردوں کے ان کا مذہب ہے کہ اطاعت کو ایمان نہیں کہنا چاہئے۔ایمان صرف تصدیق اور اقرار کا نام ہے

اور بعض نے معرفت کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (التمھید جلد ۹، ص ۲۸۸)۔

۲۲۔ امام ابن حزمؒ

(ولادت ۳۸۴ھ متوفی ۴۵۶ھ)

امام ابن حزمؒ نے کہا ابوحنیفہ کا یہ قول کہ مردہ جانور کی ہڈیاں اور پٹھے مباح ہیں درست نہیں۔ اس لئے کہ یہ حدیث مبارکہ کے خلاف ہے کہ ہم مردار کے چمڑے اور اعصاب کو کام میں نہ لائیں۔ دوسری حدیث مبارکہ میں چمڑے کو رنگنے کے بعد مباح قرار دیا مگر پٹھوں کی حرمت باقی رہی۔ اسی طرح ابوحنیفہ نے پرندوں مردہ جانوروں اور سور کے چمڑے میں جو تفریق کی ہے وہ بھی درست نہیں۔ اس لئے کہ مردہ اور حرام ہونے میں یہ سب یکساں ہیں یہ تفریقات اور یہ قول ابوحنیفہ سے پہلے کسی سے منقول نہیں (المحلی ابن حزم جلد اول، ص ۱۹۸)۔

۲۳۔ امام بشر بن ابی الازہر النیسابوریؒ

❶ حدثنی عبدالرحمن قال سمعت علی بن المدینی قال قال لی بشر بن ابی الازهر النیسابوری رایت فی المنام جنازه علیها ثوب اسود وحولها قسیسون فقلت جنازه من هذا؟ فقالوا جنازه ابی حنیفة حدثت به ابا یوسف فقال لا تحدث به احدا. (اسناده صحیح). (المعرفة والتاریخ جلد ۲، ص ۷۸۴).

ترجمة: ۔امام علی بن مدینیؒ نے کہا کہ مجھے بشر بن ابی الازہر النیسابوریؒ نے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک جنازہ دیکھا جس پر سیاہ کپڑا تھا اور اس کے اردگرد پادری تھے۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ جنازہ کس کا ہے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ جنازہ ابوحنیفہ کا ہے میں نے یہ خواب ابو یوسف کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا کہ یہ کسی اور کے سامنے بیان نہ کرنا۔

سند کی تحقیق

(۱) عبدالرحمٰن بن ابراهیم بن عمرو العثمانی مولاهم الدمشقی ابو سعید لقبه دحیم ثقة حافظ متقن (تقریب التهذیب ص ۱۹۸).

امام ابوحاتم نے کہا ثقہ ہیں امام ابوداؤد نے کہا حجت ہیں ان کے زمانہ میں دمشق میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۵۴)۔

(۲) علی بن مدینی: امام ابوحاتم نے کہا امام علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو ان کا نام لیتے ہوئے بھی نہیں سنا ہمیشہ ان کی تعظیم وتکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر کرتے تھے امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا جتنا میں نے اپنے آپ کو امام علی بن مدینیؒ کے سامنے چھوٹا پایا ہے اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۲۱).

۲۴۔ شیخ الاسلام امام حماد بن سلمہؒ

(ولادت ۸۷ھ متوفی ۱۶۷ھ)

❶ حدثنی محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمة قال سمعت ابی یقول کنا عند حماد بن سلمة فذکروا مسألة فقیل، ابوحنیفة یقول بها فقال هذا والله قول ذاک المارق، (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱).

ترجمة: امام عبدالعزیز بن ابی رزمةؒ نے کہا ہم امام حماد بن سلمہؒ کے پاس تھے۔ پس انھوں نے ایک مسئلہ ذکر کیا تو کہا گیا ابوحنیفہ یہ مسئلہ بیان کرتا ہے تو کہا (حماد بن سلمہؒ) نے اللہ کی قسم یہ (مسئلہ) اس خارجی (ابوحنیفہ) کی بات ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمة ابوعمرو المروزی ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۰۹).

(۲). عبدالعزیز بن ابی رزمة ابو محمد المروزی ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۱۴).

❷ حدثنی احمد بن ابراهیم الدورقی ثنا الهیثم بن جمیل قال سمعت حماد بن سلمة یقول عن ابی حنیفة هذالیکبنه اللّٰہ فی النار (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱).

ترجمة: امام حماد بن سلمہؒ نے ابوحنیفہ کے بارے میں کہا اللہ اس کوضرور بہ ضرور اوندھے منہ آگ میں داخل کرے گا۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن ابراهیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغداری ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۱۱)

(۲.) الهیثم بن جمیل ابو سهل البغدادی نزیل انطاکیه ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۶۷) امام ذہبیؒ نے کہا ہیثم بن جمیلؒ بلند پایہ حافظ حدیث اورانطا کیہ کے محدث تھے۔امام عجلی نے کہا ثقہ اورفن حدیث میں ماہر تھےامام احمد بن حنبلؒ نے کہا ہمارے نزدیک یہ تین اشخاص ابوکاملؒ، ابوسلمہ خزاعیؒ، اور ہیثم بن جمیلؒ حافظ حدیث ہیں۔ان سب میں ہیثم بن جمیلؒ زیادہ حدیث یادرکھنے والے ہیں۔ امام دارقطنی نے کہا ثقہ اور حافظ حدیث تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلداول،ص ۲۷۸)

❸ حدثنی ابو معمر عن اسحاق بن عیسی قال سألت حماد بن سلمة عن ابی حنیفة قال ذاک ابو جیفة ذالک ابو جیفة سد اللّٰہ عزوجل

به الارض (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱).

ترجمة: امام اسحاق بن عیسیؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہؒ سے ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حماد بن سلمہؒ) کہا وہ ابوجیفہ (مردار کا باپ) ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس کے ساتھ پُر کر دیا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو معمر: هو اسماعيل بن ابراهيم بن معمر بن الحسن الهلالى ابو معمر القطيعى ثقة مأمون (تقريب التهذيب ص ۳۱، ۳۲).

(۲). اسحاق بن عيسى بن الطباع للبغدادى ثقة (الكاشف جلد اول، ص ۶۴).

❹ حدثنى محمد بن ابى عتاب الاعين ثنا منصور بن (سلمة) الخزاعى قال سمعت حماد بن سلمة يلعن اباحنيفة قال ابوسلمة و كان شعبة يلعن اباحنيفة. (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱).

ترجمة: امام منصور بن الخزاعیؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہؒ کو سنا وہ ابوحنیفہ پر لعنت کرتے تھے ابوسلمہؒ نے کہا اور امام شعبہؒ ابوحنیفہ پر لعنت بھیجتے تھے۔

سند کی تحقیق:

(۱). محمد بن ابى عتاب الاعين ابوبكر" محدثین نے ثقہ کہا ہے۔ (الكاشف جلد ۳، ص ۶۷) امام ذہبیؒ نے کہا محمد بن ابی عتابؒ بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک پختہ کار عالم تھے امام ابن حبانؒ نے ان کی توثیق کی ہے امام احمد بن حنبلؒ کو جب ان کی وفات کی خبر ملی۔ تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں فوت ہو گئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۸، ۳۹۹)

قال امام خطيب ثقة (خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲، ص ٤٣٦)

(۲). منصور بن سلمة بن عبدالعزيز ابو سلمة الخزاعی البغدادی ثقة ثبت حافظ(تقريب تهذيب ص ۳۴۸) امام ذہبیؒ نے کہا منصور بن سلمہ نامور حافظ حدیث تھے اور محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے امام دار قطنیؒ نے کہا آپ ان بلند قدر حافظ حدیث میں سے ایک تھے جن سے محدثین رجال حدیث کے پچیدہ مسائل پوچھتے تھے اوراس بارہ میں آپ کی بات کوحرف آخر سمجھتے تھے امام احمد بن حنبل اورامام یحییٰ بن معینؒ نے رجال کافن ان سے ہی سیکھا تھا۔ امام ابن سعد نے کہا آپ ثقہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلداول، ص ۲۷۵)

❺ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) حدثنا مؤمل بن اسماعيل قال سمعت حماد بن سلمة و ذكر ابا حنيفة فقال ان ابا حنيفة استقبل الآ ثار والسنن يردها برأيه (اسناده حسن)(كتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۰).

ترجمة: امام مومل بن اسماعیلؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہ کو کہتے ہوئے سنا جبکہ وہ ابوحنیفہ کا ذکر کررہے تھے۔تو کہا بیشک ابوحنیفہ کے سامنے احادیث وآثار صحابہ پیش کیے جاتے تو وہ اس کواپنی رائے کی وجہ سے رد کر دیتا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسدالشيبانی المروزی نزيل بغداد ابو عبدالله احد لائمة ثقة حافظ فقيه حجة(تقريب التهذيب ص ١٦)

(۲). مومل بن اسماعيل ابو عبدالرحمن البصری حافظ عالم يخطی وثقة ابن معين وقال ابو حاتم صدوق شديدفی السنة (ميزان الا عتدال جلد ۴،ص ۲۲۸)

۲۵۔ امام حماد بن زیدؒ

(ولادت ۹۸ھ، متوفی ۱۷۹ھ)

❶ حدثنی ابو معمر عن اسحاق بن عیسی الطباع قال سألت حُماد بن زید عن ابی حنیفة فقال ؛انما ذالک یعرف بالخصومة فی الارجاء (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۰۳).

ترجمة: امام اسحاق بن عیسی الطباع نے کہا میں نے امام حماد بن زیدؒ سے ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا وہ صرف ارجاء میں جھگڑا کرنے میں معروف تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو معمر :هو اسماعیل بن ابراهیم بن معمر بن الحسن الهلا لی ابو معمر القطیعی ثقة مأمون(تقریب التهذیب ص ۳۱،۳۲).

(۲). اسحاق بن عیسی بن الطباع للبغدادی ثقة (الکاشف جلد اول ،ص ۶۴)

❷ حدثنی سهل بن محمد قال ناالا صمعی عن حمادبن زید قال شهدت اباحنیفة سئل عن محرّم لم یجد ازارایلبس سراویل فقال علیه الفدیة فقلت سبحان الله حدثنا عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس قال سمعتَ رسول الله ﷺ یقول فی المحرم اذالم یجدازارا لبس سراویل و اذالم یجد نعلین لبس خفین فقال د عنا من هذا حدثنا حمادعن ابراهیم قال علیه الکفارة (اسناده حسن) (کتاب تأویل مختلف الحدیث ص ۳۷).

ترجمة۔ امام حماد بن زیدؒ نے کہا ابوحنیفہ سے پوچھا گیا احرام باندھنے والا تہہ بند نہ پائے

اور شلوار پہن لے تو ابو حنیفہ نے کہا اس پر فدیہ ہے۔ حماد بن زیدؒ نے کہا سبحان اللہ ہم سے حدیث بیان کی عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا احرام باندھنے والا اگر تہہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے تو ابو حنیفہ نے کہا ہمارے سامنے اس (یعنی حدیث) کا ذکر نہ کر۔ ہم سے بیان کیا حماد نے وہ ابراہیم سے کہ ابراہیم نے کہا اس (جو احرام باندھنے والا تہہ بند نہ پائے اور شلوار پہن لے) پر کفارہ ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) سهل بن محمد ابو حاتم السجستانی المقری النحوی صدوق (الكاشف جلد اول ص ۳۲۶)

(۲) الاصمعی: هو عبدالملک قریب بن عبدالملک ابو سعید الاصمعی احد الا علام وقال ابن معین ثقة (خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۱۷۹)

۲۶۔ امام حسن بن صالحؒ

(ولادت ۱۰۱ھ، متوفی ۱۶۷ھ)

❶ حدثنی احمد بن محمد حدثنا یحییٰ بن آدم حدثنا سفیان وشریک و حسن بن صالح قالوا: ادرکنا ابا حنیفة ومایعرف بشئ من الفقه ومایعرف الا بالخصومات (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۱۰)۔

ترجمة: امام سفیانؒ، امام شریکؒ اور امام حسن بن صالح نے کہا ہم نے ابوحنیفہ کو پایا کہ وہ

فقہ میں سے کسی چیز کیساتھ مشہور نہیں تھا مگر وہ جھگڑوں کی وجہ سے مشہور تھا۔

سند کی تحقیق

(۱) احمد بن محمد بن موسی ابو العباس ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۱۶).

(۲). یحییٰ بن آدم بن سلیمان الکوفی ابو زکریا مولی بنی امیة ثقة حافظ فاضل (تقریب التهذیب ص ۳۷۳)

۲۷۔ امام حفص بن غیاثؒ

(ولادت ۱۱۷ھ متوفی ۱۹۴ھ)

❶ حدثنی ابراهیم سمعت عمر بن حفص بن غیاث یحدیث عن ابیه قال کُنت اجلس الی ابی حنیفة فاسمعه یفتی فی المسالة الواحدة بخمسة اقاویل فی الیوم الواحد فلمارأیت ذلک ترکته واقبلت علی الحدیث (اسناده صحیح)(کتاب السنة جلد اول ، ص ۲۰۵).

ترجمة: امام حفص بن غیاثؒ نے کہا میں ابوحنیفہ کی مجلس میں بیٹھتا اوران سے مسائل سنا کرتا تھا۔ایک دن اس (ابوحنیفہ) نے ایک ہی مسئلہ میں پانچ موقف اختیار کئے جب اس کی یہ کیفیت دیکھی تو میں نے ان کی مجلس میں جانا چھوڑ دیا۔اورحدیث کی طرف متوجہ ہوگیا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابراهیم سیعد الجوهری ابو اسحق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲). عمر بن حفص بن غیاث، ثقة(تقریب التهذیب ص ۲۵۲).

۲۸۔ امام حجاج بن ارطاةؒ

(متوفی ۱۴۹ھ)

❶ حدثنا محمد بن اسماعیل قال حدثنا سلیمان بن حرب قال سمعت حماد بن زید قال سمعت الحجاج بن ارطاة یقول ومن ابو حنیفة ومن یاخذ عن ابی حنیفة. (اسناده صحیح)(کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۴)

ترجمة: امام حماد بن زید نے کہا میں نے حجاج بن ارطاة کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوحنیفہ کون ہے اور کون ابو حنیفہ سے علم حاصل کرتا ہے (اور تاریخ بغداد میں یہ اضافہ ہے اور ابوحنیفہ کیا چیز ہے)۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمی ابو اسمعیل الترمذی نزیل بغداد ثقة حافظ لم یتضح کلام ابن ابی حاتم فیه .(تقریب التهذیب ص ۲۹۰)

(۲) سلیمان بن حرب الازدی البصری القاضی بمکة ثقة امام حافظ (تقریب التهذیب ص ۱۳۳).

(۳) حماد بن زید بن درهم الازدی الجهضمی ابو اسمعیل البصری ثقة ثبت فقیه .(تقریب التهذیب ص ۸۲)

۲۹۔ امام رقبة بن مصقلةؒ

(متوفی ۱۲۹ھ)

❶ حدثنی ابو معمر ثنا ابن عیینة قال کنا عند رقبة فجاء ابنه فقال من

این ؟ قال من عندابی حنیفة فقال اذا یعطیک رایا مامضغت وترجع بغیر ثقة (اسناده صحیح)(کتاب السنه جلد اول ،ص ۱۹۱، ۱۹۲)اخرجه تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۴۶وتاریخ دمشق جلداول ،ص ۵۰۶وکتاب الضعفاء الکبیر جلد۴،ص ۲۸۴).

ترجمة: امام ابن عیینہؒ نے کہا کہ رقبہ کا بیٹا امام رقبہ کے پاس آیا تو اس نے پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے تو اس نے کہا ابوحنیفہ کے پاس سے آیا ہوں تو اس نے کہا کہ تجھے طاقت ہے اس رائے کی جو تو چبا تا ہے اور تو اپنے اہل کی طرف بغیر ثقہ کے لوٹے گا۔

سند کی تحقیق۔

(۱). ابو معمر :هواسماعیل بن ابراهیم بن معمر بن الحسن الهلالی ابو معمر القطیعی ثقة مامون (تقریب التهذیب ص ۳۱، ۳۲)

(۲). ابن عیینه:هوسفیان بن عیینه ابی عمران میمون الهلالی ابو محمد الکوفی ثقة حافظ فقیه امام حجة (تقریب التهذیب ص۱۲۸)

۳۰۔ امام دار قطنیؒ

(ولادت ۳۰۶ھ متوفی ۳۸۵ھ)

امام دار قطنی نے کہا ابوحنیفہ ضعیف ہے۔(سنن دار قطنی جلداول،ص ۴۳۵)۔

۳۱۔ شیخ الاسلام امام سفیان بن سعید ثوریؒ

(ولادت ۹۷ھ،متوفی ۱۶۱ھ)

❶ حدثنا نعیم بن حماد قال حدثنا الفزاری قال کنت عند سفیان فنعی النعمان فقال الحمد الله کان ینقض الاسلام عروة عروة ماولد فی الاسلام اشأم منه .(اسناده حسن) (تاریخ الصغیر للبخاری ص ۱۷۱).

ترجمة : امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا میں امام سفیان ثوریؒ کے پاس تھا تو ان کے ہاں ابوحنیفہ کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے کہا الحمد اللہ اچھا ہوا مر گیا ابوحنیفہ تو اسلام کی تمام کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑ رہا تھا اسلام میں اس سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). نعیم بن حماد الخزاعی ابو عبداللہ. امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام عجلی نے کہا نعیم بن حماد ثقہ تھا۔ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد ۳، ص ۹۷)

(۲). الفزاری :ھو ابراھیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذیفه الفزاری الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانیف (تقریب التهذیب ص ۲۲) وانظر ایضاً ص ۳۳

❷ حدثنی محمد بن عمرو بن عباس الباهلی ثنا الاصمعی قال قال سفیان الثوری ماولد مولود بالکوفة اوفی هذه الامة اضر علیهم من ابی حنیفة . (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلداول، ص ۱۹۵) اخرجه امام یعقوب بن سفیان فی کتاب المعرفة والتاریخ جلد ۲، ص ۷۸۳ و خطیب فی تاریخ بغداد، جلد ۱۳، ص ۴۱۹) اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد حدثنا حنبل بن اسحاق واخبر نا ابو نعیم الحافظ حدثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف حدثنا بشر بن موسی قال حدثنا الحمیدی قال سمعت سفیان به.

ترجمة: امام سفیان ثوریؒ نے کہا اس امت میں ابوحنیفہ سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کوفہ میں کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند (۱) محمد بن عمر و بن عباس الباهلی البصری ثقة (تاریخ بغداد

جلد ۳ ،ص ۱۲۷)

(۲)الاصمعی :ھوعبدالملک بن قریب بن عبدالملک ابو سعید الاصمعی احدالاعلام وقال ابن معین ثقة (خلاصہ تذھیب التھذیب الکمال جلد ۲ ،ص ۱۷۹)

دوسری سند(۱) ابن رزق:ثقہ صدوق (تاریخ بغداد جلد اول ،ص ۳۵۱)

(۲). عثمان بن احمدالدقاق :ثقة (مستدرک حاکم جلد اول ،ص ۱۸۸)

(۳). حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی: امام ذہبی نے کہاامام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھےاور امام احمد بن حنبل کے چچازاد بھائی اور شاگرد رشید تھے امام خطیب نے کہاثقہ اور ثبت تھے۔(تذکرة الحفاظ جلد اول،ص ۴۲۷)

تیسری سند(۱). ابونعیم الحافظ : ھو احمد بن عبداللّٰہ بن احمد بن اسحاق: امام ذہبی نے کہا محدث العصر تھے اور بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام حمزہ بن عباس علوی نے کہا محدثین کہا کرتے تھے کہ حافظ ابونعیم کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا مشرق اور مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی (تذکرة الحفاظ جلد ۲، ص ۷۳۲،۷۳۳)

(۲). محمد بن احمد بن الحسن الصواف: ثقة مامون (تاریخ بغداد جلد اول، ص ۲۸۹)

(۳). بشر بن موسیٰ اسدی بغدادی: امام ذہبی نے کہا آپ پختہ کار محدث تھے امام ابوخلال نے کہا امام احمد بن حنبل ان کی بہت عزت کرتے تھے امام دارقطنی نے کہا ثقہ اور عقل مند تھے(تذکرة الحفاظ جلد اول ،ص ۴۳۳)

(۴). الحمیدی:ھوعبداللّٰہ بن زبیر بن عیسیٰ القرشی الحمیدی المکی ابوبکر ثقة حافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینه .(تقریب التھذیب

ص ۱۷۳)وانظر ایضاً ص ۵۳

❸ حدثنی محمد بن هارون حدثنا ابو صالح قال سمعت الفزاری یقول کان الاوزاعی وسفیان یقولان ماولد فی الاسلام علی هذه الامة اشام من ابی حنیفة (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۱۸۸).

ترجمة: امام اوزاعیؒ اورامام سفیان ثوریؒ نے کہا کہ اسلام میں اس امت کے لیے ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدانہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن هارون بن ابراهیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزاز ابو نشیط :ثقة(خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۴۶۴)

(۲). ابو صالح :هومحبوب بن موسی لانطاکی ابو صالح الفراء ثقة (الکاشف جلد ۳، ص۱۰۸)

(۳). الفزاری :هوابراهیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذیفه الفزاری الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانیف (تقریب التهذیب ص ۲۲)وانظر ایضاً ص ۳۳

❹ حدثنی ابو الفضل ناسفیان بن وکیع عن ابیه قال سفیان ثوری ینبغی ان ینفی من الکوفة او یخرج منها(اسناده حسن) (کتاب السنة جلد ،اول ص ۲۲۲).

ترجمة: امام سفیان ثوریؒ نے کہا ابوحنیفہ تو اس لائق ہے کہ اس کوکوفہ سے نکال دیا جائے یا ابوحنیفہ خودکوفہ چھوڑ جائے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هو هاشم بن لیث الجوهری نزیل بغداد

وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغداد جلد ۸، ص ۲۴۵).

(۲). سفيان بن وكيع بن الجراح ابو محمد الكوفى صدوق (تقريب التهذيب ص ۱۲۹).

(۳). وكيع بن الجراح بن مليح ابو سفيان الكوفى ثقة حافظ عابد (تقريب التهذيب ص ۳۶۹).

⑤ حدثنى احمد بن محمد بن يحيىٰ بن سعيد القطان ثنا ابو نعيم قال كنا مع سفيان جلوسافى المسجد الحرام فاقبل ابو حنيفة يريده فلمار آه سفيان قال قوموا بنالايعدناهذا بجر به فقمنا وقام سفيان وكنا مرة اخرى جلوساً مع سفيان فى المسجد الحرام فجاء ابو حنيفة فجلس فلم نشعر به فلمار آه سفيان استدار فجعل ظهره اليه . (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۱۹۹).

ترجمة: امام ابو نعیمؒ نے کہا ہم امام سفیان ثوریؒ کیساتھ مسجد احرام میں بیٹھے ہوئے تھے پس ابوحنیفہ آیا وہ اس (سفیانؒ) کی طرف آنا چاہتا تھا جب امام سفیانؒ نے اس کو دیکھا امام سفیان ثوریؒ نے کہا کھڑے ہو جاؤ یہ شخص اپنی خارش سے ہمیں بھی خارش زدہ کردے گا پس ہم کھڑے ہو گئے اور امام سفیان ثوریؒ بھی کھڑے ہو گے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے امام سفیان ثوریؒ کیساتھ مسجد الحرام میں پس ان کے پاس ابوحنیفہ آیا اور بیٹھ گیا تو ہمیں اس کا پتہ نہیں چلا۔ تو جب امام سفیانؒ نے اس کو دیکھا تو اس سے منہ پھیر لیا۔ اور اپنی پشت اس کی طرف کر دی۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن يحيىٰ بن سعيد القطان ابو سعيد البصرى

صدوق (تقريب التهذيب ص ١٦).

(٢). ابو نعيم: هو فضل بن دكين الكوفی بن عمرو بن حماد بن زهير التيمی ثقة ثبت (تقريب التهذيب ص ٢٧٥).

۳۲۔ محدث حرم امام سفیان بن عیینہ رح

(ولادت ۱۰۷ھ متوفی ۱۹۸ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل الخراسانی نامحمد بن ابی عمر قال سمعت سفيان بن عيينة يقول . ماولد فی الاسلام مولود اضر علی الاسلام من ابی حنيفة .(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ٢١٧).

ترجمة: امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ سے زیادہ نقصان پہنچانے والا اسلام میں کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(١). ابو الفضل الخراسانی :هو هاشم بن ليث الجوهری نزيل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغداد جلد ٨، ص ٢٤٥).

(٢). محمد بن ابی عمر :هو محمد بن يحيیٰ بن ابی عمر العدنی نزيل مكه امام ذہبی نے کہا محمد بن یحییٰ اپنے زمانہ کے شیخ الحرم تھے عبادت گذار اور صالح بزرگ تھے ان سے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ روایت کرتے ہیں امام ابوحاتم نے کہا صدوق اور صالح تھے اور ان میں کچھ غفلت ہے۔ (تذكرة الحفاظ جلد اول، ص ٣٦٦) امام ابن حبان نے کہا ثقہ تھا۔ (خلاصه تذهيب الكمال جلد ٢، ص ٤٦٨)

❷ حدثني محمد بن على حد ثنا ابراهيم بن بشار قال سمعت سفيان بن عيينة يقول كان ابو حنيفة يضرب بحديث رسول الله ﷺ الامثال فيردها، بلغه انى احد ث بحديث عن رسول الله ﷺ انه قال "البيعان بالخيار مالم يتفرقا، فقال ابو حنيفة، ارأيتم ان كانافى سفينة كيف يتفرقان؟فقال سفيان فهل سمعتم باشر من هذا؟ (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ٢١٦).

ترجمة: امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا ابوحنیفہ احادیث رسول اللہ ﷺ کو مثالیں بیان کر کے رد کردیتا تھا انہیں پتہ لگا کہ میں حدیث رسول اللہ ﷺ البیعان بالخیار مالم یتفرقا بیان کرتا ہوں تو ابوحنیفہ نے کہا کہ دونوں لین دین کرنے والے اگر کشتی میں سوار ہوں تو کیسے جدا ہوں گے امام سفیانؒ نے کہا اس سے بری بات بھی تم نے سنی ہے۔

سند کی تحقیق

(١). محمد بن على بن حسن بن شفيق بن دينار المروزى ثقة صاحب حديث (تقريب التهذيب ص ١١).

(٢). ابراهيم بن بشار الرمادى ابواسحاق البصرى حافظ له اوهام (تقريب التهذيب ص ١٩).

❸ اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد الدقاق حدثنا حنبل بن اسحاق حدثنا الحميدى قال سمعت سفيان قال كنت فى جنازة ام خصيب بالكوفة ،فسأل رجل ابا حنيفة عن مسألة من الصرف فافتاه فقلت يا ابا حنيفة ان اصحاب محمد ﷺ قد اختلفوا فى هذه فغضب وقال للذى استفتاه اذهب فاعمل بهافما كان فيها من اثم فهو علىّ .(اسناده صحيح) خطيب فى تاريخ بغداد جلد ١٣ ،ص ٤٠٦).

ترجمة: امام سفیان نے عیینہؒ نے کہا کہ کوفہ میں ام خصیب کے جنازہ میں شریک ہوا تو ایک شخص نے ابوحنیفہ سے سونے چاندی کے مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے فتویٰ دیا میں نے کہا کہ ابوحنیفہ اصحاب محمد ﷺ اس میں اختلاف کرتے ہیں تو ابوحنیفہ کو غصہ آیا۔ اور سائل سے کہا کہ جس طرح تجھے میں نے بتایا ہے اس طرح عمل کرنا اگر اس میں گناہ ہے تو مجھ پر ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابن رزق :ثقة صدوق (تاریخ بغداد جلد اول،ص ۳۵۱)

(۲). عثمان بن احمد الدقاق: ثقة(مستدرک حاکم جلد اول ،ص ۱۸۸)

(۳). حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی امام ذہبی نے کہا امام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھے اور امام احمد بن حنبل کے چچازاد بھائی اور شاگرد رشید تھے امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،۶۲۷)

(۴) الحمیدی:ھو عبداللّٰہ بن زبیر بن عیسیٰ القرشی الحمیدی المکی ابوبکر ثقة حافظ فقیہ اجل اصحاب ابن عیینہ .(تقریب التھذیب ص ۱۷۳)وانظر ایضاً ص ۵۳

❹ اخبرنا ابو نعیم الحافظ حدثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف حدثنا بشر بن موسیٰ حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال لم یزل امر بنی اسرائیل معتدلا حتیٰ ظھر فیھم المولدون ابناء سبایا الامم فقالوا فیھم بالرأی فضلو واضلوا قال سفیان ولم یزل امر الناس معتدلا حتی غیر ذلک ابوحنیفة بالکومة و(عثمان) البتی بالبصرۃ وربیعة (بن ابی عبدالرحمن) بالمدینة ،فنظرنا فوجدناھم

من ابناء سبايا الامم . (اسناده صحيح)(خطيب بغدادی فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۱۳، ۴۱۴)اخرجه امام ابوزرعة الدمشقی فی تاریخ دمشق جلد اول ص ۵۰۸. عن محمدبن ابو عمر عن ابن عیینة به مختصرا

ترجمة: امام عروہ بن زبیرؒ نے کہا بنی اسرائیل کا حال صحیح رہا حتیٰ کہ باندھیوں سے لڑکے پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی رائے سے باتیں کیں خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا اس امت کا حال بھی اسی طرح صحیح رہا حتیٰ کہ ابوحنیفہ نے کوفہ میں عثمان البتیؒ نے بصرہ میں، اور ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے مدینہ میں بگاڑ پیدا کیا، تو ہم نے ان کو دیکھا کہ یہ بھی باندھیوں کے لڑکے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو نعیم الحافظ :هو احمد بن عبدالله بن احمد اسحاق امام ذہبی نے کہا محدث العصر تھے اور بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام حمزہ بن عباس علوی نے کہا محدثین کہا کرتے تھے۔ کہ حافظ ابونعیم کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا مشرق اور مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی۔(تذکرة الحفاظ جلد ۲، ص ۷۳۲، ۷۳۳)

(۲). محمد بن احمدبن الحسن الصواف :ثقة مامون (تاریخ بغداد جلد اول،ص ۲۸۹)

(۳). بشر بن موسی اسدی بغدادی. امام ذہبی نے کہا آپ پختہ کار محدث تھے امام ابوخلال نے کہا امام احمد بن حنبل ان کی بہت عزت کرتے تھے امام دارقطنی نے کہا ثقہ اور عقل مند تھے۔(تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۴۳۳)

(۴). الحمیدی:هو عبدالله بن زبیر بن عیسیٰ القرشی الحمیدی المکی ابوبکر ثقة حافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینه .(تقریب التهذیب

ص ۱۷۳)وانظر ایضاً ص ۵۳

5 اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد الدقاق حدثنا حنبل بن اسحاق حدثنا الحمیدی قال سمعت سفیان یقول : کان ھذا الا مر مستقیما حتی نشا ابو حنیفة بالکوفة و ربیعة بالمدینة و البتی بالبصرة .قال ثم نظر الی سفیان فقال: فاما بلد کم فکان علی قول عطاء ثم قال سفیان : نظر نا فی ذلک فظننا انه کما قال ھشام بن عروه عن ابیه ان امر بنی اسرائیل لم یزل مستقیما معتبد لا حتی ظھر فیھم المولدون ابناء سبایا الامم فقالو فھم با لرای فضلو ا و اضلو ا قال سفیان فنظر نا فوجدنا ربیعة ابن سبی، و البتی ابن سبی، و ابو حنیفة ابن سبی ،فنری ان ھذا من ذالک. (اسناده صحیح) (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۱۴)

ترجمة: امام حمیدیؒ نے کہا کہ میں نے امام سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ دین اسلام سیدھا اور صحیح چلتا رہا یہاں تک کہ ابو حنیفہ کوفہ میں، ربیعہ مدینہ میں، اور البتی بصرہ میں پیدا ہوئے پھر سفیان نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ تمہارا شہر بھی عطا کے قو[illegible] ہے اس کے بعد امام سفیان بن عیینہ نے کہا کہ ہم نے دیکھا تو اسی طرح پایا کہ جس طرح ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ بنی اسرائیل کا حال صحیح دیا۔ یہاں تک کہ ان کے اندر باندھیوں کے لڑکے پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی رائے سے باتیں کیں خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا امام سفیان نے کہا ہمارا بھی یہی حال رہا ربیعہ بھی لونڈی کا بچہ بتی بھی لونڈی کا بچہ ابو حنیفہ بھی لونڈی کا بچہ۔ لہذا ہم اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۱۴)

سند کی تحقیق: وانظر ایضا ص ۹۳

۳۳۔ امام سعید بن ابی عروبہؒ

(متوفی ۱۵۶ھ)

❶ حدثنی علی بن عثمان بن نفیل حدثنا ابو مسهر حدثنا یحییٰ بن حمزة وسیعد یسمع ان اباحنیفة قال لوان رجلا عبد هذه النعل یتقرب بها الی الله لم اربذلک بأسا .فقال سعید هذا کفر صریح. (اسناده صحیح) (کتاب المعرفة و التاریخ جلد ۲ ،ص ۴۹۴)اخرجه خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۳۷.

ترجمة امام یحییٰ بن حمزہؒ سے اورامام سعید بن ابی عروبہ سُن رہا تھا کہ ابوحنیفہ نے کہا کہ اگرایک آدمی اللہ کے تقرب کے لیے جوتے کی عبادت کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔امام سعیدؒ نے کہا کہ یہ کفرصریح ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) علی بن عثمان بن محمد بن سعید النفیلی ابو محمد الحرانی :ثقة(خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲،ص ۲۵۳).

(۲) ابو مسهر :هو عبدالاعلی بن مسهر الغسانی ابو مسهر دمشقی ثقة فاضل(تقریب التهذیب ص۱۹۵).

(۳) یحیی بن حمزة الحضرمی قاضی دمشق ابو عبدالرحمن ثقة امام (الکاشف جلد ۳،ص ۲۲۳).

❷ حدثنی ابو الفضل نامسلم بن ابراهیم ناعبدالوارث بن سعید قال ناسعید قال جلست الی ابی حنیفة بمکة فذکر شیافقال له رجل ،روی عمر بن الخطاب رضی الله عنه کذاوکذا قال ابو حنیفة ذالک قول

اليشطان وقال له آخر، اليس يروى عن رسول الله ﷺ "افطر الحاجم والحجوم"؟ فقال :هذا سجع فغضبت وقلت ان هذا مجلس لااعود اليه ومضيت و تركة (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ٢٢٦، ٢٢٧).

ترجمة: امام سعیدؒ نے کہا میں ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے کوئی بات کی تو ایک آدمی نے ابوحنیفہ سے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا گیا ہے تو ابوحنیفہ نے کہا یہ شیطان کا قول ہے اور اس (ابوحنیفہ) سے ایک دوسرے آدمی نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں ہے۔ ''کہ سینگی لگانے والا اور جس کو سینگی لگائی گئی ہے دونوں کا روزہ ختم ہے'' تو (ابوحنیفہ) نے کہا یہ تو تک بندی ہے تو میں (سعیدؒ) غضبناک ہوا اور میں نے کہا بے شک میں اس مجلس کی طرف دوبارہ نہیں آؤں گا اور میں چلا گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

سند کی تحقیق

(١) ابو الفضل الخراسانی :هو هاشم بن ليث الجوهری نزيل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغداد جلد ٨، ص ٢٤٥)

(٢) مسلم بن ابراهيم الازدی الفراهيدی ابو عمرو البصری ثقة مأمون (تقريب التهذيب ص ٣٣٥). امام یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم نے کہا ثقہ و مامون تھا (خلاصه تذهيب تهذيب الكمال جلد ٣، ص ٢٣) امام عجلی نے کہا ثقہ تھا (تاریخ الثقات ص ٤٢٧).

(٣) عبدالوارث بن سعيد بن ذكوان العنبری مولا هم ابو عبدة العنبری البصری ثقة ثبت (تقريب التهذيب ص ٢٢٢).

۳۴۔ امام سلمہ بن عمرو القاضیؒ

❶ فاخبرنی محمد بن الوليد قال سمعت ابا مسهر يقول قال سلمة بن عمرو القاضی علی المنبر لارحم الله ابا حنيفة فانه اول من زعم ان القرآن مخلوق . (اسناده صحيح) (تاريخ دمشق جلداول ص ۵۰۶)اخرجه الخطيب فی تاريخ البغداد جلد ۱۳ ،ص ۳۸۵.

ترجمة: امام سلمہؒ بن عمرو قاضی نے ممبر پر کہا کہ ابوحنیفہ پر اللہ رحم نہ کرے کہ مخلوق قرآن کا پہلا قائل وہی ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن الوليد بن هبيرة الدمشقی القلانسی ثقة (الكاشف جلد ۳، ص ۹۳).

(۲) ابو مسهر: هو عبدالاعلی بن مسهر الغسانی ابو مسهر دمشقی ثقة فاضل (تقريب التهذيب ص ۱۹۵).

۳۵۔ امام سلیمان بن حربؒ

(متوفی ۲۲۴ھ)

❶ حدثنا سليمان حرب حدثنا حماد بن زيد قال قال ابن عون نبئت ان فيكم صدا دين يصدون عن سبيل الله قال سليمان بن حرب وابو حنيفة واصحابه ممن يصدون عن سبيل الله (اسناده صحيح (كتاب المعرفة والتاريخ جلد ۲ ،ص ۷۸۶)اخرجه الخطيب جلد ۱۳ ،ص ۴۲۰)

ترجمة: امام حماد بن زیدؒ کہتے ہیں کہ امام ابن عونؒ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ بے شک تم میں اللہ کے راستہ سے روکنے والے لوگ ہیں امام سلیمان بن حربؒ نے کہا کہ

ابوحنیفہ اوراس کے اصحاب اللہ کے راستہ سے روکتے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱). سلیمان بن حرب الازدی البصری القاضی بمکۃ ثقۃ امام حافظ (تقریب التھذیب ص ۱۳۳)

(۲). حماد بن زیدبن درھم الازدی جھضمی ابو اسمعیل البصری ثقۃ ثبت فقیہ(تقریب التھذیب ص ۸۲)

۳۶۔ امام شریک بن عبداللہؒ

(ولادت ۹۵ھ متوفی ۱۷۷ھ)

❶ حدثنی منصور بن ابی مزاحم قال سمعت شریکا یقول ان یکون فی کل ربع من ارباع الکوفۃ خمار یبیع الخمر خیر من ان یکون فیہ من یقول بقول ابی حنیفۃ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ،ص ۲۰۳). اخرجہ ابن عدی فی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷،ص ۲۴۷۴ و ابن حبان فی کتاب المجروحین جلد ۳ ،ص ۷۳.)

ترجمۃ :امام منصور بن ابی مزاحمؒ نے کہا میں نے امام شریکؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوفہ کے ہر محلّہ میں اگر شراب کا کوئی ڈپو ہو جو شراب بیچتا رہے وہ بہتر ہے اس بات سے کہ ابو حنیفہ کے قول سے وہ فتویٰ دے۔

سند کی تحقیق

(۱) منصور بن ابی مزاحم بشیر الترکی ابو نصر بغدادی الکاتب ثقۃ(تقریب التھذیب ص ۳۴۸).

❷ حدثنی ابو الفضل الخراسانی ثنا ابو نعیم قال کان شریک سیی

الرأى جدا في ابى حنيفة و اصحابه ويقول مذهبهم ردالاثر عن رسول الله ﷺ (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۰۴).

ترجمة: امام ابونعیمؒ نے کہا امام شریک ابوحنیفہ اوران کے اصحاب کے بارے میں سخت بری رائے رکھتے تھے۔اور کہتے تھے ابوحنیفہ اوراس کے اصحاب کا مذہب رسول اللہ ﷺ کی حدیث کورد کرنا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن ليث الجوهرى نزيل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغدادجلد ۸،ص ۲۴۵)

(۲). ابو نعيم:هوفضل بن دكين الكوفى بن عمرو بن حماد بن زهير التيمى ثقة ثبت (تقريب التهذيب ص ۲۷۵).

❸ حدثنى محمد بن عمرو الباهلى حدثنا الا صمعى عن شريك قال اصحاب ابى حنيفة اشدعلى المسلمين من عدتهم من لصوص تاجر قمى (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۰۳).

ترجمة:امام شریکؒ نے کہا اصحاب ابی حنیفہ مسلمانوں کیلئے قمی چوروں سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔

سند کی تحقیق

(۱)محمدبن عمروبن عباس الباهلى البصرى ثقة (تاريخ بغداد جلد ۳ ،ص ۱۲۷)

(۲)الا صمعى :هوعبدالملک بن قريب بن عبدالملک ابو سعيد الاصمعى احدالاعلام وقال ابن معين ثقة (خلاصه تذهيب التهذيب الكمال جلد ۲ ،ص ۱۷۹)

❹ حدثنا محمد بن اسماعيل قال حدثنا الحسن بن على حدثنا يحيى قال سمعت شريكا يقول انما كان ابو حنيفة صاحب خصومات لم يكن يعرف الا بالخصومات (اسناده صحيح) (كتاب الضعفاء الكبير جلد ۴،ص. ۲۸۲)

ترجمة:۔امام شریکؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن اسماعيل بن يوسف السلمه ابو اسماعيل الترمذى نزيل بغداد ثقة حافظ لم يتضح كلام ابن ابى حاتم فيه (تقريب التهذيب ص ۲۹۰).

(۲) حسن بن على بن عفان العامرى ابو محمد الكوفى صدوق (تقريب التهذيب ص ۷۰).

۳۷۔ شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاجؒ

(ولادت ۸۲ھ متوفی ۱۶۰ھ)

❶ ۔ حدثنى محمد بن ابى عتاب الاعين ثنا منصور بن (سلمة) الخزاعى قال سمعت حماد بن سلمة يلعن ابا حنفية . قال ابو سلمة و كان شعبة يلعن ابا حنيفة (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول ص ۲۱۱). واخرجه امام العقيلى فى كتاب الضعفاء الكبير جلد ۴ ص ۲۸۱.

ترجمة۔امام مضور بن سلمہ الخزاعی نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہ کو سنا۔ وہ ابوحنیفہ پر

لعنت کرتے تھے۔ابوسلمہؒ نے کہااورامام شعبہ ابوحنیفہ پرلعنت بھیجتے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن ابی عتاب الاعین ۔امام ذہبی نے کہا محمد بن ابی عتاب بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک تجربہ کار عالم تھے۔امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔امام احمد بن حنبل نے جب ان کو وفات کی خبر سنی تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں ۔فوت ہوگئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۸، ۳۹۹)

(۲) منصور بن سلمة بن عبدالعزیز ابو سلمة البغدادی ثقة ثبت حافظ (تقریب التہذیب ص ۳۴۸) امام ذہبیؒ نے کہا منصور بن سلمہؒ نامور حافظ حدیث تھے۔اور محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے۔امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔امام دارقطنی نے کہا آپ ان بلند قدر حافظ حدیث میں سے ایک تھے جن سے محدثین رجال حدیث کے پچیدہ مسائل پوچھتے تھے اور اس بارہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے۔امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین نے رجال کا فن ان سے ہی سیکھا تھا۔امام ابن سعد نے کہا آپ ثقہ تھے (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۲۷۵).

۳۸۔ جبل علم حبر امت امام شافعیؒ

(ولادت ۱۵۰ھ متوفی ۲۰۴ھ)

❶ حدثنا ربیع بن سلیمان المرادی قال سمعت الشافعی یقول ابوحنیفة یضع اول المسألة خطأثم یقیس الکتاب کله علیها. (اسناده صحیح)(آداب و مناقب الشافعی ص ۱۷۱)اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ . ص ۴۳۷.

ترجمة:۔امام شافعیؒ نے کہا ابوحنیفہ پہلے ایک غلط مسئلہ گھڑتا تھا پھر ساری کتاب کو اس پر قیاس کرتا تھا۔(تو ساری کتاب غلط ہو جاتی)۔

سند کی تحقیق

(ا) ربیع بن سلیمان بن داؤد الجیزی المرادی ابو محمد البصری الاعرج ثقة.(تقریب التهذیب ص ۱۰۱).قال امام ذهبی ربیع بن سلیمان المرادی الفقیه حافظ (الکاشف جلد اول، ص ۲۳۶).

❷ حدثنا محمد بن عبدالله بن عبدالحکم قال سمعت الشافعی یقول قال لی محمد بن الحسن ایها اعلم صاحبنا او صاحبکم (یعنی امام مالک و ابوحنیفة) قلت علی الانصاف قال نعم قلت فانشدک الله من اعلم بالقرآن صاحبنا او صاحبکم ؟قال صاحبکم (یعنی امام مالک) قلت فمن اعلم بالسنة صاحبنا او صاحبکم ؟قال اللّٰهم صاحبکم قلت فانشدک اللّٰه من اعلم باقاویل اصحاب رسول الله ﷺ والمتقدمین صاحبنا او صاحبکم ؟ قال صاحبکم (قال الشافعی) قلت فلم یبق الا القیاس والقیاس لایکون الاعلی هذ ه الاشیاء فمن لم یعرف الا صول علی ای شی یقیس؟ (اسناده صحیح)(کتاب الجرح والتعدیل جلد اول ،ص ۱۲ ،۴،آداب ومناقب الشافعی ص ۱۵۹، ۱۶۰).

ترجمة:امام شافعیؒ کی محمد(شاگرد خاص ابوحنیفہ)سے ایک موقع پر آپس میں گفتگو ہوئی۔ محمد ،امام شافعیؒ سے تمہارے صاحب (امام مالکؒ) بڑے عالم ہیں یا ہمارے صاحب (ابوحنیفہ)امام شافعیؒ نے کہا بات انصاف سے ہو محمد نے کہا ہاں بالکل انصاف سے امام شافعیؒ میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں امام مالکؒ قرآن کے بڑے عالم تھے۔

یاابوحنیفہ، محمد نے کہا امام مالکؒ قرآن کے بڑے عالم تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا امام مالکؒ سنت کے بڑے عالم تھے۔ یاابوحنیفہ، محمد نے کہا امام مالکؒ سنت کے بڑے عالم تھے امام شافعیؒ میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں اقوال صحابہؓ عنہم کے بڑے عالم امام مالکؒ تھے۔ یاابوحنیفہ، محمد نے کہا امام مالکؒ تھے امام شافعیؒ نے کہا اب صرف قیاس باقی ہے اور صحیح قیاس بھی تو ان ہی اصولوں پر ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن عبدالله بن عبدالحکم ابو عبدالله المصری: امام ذہبی نے کہا محمد بن عبداللہ ممتاز حافظ حدیث اور اپنے زمانہ کے فقیہ تھے امام نسائی نے کہا ثقہ ہیں امام ابن خزیمہ نے کہا میں نے فقہا میں صحابہ اور تابعین کے اقوال کو ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا امام ابن ابی حاتم نے کہا ثقہ اور صدوق ہیں اور امام مالک کے تلامذہ میں سے مصر کے ایک فقیہ ہیں (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۵). وقال امام ابن حجر عسقلانی الفقیه ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۰۵)

❸ ثنا محمد بن عبدالله بن عبدالحکم قال قال لی محمد بن ادریس الشافعی نظرت فی کتب لا صحاب ابی حنیفة ،فاذا فیها مائة وثلا ثون ورقة، فعددت منها ثمانین ورقة خلاف الکتاب و السنة قال ابو محمد لان الاصل کان خطاء فصارت الفروع ماضیة علی الخطاء .(اسناده صحیح)(آداب ومناقب الشافعی ص ۱۷۱، ۱۷۲)اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۳۶، ۴۳۷)

ترجمة: امام شافعیؒ نے کہا کہ میں نے اصحاب ابوحنیفہ کی کتابوں میں ایک کتاب دیکھی جس کے ۱۳۰، اوراق تھے تو ان میں سے میں نے ۸۰، اوراق ایسے شمار کیے جو کہ کتاب وسنت کے خلاف تھے امام ابومحمدؒ (ابن ابی حاتم) نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ بنیاد ہی غلط تھی تو

جو مسائل ان سے نکالے گئے تو وہ بھی غلط ہی رہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم: تقدم فی رقم ص ۱۰۴

۳۹۔ امام علی بن عاصمؒ

(ولادت ۱۰۵ھ متوفی ۲۰۱ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل نایحییٰ بن ایوب ناعلی بن عاصم قال حدثت ابا حنیفة بحدیث فی النکاح اوفی الطلاق ،قال ھذا قضاء الشیطان . (اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۲۶).

ترجمة: امام علی بن عاصمؒ نے کہا میں نے ابوحنیفہ سے نکاح یا طلاق کے بارے میں حدیث بیان کی تو ابوحنیفہ نے کہا یہ شیطان کا فیصلہ ہے۔ (معاذ اللہ)

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

(۲). یحییٰ بن ایوب : المقابری البغدادی العابد ثقة (تقریب التھذیب ص ۳۷۳).

۴۰۔ شیخ الاسلام امام علی بن مدینیؒ

(ولادت ۱۶۱ھ متوفی ۲۳۴ھ)

❶ امام علی بن مدینیؒ سے انہوں نے امام سفیان بن عیینہؒ سے کہ امام ابن عیینہؒ نے ابوحنیفہ کے سامنے یہ حدیث البیعان بالخیار مالم یتفرقا بیان کی تو ابوحنیفہ نے کہا اگر خرید و فروخت کرنے والے کشتی میں بیٹھے ہوں تو وہ جدا کیسے ہوں گے تو امام علی بن مدینیؒ

نے کہا"ان اللّٰہ سائلہ عما قال "ترجمہ: بے شک ابوحنیفہ نے جو کہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس سے پوچھ لے گا (السنن الکبری جلد ۵، ص ۲۷۲)اس روایت کی سند صحیح ہے خود محمد بن زاہد بن حسن کوثری نے اس روایت کی سند پر کوئی جرح نہیں کی دیکھے (تانیب الخطیب ص ۲۱۸)اور ویسے بھی امام ابن عیینہ سے یہ واقعہ صحیح سند سے مذکور ہے۔ اسی لیے محمود الحسن دیو بندی حنفی کو کہنا پڑا۔ کہ "خیار مجلس" کا مسئلہ اہم مسائل میں سے ہے اور ابوحنیفہ نے اس میں جمہور اور اکثر مقتدمین ومتاخرین کی مخالفت کی ہے۔(اسباب اختلاف الفقھاص ۸۷وتقریر ترمذی ص ۳۹).

۴۱۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ

(ولادت ۱۱۸ھ متوفی ۱۸۱ھ)

❶ حدثنی محمد بن ابی عتاب الا عین ناابراھیم بن شماس قال صحبت ابن مبارک فی السفینة فقال ،اضربوا علی حدیث ابی حنیفة قال قبل ان یموت ابن مبارک ببضعة عشر یوما (اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۴).

ترجمة: امام ابراہیم بن شماسؒ نے کہا میں امام عبداللہ بن مبارکؒ کیساتھ ایک کشتی میں تھا انھوں (ابن مبارکؒ) نے کہا ابوحنیفہ کی حدیث کو چھوڑ دو۔ امام ابراہیم بن شماسؒ نے کہا یہ بات امام عبداللہ بن مبارکؒ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے کی۔

سند کی تحقیق

(ا). محمد بن ابی عتاب الاعین ۔امام ذہبی نے کہا محمد بن ابی عتاب بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک تجربہ کار عالم تھے۔ امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے جب ان کو وفات کی خبر سنی تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں۔ فوت ہو گئے اور

حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۸، ۳۹۹).

(۲) ابراهیم بن شماس الغازی ابواسحق السمرقندی نزیل بغداد ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۰)

❷ حدثنی عبدالله بن احمد بن شبویة قال سمعت عبدان یقول سمعت سفیان بن عبدالملک یقول سمعت عبدالله بن مبارک یقول فی مسألة ابی حنیفة قطع الطریق احیاناً احسن من هذا (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۴).

ترجمة :امام عبداللہ بن مبارکؒ ابوحنیفہ کے ایک مسئلہ کے بارہ میں کہہ رہے تھے۔ بسا اوقات ڈاکہ ڈال لینا اس سے بہتر ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). عبدالله بن احمد بن شبویه: امام ابن حبان نے کہا عبداللہ بن احمد مستقیم الحدیث تھا۔ (کتاب الثقات جلد ۸، ص ۳۶۶، تاریخ بغداد جلد ۹، ص ۳۷۱)۔

(۲) عبدان: هو عبدالله بن عثمان بن جبلة ابوعبدالرحمن المروزی الملقلب عبدان ثقة حافظ۔ (تقریب التهذیب ص ۱۸۱).

(۳). سفیان بن عبدالملک :المروزی من کبار اصحاب ابن مبارک ثقة (تقریب التهذیب ص ۱۲۸).

❸ سمعت اسحاق بن ابراهیم یقول قال ابن المبارک کان ابو حنیفة یتیم فی الحدیث (اسناده صحیح) (مختصر قیام الیل ص ۲۱۲ باب ذکر الوتر بثلاث عن الصحابة و التابعین).

ترجمة :۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا ابوحنیفہ حدیث میں یتیم تھا۔

سند کی تحقیق

(۱) اسحاق بن ابراهيم بن مخلد الحنظلي ابو محمد بن راهويه المروزی ثقة حافظ مجتهد (تقريب التهذيب ص ۲۷). امام محمد بن اسلم طوسیؒ نے کہا اسحاق سب لوگوں سے بڑے عالم تھے۔اگر سفیان ثوری،حماد بن زید،اور حماد بن سلمہ زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔امام احمد بن حنبل نے کہا مجھے عراق میں اسحاق کا نظیر معلوم نہیں ہے۔امام نسائی نے کہا اسحاق ثقہ،مامون اور امام تھے۔(تذکرة الحفاظ ج اول، ص ۳۲۵)۔امام ولی الدین نے کہا آپ کی ذات حدیث وفقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیز گاری کی جامع تھی۔(الكمال في اسماء الرجال ص ۹۰)۔

❹ حدثنی عبدة بن عبدالرحیم سمعت ابا الوزیر محمد بن اعین وصی ابن المبارک قال دخل رجل من اصحاب عبدالکریم علی ابن المبارک والدار غاصة باصحاب الحديث فقال یاابا عبدالرحمن مسألة كذاوكذا؟ قال فروى ابن المبارک فیه احادیث عن النبی ﷺ واصحابه رضی الله عنهم فقال الرجل یاابا عبدالرحمن قال ابوحنیفة خلاف هذا فغضب ابن المبارک وقال اروی لک عن النبی ﷺ واصحابه رضی الله عنهم تأتینی برجل كان یری السیف علی امة محمد ﷺ. (اسناده صحیح). (كتاب السنة جلد اول،ص ۲۱۳).

ترجمة: امام ابن اعینؒ نے کہا ایک آدمی عبدالکریم کے ساتھیوں میں سے امام عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس آیا اور مجلس اصحاب حدیث سے بھری ہوئی تھی تو اس نے کہا اے ابو عبدالرحمٰنؒ (ابن مبارکؒ کی کنیت) یہ مسئلہ کس طرح ہے تو امام عبداللہ بن مبارکؒ نے اس سے مسئلہ میں اصحابہ رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ سے احادیث بیان کی۔تو اس آدمی نے کہا ابو حنیفہ ان حدیث کے خلاف کہتا ہے تو امام عبداللہ بن مبارکؒ غصہ میں آ گے۔اور کہا میں تجھے

نبی ﷺ کی اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بات بیان کرتا ہوں اور تو مجھ سے ایسے شخص کی بات بیان کرتا ہے جو اس امت محمد ﷺ پر تلوار کو جائز سمجھتا ہے۔(یعنی قتل کرنا)۔

سند کی تحقیق

(۱). عبدة بن عبدالرحيم. المروزى ثقة (الكاشف جلد ۲، ص ۱۹۶)

(۲) ابو الوزير محمد بن اعين المروزى خادم ابن مبارک ثقة (تقريب التهذيب ص ۲۹۱).

⑤ اخبرنا محمد بن عبدالله الحنائى اخبرنا محمد بن عبدالله الشافعى حدثنا محمد بن اسماعيل السلمى حدثنا ابو توبة الربيع بن نافع حدثنا عبدالله بن مبارک قال من نظر فى كتاب الحيل لابى حنيفة احل ماحرم الله وحرم ماحل الله. (اسناده صحيح) (الخطيب فى تاريخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۲۶).

ترجمة :امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا ابوحنیفہ کی کتاب الحیل کو جو بھی دیکھے گا۔(وہ پائے گا) کہ حلال قرار دیا ہے(ابوحنیفہ نے)اس چیز کو جس کو اللہ نے حرام کہا ہے اور حرام قرار دیا ہے(ابوحنیفہ نے)اس چیز کو جس کو اللہ نے حلال کہا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن عبدالله الحنائى:ثقة مامون زاهد (تاريخ بغداد جلد ۲، ص ۳۳۶).

(۲). محمد بن عبدالله الشافعى : امام ذہبی نے کہا محمد بن عبداللہ بغداد کے رہنے والے حجت، حافظ حدیث اور محدث عراق تھے۔امام خطیب نے کہا۔آپ قابل اعتماد اور پختہ کار تھے۔امام دارقطنی سے ان کے متعلق پوچھا گیا تو کہا ثقہ اور مامون تھے۔ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ قابل اعتماد کوئی نہیں تھا. (تذكرة الحفاظ

ج ۲، ص ٦٠٦).

(۳) محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمه ابو اسماعیل الترمذی نزیل بغداد ثقة حافظ لم یتضع کلام ابن ابی حاتم فیه (تقریب التهذیب ص ۲۹۰).

(۴). ابو توبة ربیع بن نافع :الحلبی نزیل طرسوس ثقة حجة عابد (تقریب التهذیب ص ۱۰۱).

⑥ حدثنی القاسم بن محمد الخراسانی ثنا عبدان عن ابن مبارک قال ماکان علی ظهر الارض مجلس احب الی من مجلس سفیان الثوری کنت اذاشئت ان تراه مصلیاً رایته ، واذا شئت ان تراه فی ذکرالله عزوجل رأیته ،وکنت اذا شئت ان تراه فی الغامض من الفقه رأیته واما مجلس لأعلم انی شهدته صلی فیه علی النبی ﷺ قط فمجلس ثم سکت ولم یذکر فقال یعنی مجلس ابی حنیفة.(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۳، ۲۱۴) اخرجه امام المحدثین امام بخاری قال لنا عبدان عن ابن مبارک به (تاریخ الکبیر للبخاری ج ۲، ص ۹۲ و تاریخ الصغیر للبخاری ص ۱۸۲).

ترجمة: امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا صفحہ ارضی پر کوئی ایسی مجلس نہیں جو میرے نزدیک امام سفیان ثوریؒ کی مجلس سے زیادہ محبوب ہو اگر تم امام سفیان ثوریؒ کو نماز کی حالت میں دیکھنا چاہو تو تم انہیں دیکھ سکتے ہو۔اور اگر تم ان کو اللہ کے ذکر میں مشغول پانا ہے تو تم انہیں ایسی حالت میں بھی پا سکتے ہو۔ اور اگر تم فقہی مسائل میں غور وخوض کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہو تو تم ان کو ایسے بھی دیکھ سکتے ہو مگر میں جب بھی ابوحنیفہ کی مجلس میں گیا ہوں۔تو وہاں میں نے نبی ﷺ پر درود نہیں سنا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند (۱) قاسم بن محمد الخراسانی المروزی: ثقة (تاریخ بغداد جلد ۱۲، ص ۴۳۱).

(۲). عبدان: هو عبدالله بن عثمان بن جبلة ابوعبدالرحمن المروزی الملقلب عبدان ثقة حافظ۔ (تقریب التهذیب ص ۱۸۱).

دوسری سند (۱) عبدان: هو عبدالله بن عثمان بن جبلة ابوعبدالرحمن المروزی الملقلب عبدان ثقة حافظ۔ (تقریب التهذیب ص ۱۸۱).

❼ حدثنا اسحاق بن راهویة قال ناوکیع ان اباحنیفة قال مابالہ یرفع یدیه عند کل رفع و خفض ایریدان یطیر فقال له عبدالله بن مبارک ان کان یریدان یطیر اذا افتتح فانه بریدان یطیر اذا خفض و رفع (اسناده صحیح) (کتاب تأویل مختلف الحدیث ص ۳۹). اخرجه امام عبدالله بن احمد بن حنبل فی کتاب السنة جلد اول، ص ۵۹ والخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۰۵، ۴۰۶ و امام المحدثین امام بخاری فی جز رفع الیدین ص ۶۰).

ترجمة: امام وکیعؒ کہتے ہیں ابوحنیفہ نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا تجھے کیا ہے؟ کہ (نماز میں) رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے۔ کیا اڑنے کا ارادہ ہے (طنزاً) امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا اگر تم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے وقت اڑنے کا ارادہ رکھتے ہو تو میں بھی رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت اڑنا چاہتا ہوں۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ اسحاق بن ابراهیم بن مخلد الحنظلی ابو محمد بن راهویه

المروزی ثقة حافظ مجتهد (تقریب التهذیب ص ۲۷). امام محمد بن اسلم طوسیؒ نے کہا اسحاق سب لوگوں سے بڑے عالم تھے۔ اگر سفیان ثوری، حماد بن زید، اور حماد بن سلمہ زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا مجھے عراق میں اسحاق کا نظیر معلوم نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا اسحاق ثقہ، مامون اور امام تھے۔ (تذکرة الحفاظ ج اول، ص ۳۲۵)۔ امام ولی الدین نے کہا آپ کی ذات حدیث وفقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیز گاری کی جامع تھی۔ (الکمال فی اسماء الرجال ص ۹۰)۔

۴۲۔ امام عبداللہ بن ابی داوٗدؒ ۔

(ولادت ۲۳۰ھ متوفی ۳۱۳ھ)

❶ سمعت ابن ابی داؤد یقول: الوقیعة فی ابی حنیفة اجماعه من العلماء لان امام البصرة ایوب السختیانی و قد تکلم فیه و امام الکوفة الثوری و قد تکلم فیه و امام الحجاز مالک و قد تکلم فیه و امام المصر اللیث بن سعد و قد تکلم فیه و امام الشام الاوزاعی و قد تکلم فیه و امام خراسان عبد الله بن المبارک و قد تکلم فیه فالو قیعة فیه اجماع من العلماء فی جمیع الآفاق (الکامل فی ضعفاء الرجال ج۷، ص ۲۴۷٦).

ترجمة: ۔ امام عبداللہ بن ابی داوٗدؒ نے کہا ابوحنیفہ پر جرح کرنے میں تمام محدثین کا اجماع ہے اس لئے کہ بصرہ کے امام ایوب السختیانی نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور کوفہ کے امام سفیان ثوریؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور حجاز کے امام مالک بن انسؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے۔ اور مصر کے امام لیث بن سعدؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور شام کے امام اوزاعیؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور خراسان کے امام عبداللہ بن مبارکؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے پس تمام اطراف کے محدثین کا ابوحنیفہ پر جرح کرنے میں اجماع ہے۔

۴۳۔ امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ

(متوفی ۲۱۹ھ)

❶ قال الحمیدی فرجل لیس عنده سنن عن رسول الله ﷺ ولا عن اصحابه فی المناسک وغیر ها کیف تهلا احکام الله فی المورایث والفرائض والزکوة والصلوٰة وامور الاسلام .(تاریخ الصغیر للبخاری ص ۱۵٦).

ترجمة :امام المحد ثین امام بخاریؒ اپنے استاد امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ سے ابوحنیفہ کے متعلق لکھتے ہیں امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ نے کہا کہ جس شخص (ابوحنیفہ) کے پاس رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اور مناسک وغیرہ میں نہ ہوں۔ ایسے شخص کی بات احکام اللہ میں مثل میراث، اور فرائض اور زکوٰۃ اور نماز وغیرہ امور اسلام میں کیونکر قبول کی جائے۔

❷ حدثنی هارون عبدالله ناعبدالله بن زبیر الحمیدی ناحمزة بن حارث بن عمیر من آل عمر بن خطاب رضی الله عنه عن ابیه قال سمعت رجلاً یسأل ابو حنیفة فی المسجد الحرام عن رجل قال أشهد ان الکعبة حق ولکن لاأدری هل هی هذه ام لا؟ فقال مؤمن حقا وسأله عن رجل قال أشهد ان محمد بن عبدالله نبی ولکن لاأدری هو الذی قبره بالمدینة ام لا ؟ فقال مؤمن حقا قال الحمیدی من قال هذا فقد کفر قال الحمیدی و کان سفیان بن عیینة یحدث عن حمزة بن الحارث ،ح حدثنی هارون ثنا الحمیدی ثنا مؤمل بن اسماعیل عن الثوری بنحو حدیث حمزة . (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۱۹۴، ۱۹۵)(اخرجه خطیب فی

تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۷۴)

ترجمة : امام حارث بن عمیرؒ نے کہا کہ ایک آدمی نے مسجد حرام میں ابوحنیفہ سے کسی ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ یہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور؟ ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ پکا مومن ہے اوراسی طرح اس نے ایک اور آدمی کے بارے میں پوچھا جو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبداللہ ﷺ نبی ہے لیکن نہیں جانتا کہ وہ وہی ہے جن کی قبر مدینہ میں ہے یا کوئی اور؟ ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ پکا مومن ہے امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ نے کہا جس نے یہ عقائد رکھے وہ کافر ہے۔

سند کی تحقیق

پہلی سند۔(۱) هارون بن عبدالله بن مروان البغدادی ابوموسی الحمال البزاز ثقة(تقریب التهذیب ص ۳۶۱)

(۲). عبدالله بن زبیر الحمیدی ابوبکر ثقةحافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینة(تقریب التهذیب ص ۱۷۳) وانظر ایضاً ص ۵۳

(۳). حمزة بن حارث بن عمیر العدوی مولاهم ابوعمارة البصری نزیل مکة ثقة (تقریب التهذیب ص ۸۳)

(۴). حارث بن عمیر البصری مکة وقال امام ابن معین وامام ابو حاتم ثقة(الکاشف جلد اول، ص ۱۳۹، ۱۴۰)

دوسری سند.(۱) هارون بن عبدالله بن مروان البغدادی ابوموسی الحمال البزازثقة(تقریب التهذیب ص ۳۶۱)

(۲). مؤمل بن اسماعیل ابو عبدالرحمن البصری حافظ عالم یخطیٔ وثقة ابن معین وقال ابو حاتم صدوق شدید فی السنة(میزان الاعتدال

جلد ۴،ص ۲۲۸)

(۳). الثوری: ھو سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ابو عبداللہ الکوفی ثقة حافظ فقیة عابد امام حجة (تقریب التھذیب ص ۱۲۸)

③ اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد حدثنا حنبل بن اسحاق قال سمعت الحمیدی یقول لابی حنیفة .اذا کناہ . ابو حنیفة لایکنی عن ذالک ویظھرہ فی المساجد الحرام فی حلقته و الناس حولہ .(اسنادہ ، صحیح)(تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۳۲).

ترجمة: امام حنبل بن اسحاق ؒ نے کہا کہ میں نے امام الحمیدی ؒ کو سنا کہ جب وہ ابوحنیفہ کی کنیت بیان کرتے تو ابو جیفہ (مردار کا باپ) کہتے اور اس کو چھپاتے نہ تھے اور مسجد حرام میں اپنے حلقہ میں اس وقت ظاہر کرتے جب کہ لوگ اس کے ارد گرد ہوتے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابن رزق :ثقہ صدوق. (تاریخ بغداد جلد اول،ص ۳۵۱)

(۲) عثمان بن احمد الدقاق: ثقہ(مستدرک حاکم جلد اول،ص ۱۸۸)

(۳). حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی: امام ذہبی نے کہا امام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھے اور امام احمد بن حنبل کے چچا زاد بھائی اور شاگرد رشید تھے۔امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۲۷).

۴۴۔ امام عبداللہ بن نمیرؒ

(ولادت ۱۱۵ھ متوفی ۱۹۹ھ)

❶ حدثنا محمد بن ایوب قال حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير قال سمعت ابی قال ادرکت الناس مایکتبون الحدیث عن ابی حنیفة فکیف الرای؟(اسناده صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۳)اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۴۴)

ترجمة: امام عبداللہ بن نمیرؒ نے کہا کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ ابوحنیفہ سے حدیث نہیں لکھتے تھے تو وہ اس کی فقہ کیسے لکھتے ہوں گے؟

سند کی تحقیق

(۱)۔ محمد بن ایوب بن یحیی بن ضریس، امام ذہبی نے کہا آپ رے کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور کتاب فضائل القرآن کے مصنف ہیں۔ امام عبدالرحمن بن ابی حاتم اور امام خلیلی نے ان کی توثیق کی ہے اور کہا ہے یہ محدث ابن محدث ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلداول، ص ۴۵۳)۔

(۲)۔ محمد بن عبدالله بن نمير المدانی الکوفی ابو عبدالرحمن ثقة حافظ فاضل (تقریب التهذیب ص ۳۰۶) امام ابوحاتم نے کہا ثقہ اور حجت ہیں امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلداول، ص ۳۲۹).

۴۵۔ امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

(ولادت ۱۲۶ھ متوفی ۲۱۱ھ)

❶ حدثنی محمد بن عبدالملک بن زنجویه ثنا عبدالرزاق وقیل له ابو حنیفة مرجئ؟فقال اتی حقا. (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص

۲۲۵).

ترجمة:۔امام عبدالرزاقؒ سے کہا گیا ابوحنیفہ مرجی تھا تو انہوں نے کہا توں نے حق بات کہی۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن عبدالملک بن زنجویه البغدادی ابو بکر الغزال ثقة(تقریب التهذیب ص ۳۰۹).

۴۶۔امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

(ولادت ۱۳۵ھ متوفی ۱۹۸ھ)

❶ حدثنا محمد بن بشار قال سمعت عبدالرحمن بن مهدی یقول بین ابی حنیفة و بین الحق حجاب. (اسناده صحیح) (کتاب المعرفة و التاریخ ج ۲، ص ۷۸۴) اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۴۳۲، العقیلی کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۴.

ترجمة: ۔امام محمد بن بشارؒ نے کہا میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سے سنا انہوں نے کہا کہ ابوحنیفہ اور حق کے درمیان پردہ حائل ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری ابو بکر بندار ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۹۱). قال الخطیب : کان یحفظ حدیثه و قال العجلی بندار ثقة کثیر الحدیث و قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی لاباس به (خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۳۸۴).

۴۷۔امام عمرو بن علیؒ

(ولادت ۱۶۰ھ ۲۴۹ھ)

❶ قال عمرو بن علی وابو حنیفة صاحب الرأی واسمه نعمان بن ثابت لیس یحافظ مضطرب الحدیث ،واهی الحدیث (الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷،ص ۲۴۷۳). اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد ج۱۳.ص ۴۵۰، ۴۵۱).

ترجمة :امام عمرو بن علیؒ نے کہا ابو حنیفہ صاحب الرای تھا اور اس کا نام نعمان بن ثابت تھا حافظ نہیں تھا بلکہ مضطرب الحدیث واہی الحدیث تھا۔

۴۸۔امام عثمان البتیؒ

(متوفی ۱۴۳ھ)

❶ حدثنی احمد بن ابراهیم حدثنا معاذ بن معاذ سمعت عثمان البتی یقول زات یوم ویل ابی حنیفة هذا مایخطیء مرة فیصیب (اسناده صحیح) (کتاب السنه جلد اول، ص ۱۹۱).

ترجمة: ۔امام عثمان البتی نے کہا ابو حنیفہ کے لئے ہلاکت ہو نہیں وہ غلطی کرتا کہ پھر وہ اصلاح کرے۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن ابراهیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغدادی ثقة حافظ(تقریب التهذیب ص ۱۱)

(۲). معاذ بن معاذ بن نضر ابو المشی العنبری البصری القاضی ثقة متقن (تقریب التهذیب ص ۳۴۰).

۴۹۔امام عبدالوارث بن سعیدؒ

(ولادت ۱۰۲ھ متوفی ۱۸۰ھ)

① حدثنا ايوب بن اسحاق نا ابو معمر عن عبدالوارث بن سعيد قال سالت ابا حنيفة اوسئل ابو حنيفة عن الوتر فقال فريضة فقلت اوفقيل له حكم الفرض؟ قال خمس صلوات فقيل له فما تقول فى الوتر؟ قال فريضة فقلت او فقيل له انت لا تحسن الحساب. (اسناده صحيح) (صحيح ابن خزيمه ج ٢ .ذكر الوتر ومافيه من السنن حديث نمبر ١٠٦٩، ص ٢٥٢).

ترجمة: ۔امام عبدالوارث بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ سے وتر کے بارے میں پوچھایااس سے اس کے بارے میں پوچھا گیاتوابوحنیفہ نے کہا کہ فرض ہے سو میں نے کہایااس سے کہا گیا کہ فرض نمازیں کتنی ہیں؟ کہاپانچ نمازیں فرض ہیں تو پھر کہا گیا کہ تم وتر کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ابوحنیفہ نے کہافرض ہے۔پس میں نے کہایاان سے کہا گیا کہ تم حساب میں اچھے نہیں ہو۔

سند کی تحقیق

(١). ايوب بن اسحاق: صدوق (الجرح و التعديل جلد ٢،ص ٢٤١).

(٢). ابو معمر: هو اسماعيل بن ابراهيم بن معمر بن الحسن الهلالى ابو معمر القطيعى ثقة مأمون (تقريب التهذيب ص ٣٢،٣١).

۵۰۔امام فضیل بن عیاضؒ

(ولادت ۱۰۷ھ متوفی ۱۸۷ھ)

امام فضیل بن عیاضؒ کہتے تھے اور اصحاب الرائے (ابوحنیفہ) نے کہا نماز اور زکوۃ اور کوئی بھی فرض کام ایمان سے نہیں ہے۔ اللہ عز وجل پر افتراء بہتان باندھتے ہوئے اور اس کی کتاب (قرآن) اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کا خلاف کرتے ہوئے اور اگر بات

اسی طرح ہوتی (یعنی ایمان صرف قول کا نام ہے) جیسے یہ کہتے ہیں تو ابو بکر صدیقؓ مرتد ہو جانے والوں سے نہ لڑتے۔ (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۷۴،۳۷۶).

۱۵۔ امام دار الہجرۃ شیخ الاسلام امام مالک بن انسؒ

(ولادت ۹۳ھ متوفی ۱۷۹ھ)

❶ حدثنی منصور بن ابی مزاحم سمعت مالک بن انس ذکر اباحنیفة فذکره بکلام سوء وقال کادالدین وقال من کادالدین فلیس من الدین. (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۹۹).امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر ج ۴، ص ۲۸۱).

ترجمة: امام منصور بن ابی مزاحمؒ نے کہا میں نے امام مالک بن انسؒ کو ابو حنیفہ کا ذکر برُے کلام کے ساتھ کرتے سنا اور امام مالک بن انسؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ نے دین کو نقصان پہنچایا اور کہا جو دین کو نقصان پہنچائے اس کا کوئی دین نہیں۔

سند کی تحقیق

(۱) منصور بن ابی مزاحم بشیر الترکی ابو نصر بغدادی الکاتب ثقة(تقریب التهذیب ص ۳۴۸).

❷ حدثنی ابو معمر عن الولیدبن مسلم قال قال مالک بن انس ایذکر ابو حنیفة ببلدکم ؟ قلت نعم قال ماینبغی لبلدکم ان یسکن (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۹۹)(اخرجه امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر ج ۴، ص ۸۱ و ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷، ص ۲۴۷۳).

ترجمة: امام ولید بن مسلمؒ نے کہا کہ مجھے امام مالک بن انسؒ نے کہا کہ تمہارے شہر میں

ابوحنیفہ کا چرچا ہے۔ میں نے کہا ہاں امام مالکؒ نے کہا مناسب نہیں کہ تمہارے شہر میں سکونت اختیار کی جائے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو معمر: هو اسماعيل بن ابراهيم بن معمر بن الحسن الهلالی ابو معمر القطيعی ثقة مأمون (تقريب التهذيب ص ۳۱، ۳۲).

(۲) وليد بن مسلم ابو العباس الدمشقی قال امام ذهبی الحافظ، عالم اهل الشام و قال امام ابن سعد، وليد بن مسلم كثير الحديث و كثير العلم و قال علی بن مدينی مارايت من الشامين مثله وقال ابن عدی ثقة. (تذكرة الحفاظ جلد اول، ص ۲۳۶، ۲۳۷).

③ سمعت ابی (امام احمد بن حنبل) يقول قال عبدالله بن ادريس قلت لمالك بن انس كان عندنا علقمة والا سود فقال قد كان عندكم من قلب الا مر هكذا وقلب ای بطن كفه علی ظاهر ها يعنی ابا حنيفة (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۰) (اخرجه الخطيب فی تاريخ بغداد ج۱۳، ص ۴۲۲ باسناد صحيح).

ترجمة: امام عبداللہ بن ادریسؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انسؒ سے کہا ہمارے پاس تو علقمہ اور اسود جیسے ہیں تو امام مالکؒ نے کہا تمہارے پاس ابوحنیفہ بھی ہے۔ جس نے تمام امر کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن حنبل ابو عبدالله احد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذيب ص۱٦)

(۲) عبد الله بن ادريس بن يزيد بن عبد الرحمن الاودی ابو محمد

الکوفی ثقه فقیه عابد (تقریب التهذیب ص۱۶۷) امام ذہبی نے کہا آپ حجت، محدثین کے پیشوا اور کوفہ کے بلند پایہ عالم تھے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا عالم فاضل تھے۔ امام ابو حاتم نے کہا آپ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام تھے۔ اور حجت تھے۔ کہتے ہیں ان کے زمانے میں کوفہ میں ان سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۲۲۳).

❹ ثنا ابن ابی داؤد حد ثنا ربیع بن سلیمان الحیری عن الحارث بن مسکین عن ابن القاسم قال قال مالک الداء العضال الهلاک فی الدین وابو حنیفة من الداء العضال (اسناده صحیح) (الکامل فی ضعفاء الرجال ج۷، ص ۲۴۷۳).

ترجمة: امام مالک بن انسؒ نے کہا چھوت دار بیماری دین کے لیے ہلاکت ہے اور ابو حنیفہ بھی اسلام کے لیے چھوت دار بیماری ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابن ابی داؤد: هو عبدالله بن ابی داؤ د ابو بکر الازدی. آپ نامور فقیہ ممتاز عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔ امام دارقطنی نے کہا ثقہ تھے۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۵۲۷، ۵۲۸).

(۲) ربیع بن سلیمان بن داؤد الحیری المرادی ابو محمد البصری ثقه. (تقریب التهذیب ص ۱۰۱).

(۳) حارث بن مسکین بن محمدبن یوسف ابو عمرو البصری ثقةثبت مأمون فقیه (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۳۷۴)

(۴). عبدالرحمن بن قاسم بن خالد بن جنادة العتقی ابو عبدالله البصری الفقیه صاحب مالک ثقة (تقریب التهذیب، ص ۲۰۸)

۵۲۔ امام محمد بن سعدؒ

(ولادت ۱۵۸ھ متوفی ۲۳۰)

❶ امام محمد بن سعدؒ کہتے ہیں ابو حنیفہ اصحاب الرائے میں سے تھا اور حدیث میں ضعیف تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۶، ص ۳۸۹)۔

۵۳۔ امام محمد بن نصر المروزیؒ

(ولادت ۲۰۴ھ متوفی ۲۹۶ھ)

❶ قال محمد بن نصر وزعم النعمان ان الوتر ثلاث ركعات لايجوز ان يزاد على ذلك ولا ينقص منه فمن اوتر بواحدة فوتره فاسد .... وقوله هذا خلاف للاخبار الثابتة عن رسول الله ﷺ واصحابه وخلاف لما اجمع عليه اهل العلم وانما اتى من قلة معرفته بالاخبار وقلة مجالسة للعلماء . (مختصر قيام الليل ص ۲۱۲)۔

ترجمہ: امام محمد بن نصرؒ نے کہا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کا خیال ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔ نہ اس سے زائد جائز ہیں اور نہ ہی کم جو کوئی ایک وتر پڑھتا ہے اس کی نماز وتر فاسد ہے (امام محمد بن نصرؒ نے کہا) اور اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب سے ثابت شدہ باتوں کے خلاف ہے اور جس پر اہل علم کا اتفاق ہے اس کے بھی خلاف ہے اور اس نے یہ بات صرف احادیث میں کم علمی اور علماء کے ساتھ کم بیٹھنے کی وجہ سے کی۔

۵۴۔ امام مسلم بن حجاجؒ

(ولادت ۲۰۴ھ متوفی ۲۶۱ھ)

❶ قال مسلم ابو حنيفة النعمان بن ثابت صاحب الراى مضطرب

الحديث ليس له كبير حديث صحيح. (كتاب الكنى المسلم ص ٣١٠)(اخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد جلد ١٣، ص ٤٥١).

ترجمة: امام مسلم نے کہا نعمان بن ثابت ابوحنیفہ صاحب الرائے مضطرب الحدیث ہے اوراس کی زیادہ روایات صحیح نہیں ہیں۔

۵۵۔امام نسائیؒ

(ولادت ۲۱۵ھ متوفی ۳۰۳ھ)

❶ وقال النسائى ابو حنيفة ليس بالقوى فى الحديث وهو كثير الغلط و الخطا على قلة روايته (كتاب الضعفاء والمتروكين ص ٣١٠)

ترجمة: امام نسائی کہتے ہیں ابوحنیفہ حدیث میں قوی نہیں اور بہت کم روایات بیان کرنے کے باوجود اکثر غلطیاں کرجاتا ہے۔

۵۶۔امام ہشیم بن بشیر الواسطیؒ

(ولادت ۱۰۴ھ متوفی ۱۸۳)

❶ حدثنى ابو الفضل الخراسانى ناابو الاحوص محمد بن حيان قال سأل رجل هشيما يو ما عن مسألة فحد ثه فيها بحد يث فقال الر جل ان ابا حنيفة ومحمد بن الحسن واصحابه يقولون بخلاف هذا فقال هشيم ياعبدالله ان العلم لايوخذ من السفل (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ٢٢٧، ٢٢٨).

ترجمة: امام محمد بن حیانؒ نے کہا ایک آدمی نے امام ہشیمؒ سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا امام ہشیمؒ نے اس آدمی سے اس مسئلے کے بارے میں ایک حدیث بیان کی اس آدمی نے کہا کہ بے شک ابوحنیفہ اور محمد بن حسن اوران کے اصحاب اس کے الٹ کہتے ہیں (یعنی

حدیث کے خلاف) امام ہشیمؒ نے کہا اے عبداللہ بے شک جاہلوں سے علم حاصل نہیں کیا جاتا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :ھوھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

(۲). ابو الاحوص محمد بن حیان .قال ابن معین ثقة و قال صالح بن محمد صدوق(خلاصه تذھیب تھذیب الکمال جلد ۲،ص ۳۹۷)

۵۷۔امام وکیع بن جراحؒ

(ولادت ۱۱۹ھ متوفی ۱۹۷ھ)

❶ قال یوسف بن عیسی سمعت وکیعا یقول حین روی ھ الحدیث قال لاتنظروا الی قول اهل الرائے فی ھذا افان الا شعار س وقولهم بدعة قال سمعت ابا السائب یقول کنا عندوکیع فقال للر ممن ینظر فی الرأی اشعر رسول الله ﷺ ویقول ابوحنیفة ھو مثلة ق الرجل فانه قدروی عن ابراهیم النخعی انه قال الا شعار مثلة قال فرای وکیعا غضب غضبا شدیدا وقال اقول لک قول رسول الله ﷺ وتق قال ابراهیم ماحقک بان تحبس ثم لاتخرج حتی تنزع عن قولک ھذا. (اسناده صحیح) جامع الترمذی معه تحفة الاحو ج ۳،ص ۷۷۳).

ترجمة: امام یوسف بن عیسیؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ سے سنا جب انہوں نے حدی

کواشعار کرنے والی حدیث پیش کی تو کہا اہل الرای (حنفیوں) کے قول کی طرف مت دیکھو قربانی کے جانور کواشعار کرنا سنت ہے اور یہ بدعت کہتے ہیں امام ترمذیؒ نے کہا میں نے امام ابوسائبؒ سے سنا وہ کہتے تھے ہم امام وکیعؒ کے پاس تھے اہل الرای میں سے ایک شخص نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا اور ابوحنیفہ اسے مثلہ (اعضاء کا کاٹنا) کہتا ہے اور ابوحنیفہ نے اس کو ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اشعار مثلہ ہے تو امام ابوسائبؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ کو دیکھا کہ وہ سخت غصے میں آ کر کہنے لگے میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی بات کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ابراہیم نے یہ کہا ہے تو اس لائق ہے کہ تجھے اس وقت قید میں ڈال دیا جائے جب تک تو اپنے اس قول سے باز نہیں آ جاتا۔

سند کی تحقیق

(۱) يوسف بن عيسى بن دينار الزهرى ابو يعقوب المروزى ثقة فاضل (تقريب التهذيب ص ۳۸۹)

(۲) ابو سائب : هو عبدالله بن سائب بن يزيد الكندى ابو محمد المدنى وثقة النسائي (تقريب التهذيب ص ۱۷۴).

۵۸۔ امام یحییٰ بن معینؒ

(ولادت ۱۵۸ھ متوفی ۲۳۳ھ)

❶ حدثنى ابو الفضل ثنا يحيىٰ بن معين قال : كان ابو حنيفة مرجئاً وكان من الدعاة ولم يكن فى الحديث بشئ (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول ، ص ۲۲۶).

ترجمة :امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا۔ ابوحنیفہ مرجی تھا اور اس کی دعوت دینے والوں سے تھا حدیث میں کوئی چیز نہیں۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن لیث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

❷ حدثنا علی بن احمد بن سلیمان حد ثنا ابن ابی مریم قال سألت یحیی بن معین عن ابی حنیفة قال لا یکتب حدیثه (اسناده صحیح) (الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷، ص ۲۴۷۳).

ترجمة: ۔امام ابن ابی مریمؒ نے کہا میں نے یحیٰی بن معینؒ سے ابوحنیفہ کے متعلق پوچھا امام یحیٰی بن معینؒ نے کہا ابوحنیفہ کی حدیث نہ لکھی جائے۔

سند کی تحقیق

(۱) علی بن احمد بن سلیمان: ثقة (سیر اعلام النبلاء جلد ۱۴،ص ۴۹۶).

(۲) ابن ابی مریم :هو سعید بن ابی مریم الحکم بن محمد الحافظ ابو محمد المصری وقال امام ابو حاتم ثقة (الکاشف،ج اول، ص ۲۸۳)قال امام ذهبی ثقه کثیر الحدیث حافظ محدث و قال امام ابو داؤد هو عندی حجة ، قال امام العجلی ثقه و قال ابن یونس فقیه (تذکرة الحفاظ ج اول، ص ۲۹۸). قال ابن حجر عسقلانی ثقه ثبت فقیه (تقریب التهذیب ص ۱۲۰).

۵۹۔امام یوسف بن اسباطؒ

❶ حدثنی محمد بن هارون ناابو صالح قال سمعت یوسف بن

اسباط یقول لم یولد ابو حنیفة علی الفطرة قال وسمعت یوسف یقول رد ابو حنیفة اربعمائة أثرا عن النبی ﷺ (اسنادہ حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۵).

ترجمة: امام ابوصالح نے کہا میں نے یوسف بن اسباطؒ سے سنا کہ امام یوسف بن اسباطؒ نے کہا ابوحنیفہ فطرت پر پیدا نہیں ہوا امام ابوصالح نے کہا اور میں نے امام یوسفؒ سے سنا۔ انہوں نے کہا ابوحنیفہ نے "۴۰۰" احادیث رسول اللہ ﷺ کو رد کیا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن هارون بن ابراهیم الربعی ابو جعفر البغدادی البزاز ابو نشیط ثقة (خلاصة تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۴۶۴)

(۲). ابوصالح :هو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقة (الکاشف جلد ۳، ص ۱۰۸).

❷ حدثنی ابراهیم ثنا ابو صالح محبوب بن موسیٰ الفرا عن یوسف بن اسباط ح حدثنی محمد بن هارون نا ابو صالح سمعت یوسف یقول کان ابو حنیفه یقول لوادرکنی النبی ﷺ اوادرکته لاخذ بکثیر منی ومن قولی وهل الدین الاالرأی؟(الحسن)(اسنادہ حسن) (. کتاب السنة ج اول، ص ۲۰۶، ۲۲۶). اخرجه ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷، ص ۲۴۵۲۷، وخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۰۷).

ترجمة: امام صالح سے کہ میں نے امام یوسفؒ سے سنا انہوں نے کہا ابوحنیفہ کہتا ہے اگر مجھے رسول اللہ ﷺ پالیتے یا میں آپ ﷺ کو پالیتا تو آپ ﷺ میرے بہت سے اقوال کو لے لیتے۔ اور دین تو صرف اچھی رائے کا نام ہے۔

سند کی تحقیق

پہلی سند (۱)   محمد بن هارون بن ابراهيم الوبعى ابو جعفر البغدادى البزاز ابو نشيط ثقة (خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲، ص ۴۶۴).

(۲).   ابو صالح :هو محجوب بن موسى الانطا كى ابو صالح الفراء ثقة (الكا شف جلد ۳، ص ۱۰۸).

دوسری سند (۱)   ابراهيم بن سعيد الجوهرى ابواسحاق الطبرى نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۲۰)

(۲).   ابو صالح :هو محجوب بن موسى الانطا كى ابو صالح الفراء ثقة (الكا شف جلد ۳، ص ۱۰۸).

مصادر کتب

☆**القرآن الکریم تنزیل من الرحمن الرحیم**﴾

☆**صحیح بخاری مترجم** ﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری .المتوفی ۲۵۶ھ.

☆**صحیح مسلم مترجم**﴾امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ.

☆**جامع الترمزی معه تحفة الاحوزی** ﴾امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمزی. المتوفی ۲۷۹ھ.

☆**سنن ابو داؤدمترجم**﴾امام ابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجتانی المتوفی ۲۷۵ھ.

☆**سنن دارمی**﴾امام ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ.

☆**سنن دارقطنی**﴾امام ابی الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی المتوفی ۳۸۵ھ.

☆**السنن الکبریٰ** ﴾امام ابی بکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفی ۴۵۸ھ.

☆**صحیح ابن خزیمه مترجم**﴾امام ابی بکر محمد بن اسحاق ابن خزیمه المتوفی ۲۳۵ھ.

☆**مصنف ابن ابی شیبه** ﴾امام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبه المتوفی۲۳۵ھ.

☆**مستدرک حاکم**﴾امام ابی احمد محمد بن محمد بن احمد بن

اسحاق الحاکم المتوفی ۳۷۸ھ.

☆ **جزرفع الیدین مترجم** ﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری. المتوفی ۲۵۶ھ.

☆ **جز القرآۃ مترجم** ﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری. المتوفی ۲۵۶ھ.

☆ **مختصر قیام اللیل** ﴾امام ابی عبد اللہ محمد بن نصر المروزی المتوفی ۲۹۶ھ.

☆ **المحلی مترجم** ﴾امام ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب المتوفی ۴۵۶ھ.

☆ **مشکوۃ مترجم** ﴾امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری المتوفی ۷۴۳ھ.

☆ **موطا محمد مترجم** ﴾ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ھ.

☆ **شرح الازھار کتاب الاثار مترجم** ﴾ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ھ.

☆ **طحاوی مترجم** ﴾ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ المتوفی ۳۲۱ھ

☆ **التاریخ الکبیر** ﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری. المتوفی ۲۵۶ھ.

☆ **التاریخ الصغیر** ﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری. المتوفی ۲۵۶ھ.

☆ **تاریخ بغداد** ﴿امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی المتوفی ۴۶۳ھ.

☆ **تاریخ الثقات** ﴿امام ابی الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی المتوفی ۲۶۱ھ

☆ **المعرفة و التاریخ** ﴿امام ابی یوسف یعقوب بن سفیان الفارسی المتوفی ۲۷۷ھ.

☆ **کتاب الجرح و التعدیل** ﴿امام ابی محمد عبدالرحمن ابن ابی حاتم المتوفی ۳۲۷ھ.

☆ **کتاب الضعفاء** ﴿ امام ابی زرعه عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید المتوفی ۲۶۴ھ.

☆ **کتاب الضعفاء و المتروکین** ﴿امام عبد الرحمن احمد بن شعیب بن عل بن سنان المتوفی ۳۰۳ھ.

☆ **کتاب الضعفاء الکبیر** ﴿امام ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی المتوفی ۳۲۲ھ.

☆ **کتاب الکنی المسلم** ﴿امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ.

☆ **کتاب السنة** ﴿امام ابی عبد الرحمن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۹۰ھ.

☆ **کتاب احوال الرجال** ﴿امام ابی اسحاق ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی المتوفی ۲۵۹ھ.

☆ **کتاب مختلف تاویل الحدیث** ﴿امام ابی محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبة المتوفی ۲۷۶ھ.

☆**کتاب المجروحین**﴾امام ابی حاتم محمد بن حبان البتیٰ المتوفی ۳۵۴ھ۔

☆**کتاب الثقات**﴾﴾امام ابی حاتم محمد بن حبان البتی المتوفی ۳۵۴ھ۔

☆**میزان الاعتدال**﴾امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆**تذکرۃ الحفاظ مترجم**﴾امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆**الکاشف**﴾امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆**سیر العلام النبلاء**﴾امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆**تہذیب التہذیب**﴾امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۴ھ۔

☆**تقریب التہذیب**﴾امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۴ھ۔

☆**لسان المیزان**﴾امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۴ھ۔

☆**الکامل فی ضعفاء الرجال**﴾امام ابی احمد عبداللہ بن عدی المتوفی ۳۶۵ھ۔

☆**خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال**﴾امام صفی الدین احمد بن

عبداللہ الخزرجی۔

☆**الاکمال فی اسماء الرجال مترجم**﴿امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری المتوفی ۷۴۳ھ۔

☆**طبقات ابن سعد مترجم**﴿امام محمد بن سعد البصری۔ المتوفی ۲۳۰ھ۔

☆**آداب و مناقب الشافعی**﴿امام ابی محمد عبدالرحمن ابن ابی حاتم المتوفی ۳۲۷ھ۔

☆**التمحید**﴿امام ابی عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبدالبربن عاصم التموفی ۴۶۳ھ۔

☆**الملل و النحل**﴿امام عبد الکریم الشرستانی المتوفی ۵۴۸ھ۔

☆**تفسیر ابن کثیر مترجم**﴿امام ابی الفهد السماعیل بن عمر عماد الدین ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ۔

☆**اعلام الموقعین مترجم**﴿امام شمس الدین ا بی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد ابن القیم المتوفی ۷۵۱ھ۔

☆**نهایة الاغتباط**﴿امام برهان الدین ابی اسحاق ابراهیم بن محمد بن خلیل المتوفی ۸۴۱ھ۔

☆**غنیة الطالبین مترجم**﴿ابی محمد محی الدین عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ بن جنگی دوست بن عبد اللہ المتوفی ۵۶۱۔

☆**مقدمه ابن الصلاح مترجم**﴿امام عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسیٰ بن عثمان بن موسی بن ابی النصر المتوفی ۶۴۳ھ۔

☆**تیسیر مصطلح الحدیث مترجم**﴿ڈاکٹر محمود الطحان.

☆**داستان حنفیه**﴿مولانا ابو انس محمد یحییٰ گوندلوی.

☆**دین الحق فی تنقید جاء الحق**﴿مولانا ابو صهیب محمد داؤد ارشد.

☆**بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم**﴿مولانا حافظ ابو طاهر زبیر علی زئی.

☆**اسباب اختلاف الفقها**﴿مولانا ارشاد الحق اثری.

☆**تانیب الخطیب مترجم**﴿محمد بن زاهد بن حسن الکوثری المتوفی ۱۳۷۱ھ.

☆**سیر الصحابه اردو**﴿حافظ مجیب الله ندوی و محمد نعیم صدیقی ندوی.

مؤلف کی دیگر کتب

- رفع یدین صحابہ ،تابعین ،تبع تابعین اور محدثین کی نظر میں (زیر طبع)۔
- الصحیفة من کلام أئمة الجرح والتعدیل علی ابی حنیفة ۔(مطبوع)۔
- ضعیف اورموضوع روایات(حصہ اول)(زیر طبع)
- ضعیف اورموضوع روایات(حصہ دوئم)(زیر تکمیل)
- کتاب الضعفاء الصغیر(زیر تکمیل)۔
- مسنون اذکار اور دعائیں (زیرطبع)
- بیس رکعات نماز تراویح کی حقیقت (زیر طبع)
- فرقہ عثمانی اور جماعت المسلمین کارد۔